روزنامہ
ممبئی
مرشدانِ خبر
ابطہ
DAILY
MUMBAIRAABTA

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سرکہ بھی کیسا بہترین سالن ہے۔ (ترمذی) سرکہ اس لحاظ سے بھی بہتر ہے کہ اس میں وقت اور محنت زیادہ نہیں ہوتی اور روٹی بے تکلف کھائی جاتی ہے ہر وقت میسر اجاتا ہے نیز تکلفات سے بعید ہے اس کے علاوہ طبّی نقطۂ نظر سے بھی اس کے فوائد ہیں کہ پیٹ کے کیڑوں کا قاتل ہے، کھانے کے ہضم میں معین ہے، بھوک اچھی لگاتا ہے۔

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 259, Friday- 18 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۵۹ ❁ جمعہ ۱۸؍ستمبر ۲۰۲۶ء ۶؍ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

لکھنؤ: ایکوگارڈن میں ۱۷؍دنوں سے دھرنے پر بیٹھے

اساتذہ کی بھرتی کے امیدواروں نے پی ایم مودی کو خون سے خط لکھا

آج وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ ہے۔ اساتذہ کی بھرتی کے امیدواروں نے پہلے ان کو سالگرہ کی مبارکباد دی، پھر طبی ٹیم کی موجودگی میں خون کا عطیہ دیا اور اسی خون سے خط لکھا۔ لکھنؤ کے ایکوگارڈن میں گزشتہ 17 دنوں سے اساتذہ کی بھرتی کے امیدوار دھرنے پر بیٹھے ہیں۔ معاملہ ہے 68500 اساتذہ کی بھرتی میں ریزرویشن سے متعلق تنازعہ کا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر مظاہرین امیدواروں نے خون کا عطیہ دیا اور اسی خون سے وزیر کے اعظم کے نام خط لکھا۔ ان خطوں میں وزیر اعظم مودی سے پورے معاملے میں مداخلت کرنے اور انصاف دلانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ امیدواروں نے وزیر اعظم کے ساتھ ریاستی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے نام بھی خط بھیجے ہیں۔ دراصل ان کا مطالبہ ہے کہ 68500 اساتذہ کی بھرتی میں ریزرویشن سے متعلق معاملے کو حل کیا جائے۔ امیدواروں کا دعویٰ ہے کہ ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کی جانب سے جو حکم دیا گیا ہے، اس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ اسی مطالبے کو لے کر گزشتہ 17 دنوں سے دھرنا جاری ہے۔ بارش ہو، گرمی ہو یا پھر طویل انتظار امیدواروں کا کہنا ہے کہ جب تک حکومت کی جانب سے کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں لیا جاتا، ان کی تحریک جاری رہے گی۔ واضح رہے کہ آج وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ ہے۔ امیدواروں نے آج کے دن کو اپنی تحریک سے منسلک کرنے کا فیصلہ کیا۔ پہلے وزیر اعظم کو سالگرہ کی مبارکباد دی، پھر طبی ٹیم کی موجودگی میں خون کا عطیہ دیا لیکن کہانی یہیں ختم نہیں ہوئی۔ اسی خون سے وزیر اعظم نریندر مودی کے نام خط لکھا گیا۔ امیدواروں کا کہنا ہے کہ یہ کسی کو ڈرانے یا دباؤ بنانے کا طریقہ نہیں بلکہ اپنا مطالبہ حکومت تک پہنچانے کی علامت ہے۔ خون سے لکھے گئے ان خطوط کے ذریعہ امیدواروں نے وزیر اعظم سے پورے معاملے میں مداخلت کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کے حکم پر عمل درآمد کرایا جائے۔ ساتھ ہی او بی سی اور معذور

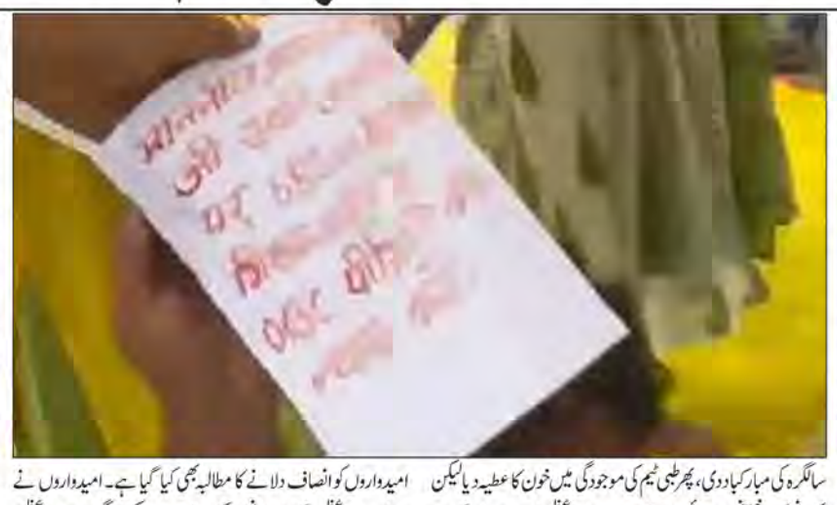

امیدواروں کو انصاف دلانے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ امیدواروں نے صرف وزیر اعظم کے نام خط نہیں لکھا۔ خون سے لکھے گئے خط وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ساتھ ریاستی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو بھی بھیجے گئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 68500 اساتذہ کی بھرتی کا معاملہ نیا نہیں ہے۔ اس بھرتی کے عمل کو لے کر پہلے بھی انتخاب، ریزرویشن اور امیدواروں کے حقوق سے متعلق تنازعات سامنے آتے رہے ہیں۔ اب موجودہ تحریک میں امیدوار ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کے حکم کو بنیاد بنا کر حکومت سے اس پر عمل درآمد کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یعنی امیدواروں کی دلیل سیدھی ہے کہ جب کمیشن کا حکم ہے تو اس پر عمل کرایا جائے۔ لکھنؤ کے ایکوگارڈن میں گزشتہ 17-18 دنوں سے دھرنے پر بیٹھے 68,500 اساتذہ کی بھرتی کے امیدواروں نے ایک منفرد اور احتجاجی طریقہ اختیار کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر، ان مظاہرین نے میڈیکل ٹیم کی موجودگی میں خون کا عطیہ دیا اور اسی خون سے وزیر اعظم مودی کو خط لکھ کر اپنے مطالبات پیش کیے۔ امیدواروں کا دعویٰ ہے کہ 2018 کی 500,68 اساتذہ کی بھرتی میں او بی سی اور معذورین کے ریزرویشن میں بے ضابطگیاں کی گئی ہیں۔ وہ اتر پردیش حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ریاستی پسماندہ طبقہ کمیشن کے احکامات کو نافذ کیا جائے اور بھرتی کے اگلے عمل کا باقاعدہ شیڈول جاری کیا جائے۔ امیدواروں نے وزیر اعظم سے اس پورے معاملے میں مداخلت کرنے اور ان کے ساتھ انصاف کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم کے علاوہ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور وزیر داخلہ امت شاہ کے نام بھی خطوط روانہ کیے ہیں۔ مظاہرین نے اپنے خط میں 10 ستمبر 2026 کو محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام کے ساتھ ہونے والی میٹنگ کا بھی ذکر کیا ہے، جہاں انہیں انصاف کی یقین دہانی کرائی گئی تھی، لیکن اب تک کوئی ٹھوس کارروائی نہیں ہوئی۔

شام میں دہشت گردوں کو سزا دینے والی عدالت کا خاتمہ

2012 میں قائم کی گئی 'کاؤنٹر ٹیررزم کورٹ' کا استعمال سابق صدر بشار الاسد کے دور حکومت میں ہزاروں شامی شہریوں پر دہشت گردی سے متعلق جرائم کے لیے مقدمہ چلانے میں کیا گیا تھا۔ شام کی نئی پارلیمنٹ (عوامی اسمبلی) نے بدھ کے روز متفقہ طور پر ایک بل منظور کی۔ اس میں بشار الاسد کے دور کی 'ٹیررزم کورٹ' کو مکمل طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یعنی دہشت گردوں کو سزا دینے والی اس عدالت کا اب کوئی وجود نہیں رہے گا۔ اس

عدالت کے سبھی فیصلوں کا قانونی اثر رد کر دیا گیا ہے۔ سرکاری ٹی وی چینل 'الاخباریۃ' کی رپورٹ کے مطابق بدھ کے روز ہوئی ووٹنگ سے اس عدالت کو ختم کرنے کے عمل کو رسمی شکل دے دی گئی ہے۔ 2012 میں قائم کی گئی 'کاؤنٹر ٹیررزم کورٹ' کا استعمال سابق صدر بشار الاسد کے دور حکومت میں ہزاروں شامی شہریوں پر دہشت گردی سے متعلق جرائم کے لیے مقدمہ چلانے میں کیا گیا تھا۔ بدھ کے روز ہونے والی ووٹنگ بشار الاسد کی معزولی کے بعد بننے والی پہلی پارلیمنٹ کے ابتدائی ہفتوں میں ہوئی۔ یہ ایوان پہلی بار جولائی میں منعقد ہوا تھا۔ جون 2025 میں صدر احمد الشرع نے ایک حکم جاری کر کے ان 67 ججوں کو برطرف کر دیا تھا، جنہوں نے اس عدالت میں کام کیا تھا۔ انہوں نے اس وقت اسے ختم کی جا چکی انسداد دہشت گردی عدالت قرار دیا تھا۔ مارچ 2025 میں شام کے آئینی اعلامیہ میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ اس ٹیررزم کورٹ کے غیر منصفانہ فیصلوں کو رد کیا جائے گا۔ اس میں لوگوں کی ضبط کی گئی اراضی کا بھی ذکر موجود تھا۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کمیٹی نے 2024 میں کہا تھا کہ 2012 کا وہ قانون جس کے ذریعہ یہ عدالت بنی تھی، وہ عوام کو صحیح انصاف فراہم کرنے میں ناکام تھی۔ کمیٹی نے تشویش کا اظہار کیا تھا کہ لوگ بلاوجہ گرفتار کیے جاتے تھے، ان پر تشدد کیا جاتا تھا اور عدالت آزاد نہیں تھی۔ یہ عدالت اسمبلی کے ان ابتدائی بڑے قانون ساز فیصلوں میں سے ایک ہے، جو اس نے اپنے ابتدائی اجلاسوں میں داخلی قواعد اور کمیٹیاں تشکیل دینے کے بعد لیا ہے۔ بشار الاسد خاندان کی 53 سالہ حکمرانی 8 دسمبر 2024 کو ختم ہو گئی۔ یہ سب 11 روز تک جاری رہنے والے اچانک حملے کے بعد ہوا، جس نے شام اور دنیا کو حیران کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ظالمانہ پولیس اسٹیٹ کا بھی خاتمہ ہو گیا، جو تشدد اور لوگوں کے لاپتہ ہو جانے جیسے واقعات کے لیے جانی جاتی تھی۔

راجستھان بلدیاتی انتخابات: جے پور میں بی جے پی کو بڑا دھچکا

ازسرنو ووٹنگ میں کانگریس چاروں سیٹوں پر کامیاب

راجستھان کے شہری بلدیاتی انتخابات کے دوران 'ای وی ایم' میں تکنیکی خرابی کی وجہ سے کرائے گئے ازسرنو ووٹنگ کے بھی نتائج منظر عام پر آ چکے ہیں۔ 16 ستمبر کو جے پور، کوٹا، جودھپور اور سکیت کے 9 وارڈ میں 10 پولنگ مراکز پر ازسرنو ووٹنگ کرائی گئی تھی۔ 17 ستمبر کو ہوئی ووٹوں کی گنتی میں جے پور کے چاروں وارڈوں میں کانگریس نے کامیابی حاصل کی، جبکہ کوٹا کے 3 وارڈوں میں بی جے پی نے 2 اور کانگریس نے ایک سیٹ جیتی۔ سکیت کے وارڈ نمبر 4 میں کانگریس امیدوار کامیاب رہے۔

جودھپور کے وارڈ نمبر 50 میں بھی میں بھی ازسرنو ووٹنگ کا نتیجہ سامنے آ گیا ہے۔ جے پور میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 9، 18، 25 اور 34 میں 16 ستمبر کو ازسرنو ووٹنگ ہوئی تھی۔ ان چاروں وارڈوں میں کانگریس امیدواروں نے فتح حاصل کی ہے۔ وارڈ نمبر 9 سے کیلاشی دیوی، وارڈ نمبر 18 سے وندیتا شرما، وارڈ نمبر 25 سے ریکھا دیوی اور وارڈ نمبر 34 سے سریش یادو کامیاب ہوئے ہیں۔ کیلاشی دیوی نے 764 ووٹوں سے، وندیتا شرما نے 181 ووٹوں سے، ریکھا دیوی نے 397 ووٹوں سے اور سریش یادو نے 149 ووٹوں سے جیت درج کی ہے۔ جے پور میونسپل کارپوریشن میں بی جے پی کے پاس پہلے سے اکثریت تھی، لیکن ووٹوں کے لحاظ سے کانگریس آگے چل رہی تھی۔ کوٹا میونسپل کارپوریشن کے 3 وارڈوں میں ازسرنو ووٹنگ کرائی گئی تھی۔ وارڈ نمبر 44 سے بی جے پی کے پریم سنگھ نے 71 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی، جبکہ وارڈ نمبر 87 سے بی جے پی کی پشپا چودھری 305 ووٹوں سے جیتیں۔ وارڈ نمبر 11 میں کانگریس کی کملیش کماری نے 537 ووٹوں سے جیت حاصل کی۔ ازسرنو ووٹنگ کے بعد کوٹا میونسپل کارپوریشن میں بی جے پی اور کانگریس کی سیٹوں کی تعداد میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ نتیجے کے بعد بی جے پی کے 57، کانگریس کے 39 اور 4 آزاد کونسلر ہیں۔ سکیت میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 4 میں کانگریس کے محمد رفیق نے اپنے قریبی کو 117 ووٹوں سے شکست دی۔ وہیں جودھپور میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 50 میں ازسرنو ووٹنگ کے بعد ہیمارام کے کامیاب ہونے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ اس طریقے سے ازسرنو ووٹنگ والے 9 وارڈوں کے نتائج سامنے آ چکے ہیں۔ ان میں جے پور کے 4 اور کوٹا کے 3 وارڈوں کے ساتھ ساتھ سکیت اور جودھپور کے ایک ایک وارڈ شامل ہیں۔ راجستھان ریاستی الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر بھی جے پور، جودھپور، کوٹا اور سکیت سے متعلق ہدایت موجود ہے۔

حوثیوں کے ساتھ مذاکرات کے بعد امریکہ نے سعودی کو مدد دینے سے انکار کیا؟

یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب حوثیوں نے یمن کے بحیرہ احمر کے ساحل کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا ہے

اطلاعات کے مطابق واشنگٹن نے یمن میں براہ راست مداخلت سے خود کو دور کر لیا ہے۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب حوثیوں نے یمن کے بحیرہ احمر کے ساحل کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق عمان میں امریکی حکام اور ایران کے حمایت یافتہ حوثی رہنماؤں کے درمیان مبینہ مذاکرات کے بعد امریکہ نے یمن میں براہ راست فوجی مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ مسقط میں ہونے والی میٹنگ میں حوثیوں نے واشنگٹن کو یقین دلایا کہ وہ امریکا کے ساتھ جنگ بندی کو برقرار رکھیں گے اور بحیرہ احمر میں امریکی جہازوں کو نشانہ نہیں بنائیں گے۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب حوثیوں نے یمن کے بحیرہ احمر کے ساحل کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ انہوں نے آبنائے باب المندب کے قریب تزویراتی علاقوں کا کنٹرول سنبھال لیا ہے اور سعودی حمایت یافتہ افواج کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔ اس گروپ نے سعودی سرزمین پر ڈرون اور میزائل حملے بھی تیز کر دیے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق حوثیوں نے امریکی حکام کو بتایا کہ 2025 کی جنگ بندی اب بھی نافذ العمل ہے اور ان کا بحیرہ احمر میں امریکی بحری جہازوں پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ٹرمپ نے خبردار کیا ہے کہ حوثی باغیوں کی پیش قدمی سے جہاز رانی کے اہم راستوں کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ تاہم انہوں نے سعودی عرب کی حفاظت کے لیے امریکی فوج بھیجنے کا وعدہ نہیں کیا ہے۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے پیر کو تصدیق کی کہ واشنگٹن حوثیوں کے ساتھ براہ راست رابطے میں ہے، لیکن اس نے بات چیت کی کوئی تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ واشنگٹن کے دور رہنے کے فیصلے نے سعودی عرب پر حوثی باغیوں کو روکنے کے لیے دباؤ بڑھا دیا ہے، چاہے وہ مذاکرات کے ذریعہ ہو یا علاقائی اتحاد کے ذریعہ ہو۔ سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے گزشتہ ہفتے امریکی مدد کے لیے صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے رابطہ کیا تھا۔ تاہم، واشنگٹن نے اشارہ دیا کہ وہ براہ راست شرکت نہیں کرے گا۔ حوثی ایک دہائی سے زائد عرصے سے سعودی قیادت میں اتحاد کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ حالیہ برسوں میں جنگ بندی کی وجہ سے تناؤ میں کچھ کمی آئی تھی لیکن جولائی میں اس گروپ کی جانب سے سعودی جہاز رانی کو روکنے کے بعد تنازعہ پھر سے بھڑک اٹھا۔ امریکہ نے مارچ 2025 میں حوثیوں کو ایک غیر ملکی دہشت گرد تنظیم قرار دیا۔

مختصر مگر اہم خبریں

غزہ میں عمارت منہدم، ۲۰؍فلسطینی جاں بحق، متعدد ملبے تلے دبے

اسرائیلی بمباری کے نتیجہ میں اس عمارت میں دراڑیں پڑ گئی تھیں

غزہ: مغربی غزہ سٹی میں رات کے وقت ایک کثیر المنزلہ رہائشی عمارت منہدم ہونے سے خواتین اور بچوں سمیت کم از کم 20 فلسطینی جاں بحق ہو گئے، جبکہ چھ خاندانوں کے ملبے تلے دبے ہونے کی اطلاع ہے۔ مقامی عینی شاہدین اور صحافیوں کے مطابق ملبے کے نیچے متعدد افراد کے پھنسے ہونے کے باعث ہلاکتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ غزہ کی شہری دفاعی ٹیم نے بدھ کو بتایا کہ واقعے میں کم از کم 20 افراد جاں بحق ہوئے ہیں، جن میں پانچ بچے شامل ہیں۔ الجزیرہ کی جانب سے تصدیق شدہ ویڈیو میں امدادی کارکنوں کو ملبے سے کم عمر بچوں کو نکالتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، جبکہ مقامی افراد بھی ہاتھوں سے ملبہ ہٹانے میں امدادی ٹیموں کی مدد کر رہے ہیں۔ عینی شاہدین اور تصدیق شدہ ویڈیو کے مطابق کنکریٹ کے ملبے تلے بچوں کی مدد کے لیے چیخنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں، جبکہ شہری دفاع کے اہلکار ملبے میں پھنسے افراد تک پہنچنے کی کوشش کرتے رہے۔ ایک اور ویڈیو میں ایک کم عمر بچی کو ملبے سے زندہ نکالتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ متعدد دیگر افراد، جن میں چھوٹے بچے بھی شامل تھے، ملبے سے نکلنے کے بعد سانس لینے میں دشواری کا شکار دکھائی دیے اور انہیں ایمبولینسوں کے ذریعے منتقل کیا گیا۔ مقامی میڈیا کے مطابق اس عمارت کو اس سے قبل اسرائیلی بمباری میں نشانہ بنایا گیا تھا، جس کے نتیجے میں اس میں دراڑیں پڑ گئی تھیں اور عمارت کا ڈھانچہ کمزور ہو گیا تھا، جس کے بعد وہ منہدم ہو گئی۔ جنگ کے دوران غزہ بھر میں ہزاروں مکانات اور اپارٹمنٹ عمارتیں تباہ یا جزوی طور پر منہدم ہو چکی ہیں، جو اب رہائش کے قابل نہیں اور اچانک منہدم ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ اسرائیل کی جانب سے تعمیراتی سامان کی غزہ میں آمد پر پابندیاں عائد کیے جانے کے باعث بہت سے فلسطینی عارضی پناہ گاہوں اور جنگ کے دوران بمباری سے متاثرہ نیم تباہ شدہ عمارتوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ امدادی کارروائیوں کے لیے شہری دفاعی ٹیموں کو درکار بھاری مشینری کی کمی نے بھی ملبہ ہٹانے اور لوگوں کو محفوظ طریقے سے نکالنے کے کام کو مشکل بنا دیا ہے۔ اس کمی کے باعث ایسے حادثات میں امدادی کارکن بڑی حد تک دستی مشقت پر انحصار کر رہے ہیں، جس سے ہنگامی حالات میں پھنسے ہوئے افراد تک پہنچنے اور انہیں بچانے میں مزید وقت لگ رہا ہے۔

حوثیوں کا سعودی F-15 طیارہ تباہ کرنے کا دعویٰ

صنعا: یمن کے حوثی گروپ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے صوبہ مارب کی فضائی حدود میں سعودی عرب کا ایف 15 جنگی طیارہ مار گرایا ہے۔ حوثی فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا کہ سعودی طیارے کو مقامی طور پر تیار کردہ میزائل کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ حوثیوں کے مطابق طیارہ یمن میں سعودی فوجی کارروائیوں کی حمایت میں پرواز کر رہا تھا۔ حوثی ترجمان نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ سعودی جنگی طیاروں نے گزشتہ عرصے کے دوران یمن کے مختلف علاقوں پر 450 حملے کیے ہیں۔ حوثیوں کا کہنا ہے کہ ان حملوں کے جواب میں سعودی فوجی اہداف کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تاہم سعودی حکام یا سعودی قیادت میں قائم اتحاد کی جانب سے فوری طور پر سعودی ایف 15 طیارے کے مار گرائے جانے کی تصدیق سامنے نہیں آئی۔ حوثیوں نے بھی اس دعوے کے ثبوت میں طیارے کے ملبے یا پائلٹ سے متعلق تفصیلات فوری طور پر جاری نہیں کیں۔ یمن کے حوثی باغیوں نے صوبہ مارب کی فضائی حدود میں سعودی عرب کا ایک ایف-15 (F-15) جنگی طیارہ مار گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ حوثی فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے سوشل میڈیا پر جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ اس طیارے کو مقامی طور پر تیار کردہ زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔

یو پی: سابق ریاستی وزیر رام آسرے کشواہا کی ۱۳؍سال بعد گھر واپسی

بی جے پی چھوڑ سماجوادی پارٹی میں ہوئے شامل

الھلیش یادو نے کہا کہ ''آج کے دن، بہت ذمہ دار، سینئر، قابل احترام اور معزز رام آسرے کشواہا ہماری پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کے آنے سے پی ڈی اے کی طاقت مزید مضبوط ہوگی۔'' یوپی کے سابق وزیر رام آسرے کشواہا نے بی جے پی چھوڑ دی ہے۔ انہوں نے سماجوادی پارٹی (ایس پی) کا دامن تھام لیا ہے۔ تقریباً 13 سال بعد ان کی سماجوادی پارٹی میں واپسی ہوئی ہے۔ ان کی واپسی ایسے وقت میں ہوئی ہے جب یوپی میں آئندہ اسمبلی انتخاب کو لے کر سیاسی پلچل تیز ہے۔ رام آسرے کشواہا کانپور کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے سیاسی سفر کی شروعات بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سے کی تھی۔ 1996 میں وہ بی ایس پی کے ٹکٹ پر رکن اسمبلی منتخب ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ سماجوادی پارٹی میں شامل ہوئے۔ اس دوران انہیں اہم ذمہ داری ملی۔ وہ پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری بھی رہے۔ انہیں ملائم سنگھ یادو کا قریبی بھی مانا جاتا تھا۔ واضح رہے کہ رام آسرے کشواہا پسماندہ طبقہ سے آتے ہیں۔ طویل عرصے سے اتر پردیش کی سیاست میں سرگرم رہے ہیں۔ انہوں نے تنظیم میں بھی کام کیا ہے۔ حکومت میں بھی ذمہ داری سنبھالی ہے۔ ان کی سیاسی شناخت او بی سی رہنما کے طور پر رہی ہے۔ رام آسرے کشواہا کی سماجوادی پارٹی میں واپسی کو لے کر پارٹی کے اندر بھی بات ہو رہی ہے۔ وہ پہلے پارٹی کی تنظیم میں بڑی ذمہ داری سنبھال چکے ہیں۔ ایسے میں ان کا پرانا سیاسی تجربہ پارٹی کے لیے اہم ہو سکتا ہے۔ اس موقع پر الھلیش یادو نے کہا کہ ''آج کے دن بہت ذمہ دار، سینئر، قابل احترام اور معزز رام آسرے کشواہا ہماری پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کے آنے سے پی ڈی اے کی طاقت مزید مضبوط ہوگی۔'' قابل ذکر ہے کہ رام آسرے کشواہا کی سماجوادی پارٹی میں واپسی کو اسمبلی انتخاب سے قبل اہم سیاسی پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ وہ پہلے بھی پارٹی کی تنظیم میں اہم کردار ادا کر چکے ہیں اور طویل عرصے تک سیاست میں سرگرم رہے ہیں۔ پارٹی میں واپسی کے بعد کشواہا نے کہا کہ انہیں آج بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نیتا جی ملائم سنگھ یادو ان کے درمیان موجود ہیں۔ انہوں نے الھلیش یادو کو بھی وہی مقام اور احترام ملنے کی بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ جہاں احترام ہوگا وہیں کچھ ملے گا، جہاں احترام نہیں ہوگا وہاں کچھ نہیں ملے گا، خواہ سیاست ہو، رشتہ داری ہو یا کاروبار۔ ساتھ ہی انہوں نے اپنے حامیوں سے کہا کہ جب تک الھلیش یادو کو وزیر اعلیٰ نہیں بنا لیں گے، تب تک گھر بیٹھ کر آرام نہیں کریں گے۔

روسی صدر پوتن نے مودی کو 76 ویں سالگرہ پر مبارکباد دی

نئی دہلی: روسی صدر ولادیمیر پوتن نے جمعرات کو وزیر اعظم نریندر مودی کو ان کی 76 ویں سالگرہ پر مبارکباد دی اور ہندوستان اور روس کے درمیان ''خصوصی اور مراعات یافتہ اسٹریٹجک شراکت داری'' کو مضبوط بنانے میں ان کے کردار کی تعریف کی۔ ہندوستان میں روسی سفارتخانے نے یہ اطلاع دی۔ روسی سفارتخانے نے ایکس پر پوتن کا پیغام شیئر کرتے ہوئے کہا کہ روسی صدر نے 17 ستمبر کو مودی کی سالگرہ کے موقع پر انہیں گرمجوشی سے مبارکباد پیش کی ہے۔ پوتن نے اپنے پیغام میں کہا، ''آپ کو اپنے ہم وطنوں کا گہرا احترام اور عالمی سطح پر بڑا مقام حاصل ہے۔ ہندوستان اور روس کے درمیان خصوصی اور مراعات یافتہ اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط بنانے میں آپ کے ذاتی کردار کو کم کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔'' روسی صدر نے گزشتہ ہفتے نئی دہلی کے دورے کے دوران ان کے اور روسی وفد کے استقبال اور مہمان نوازی کے لیے بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والی بات چیت بامعنی، کھلی اور نتیجہ خیز رہی۔ پوتن نے مزید کہا کہ مودی سے بات چیت کرنا ہمیشہ خوشی کا باعث رہا ہے اور ان مذاکرات نے ایک بار پھر ان کی ''غیر معمولی سیاسی بصیرت اور دور اندیشی'' کا مظاہرہ کیا۔ روسی صدر نے کہا کہ روس اور ہندوستان دونوں دوست ممالک کے مفاد میں دوطرفہ اور بین الاقوامی معاملات پر تعمیری تعاون جاری رکھیں گے۔ پوتن کا یہ پیغام ان کے ہندوستان کے حالیہ دورے کے بعد سامنے آیا ہے۔ وہ 12 اور 13 ستمبر کو نئی دہلی میں منعقدہ 18 ویں برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے ہندوستان آئے تھے۔ برکس اجلاس کے دوران پوتن نے دو اجلاسوں میں شرکت کی اور بھارت منڈپم میں 'بھارت انوویٹس نمائش' کا بھی مشاہدہ کیا۔ انہوں نے نئی دہلی میں برکس بزنس فورم کے رہنماؤں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مغربی ممالک پر تجارت اور سفارتی دباؤ کو ریاستی سطح پر مداخلت میں تبدیل کرنے کا الزام بھی لگایا تھا۔

گرین لینڈ اور انٹارکٹیکا سے غائب ہو گئی 12 لاکھ کروڑ ٹن برف، دنیا کو بڑا خطرہ لاحق!

تحقیق بتاتی ہے کہ برف کی چادریں اب سمندر کی سطح میں اضافے کی سب سے بڑی وجہ بن چکی ہیں۔ سائنسدانوں نے خبردار کیا ہے کہ مستقبل میں مزید نقصان ہو سکتا ہے۔

سائنسدانوں کی ایک نئی تحقیق نے چونکانے والے اعداد و شمار پیش کیے ہیں۔ 1979 سے لے کر 2023 تک گرین لینڈ اور انٹارکٹیکا کی برف کی چادروں سے مجموعی طور پر تقریباً 5.12 ٹریلین ٹن یعنی 12 لاکھ کروڑ ٹن برف کم ہو گئی ہے۔ یہ اتنی برف ہے کہ اگر اسے امریکہ کے پورے براعظم پر پھیلا دیا جائے تو 5 فیٹ موٹی تہہ بن جائے گی۔ اس نقصان کے باعث عالمی سطح پر سمندر کی سطح میں 1.3 سینٹی میٹر کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ تحقیق 'سائنٹفک ڈیٹا' جرنل میں شائع ہوئی ہے۔ تحقیق کی مصنفہ انیس اوتو ساکا کے مطابق یہ اعداد و شمار 27 سیٹلائٹ مشنوں کے ڈیٹا سے سامنے آیا ہے۔ واضح رہے کہ پہلے سائنسداں 1990 کی دہائی سے ہی ڈیٹا دیکھتے تھے۔ اب ناسا اور یورپی اسپیس ایجنسی کے پرانے سیٹلائٹس کے اعداد و شمار کو شامل کر کے ریکارڈ 1970 کی دہائی تک بڑھایا گیا ہے۔ گرین لینڈ کے لیے 1972 اور انٹارکٹیکا کے لیے 1979 سے اعداد و شمار دستیاب ہیں۔ اس سے نصف صدی کے دوران ہونے والی تبدیلی واضح طور پر سامنے آتی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ 84 فیصد برف کا نقصان سطح پر گرم ہوا سے پگھلنے کے باعث نہیں بلکہ نیچے اور کناروں سے گرم سمندری پانی کے کٹاؤ کی وجہ سے ہوا ہے۔ گلیشیئر تیزی سے بہہ کر سمندر میں گر رہے ہیں۔ صرف 16 فیصد نقصان سطح کے پگھلنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ شریک مصنف اینڈریو شیفرڈ نے خبردار کیا کہ یہ سمندر کی سطح میں اضافے کا ایک چوتھائی حصہ ہے۔ اس کے باعث مزید 60 سے 90 لاکھ افراد ساحلی سیلاب کے خطرے میں آ گئے ہیں۔ تقریباً 60 فیصد نقصان گرین لینڈ اور 40 فیصد انٹارکٹیکا سے ہوا ہے۔ گرین لینڈ چھوٹا ہونے کے باوجود زیادہ برف کھو رہا ہے۔ 1980 کی دہائی میں گرین لینڈ سالانہ تقریباً 60 ارب ٹن برف کھوتا تھا۔ 2010 کی دہائی میں یہ بڑھ کر 264 ارب ٹن ہو گیا۔ انٹارکٹیکا میں بھی نقصان 4 گنا تیز ہو گیا۔ جیکبشون گلیشیئر جیسے مقامات پر برف اب روزانہ 50 میٹر تک پیچھے ہٹ رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پگھلی ہوئی برف کے باعث سمندر کی سطح میں 1.3 سینٹی میٹر کا اضافہ معمولی لگ سکتا ہے، لیکن ہر 1 سینٹی میٹر اضافے کے ساتھ 20 سے 30 لاکھ افراد سال میں کم از کم ایک بار سیلاب کا سامنا کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ پگھلی ہوئی برف تقریباً 3 'کوآڈریلین گیلن' پانی میں تبدیل ہو گئی ہے۔ ساحلی شہروں، جزیروں اور نشیبی علاقوں میں رہنے والے لوگ سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ برف میں ہونے والی تبدیلیاں گلوبل وارمنگ سے کچھ دہائیاں پیچھے چل رہی ہیں۔ اس لیے اگرچہ گلوبل وارمنگ رک بھی جائے، برف کا نقصان کچھ عرصے تک جاری رہے گا۔ یہ سیٹلائٹ پر مبنی اب تک کا سب سے طویل ریکارڈ ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ 1990 کی دہائی سے برف کا نقصان تیز ہوا ہے۔ گرم سمندر گلیشیئرز کو نیچے سے کاٹ رہے ہیں، جس کی وجہ سے وہ تیزی سے بہنے لگے ہیں۔ اسے ڈائنامک عدم توازن کہا جاتا ہے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ برف کی چادریں اب سمندر کی سطح میں اضافے کی سب سے بڑی وجہ بن چکی ہیں۔ سائنسدانوں نے خبردار کیا ہے کہ مستقبل میں مزید نقصان ہو سکتا ہے۔ ساحلی علاقوں کے تحفظ کے لیے عالمی سطح پر کوششیں ضروری ہیں۔ سیٹلائٹس کے ذریعہ

ممبئی سائبر سیل ڈیجیٹل گرفتاری کے نام پر ایک کروڑ سے زائد دھوکہ دہی

ممبئی سائبر سیل کی بڑی کارروائی منظم گروہ کے ۶ ارا کین گرفتار؛ سائبر دھوکہ بازوں سے ہوشیار رہیں؛ ڈیجیٹل گرفتاری کی کوئی قانونی حیثیت نہیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی سائبر سیل نے ایک ایسے گروہ کو بے نقاب کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو سائبر دھوکہ بازی کے دوران ڈیجیٹل گرفتاری یعنی ڈیجیٹل ارییٹ سے خوفزدہ کر کے جھوٹے کیسوں میں پھنسانے کی دھمکی دے کر متاثرین سے رقومات وصول کیا کرتے تھے۔ جعلی سم کارڈ 238 کروڑ کے منی لانڈرنگ معاملے میں مقدمہ درج ہونے کا خوف بتا کر سپریم کورٹ کا جعلی نوٹس بھیج کر شکایت کنندہ کو ڈیجیٹل اریسٹ میں رکھ کر 1.12 کروڑ کی مالی دھوکہ دہی کی گئی۔ اس معاملے میں انڈس انڈ بینک کے آپریشنل منیجر ہیڈ سمیت IT شعبہ کے ویب ڈیولپر سمیت کل 6 ملزمان کو پکڑنے کرنے میں پولیس کو کامیابی ملی۔ نارتھ سائبر پولیس BNS دفعہ 204, 308(7) 61(2) 318(4) 319(2) 336(2)(3)340,338(2)IT238 Act دفعہ 66,66 کے تحت مقدمہ درج کیا تھا جس میں متاثرہ دہیسر کے رہائشی 68 سالہ بزرگ شہری شکایت کنندہ کو تاریخ ۳۰ جولائی ۲۰۲۶ سے ۱۲ ستمبر ۲۰۲۶ کے درمیان واٹس ایپ ویڈیو کال کر کے خود کی شناخت بھارتیہ دور سنچار وبیھاگ سے بتائی اور شکایت کنندہ کے سم کارڈ کا استعمال کر کے اس پر کل 238 کروڑ کی منی لانڈرنگ کا گھوٹالہ کرنے کے بارے میں شکایت کنندہ کے خلاف دہلی میں منی لانڈرنگ کا کیس درج ہوا ہے اس بارے میں شکایت کنندہ کو سپریم کورٹ نوٹس بھیج کر اس جرم میں شکایت کنندہ کو گرفتاری کی دھمکی دے کر اسے ڈیجیٹل اریسٹ میں رکھ کر شکایت کنندہ کی کل 1,12,26,000/- روپے کی مالی دھوکہ دہی کی انتہائی حساس جرم میں ملزمان نے خود کی شناخت پوری طرح سے چھپا کر منظم طریقے سے پولیس افسر ہونے کا بہانہ بنا کر، پولیس وردی پہن کر سرکاری اتھارٹی، قومی تحقیقاتی ایجنسیوں کے نام، مہر، لیٹر ہیڈ استعمال کر کے شکایت کنندہ کو بار بار گرفتاری کا ڈر دکھا کر ویڈیو کال کر کے بینک کھاتے میں رقم طلب کر کے دھوکہ دہی کی ہے دھوکہ دہی کی رقم قبول کرنے کے لیے سائبر ملزمان نے الگ الگ افراد/کمپنی کے نام پر موجود الگ الگ بینکوں کے کرنٹ اکاؤنٹس کی دستیابی کر کے ان کا استعمال کیا ہے اور نارتھ سائبر پولیس تھانہ، ممبئی کی تفتیشی ٹیم نے مذکورہ سائبر جرم کی مہارت سے، کوشش میں تسلسل رکھ کر مثبت تفتیش کر کے ملزمان کے جرم کا طریقہ کار سمجھ کر جرم میں استعمال کیے گئے پہلی سطح کے بینک اکاؤنٹ کی بنیاد پر مزید معلومات لے کر ڈیجیٹل اریسٹ میں دھوکہ دہی کی رقم قبول کرنے کیلئے کرنٹ بینک اکاؤنٹ خرید فروخت کرنے والے اور دھوکہ دہی کی رقم کو لیئر کرنے والے ملزمان کی تلاش کر کے انہیں گرفتار کیا ہے اور گرفتار شدگان کے قبضے سے 02 لیپ ٹاپ، 20 موبائل فون، 25 مختلف افراد کے بینک اکاؤنٹس، ATM کارڈس، پاس بک، آدھار کارڈس، ایسا برآمد کیا ہے گرفتار شدگان ملزمین میں 1) راجیش کمار موہن لال جین، عمر 54 سال، تعلیم 12 ویں پاس، رہنے والا 301/رداد اصاحب پھالکے روڈ، دادر مشرق، ممبئی بینک اکاؤنٹ ہولڈر 2) محمد طارق انور مومن، عمر 49 سال، تعلیم 12 ویں پاس، رہنے والا 1 ساجن بلڈنگ، نایا گاؤں کراس روڈ، شنترو نجے ٹاور کے پاس، دادر مشرق، ممبئی مختلف افراد کے بینک اکاؤنٹ کھولنے والا اور بینک اکاؤنٹ آگے سپلائی کرنے والا 3) شیکھر مکیش تیاگی، عمر 28 سال، تعلیم BMA,B.com ، رہنے والا پرتیکشا نگر، سائن، ممبئی انڈس انڈ بینک آپریشنل منیجر 4) گورو مہیش گوئل، عمر 40 سال، IIT,BE دہلی، رہائشی رہیجہ ہائٹس، گوریگاؤں مشرق، ممبئی ویب ڈیولپر باندرہ پولیس تھانہ پر بھادیوی دفعہ 120, 409, 420(b)34 کے تحت مقدمہ درج ہے۔

کنندہ کو بار بار گرفتاری کا ڈر دکھا کر ویڈیو کال کر کے بینک کھاتے میں رقم طلب کر کے دھوکہ دہی کی ہے دھوکہ دہی کی رقم قبول کرنے کے لیے سائبر ملزمان نے الگ الگ افراد/کمپنی کے نام پر موجود الگ الگ بینکوں کے کرنٹ اکاؤنٹس کی دستیابی کر کے ان کا استعمال کیا ہے اور نارتھ سائبر پولیس تھانہ، ممبئی کی تفتیشی ٹیم نے مذکورہ سائبر جرم کی مہارت سے، کوشش میں تسلسل رکھ کر مثبت تفتیش کر کے ملزمان کے جرم کا طریقہ کار سمجھ کر جرم میں استعمال کیے گئے پہلی سطح کے بینک اکاؤنٹ کی بنیاد پر مزید

ناگپور میں سی جی پی سر براہ ابھیجیت دِپکے کی پریس کانفرنس

قبائلی اسکول ٹھیک کرو'' مہم کا آغاز، مہاراشٹر بھر کے آشرم اسکولوں کا معائنہ کیا جائے گا

مہاراشٹر بھر کے آشرم اسکولوں کا معائنہ کیا جائے گا، پچھلے ۲ رسال میں ۵۹۰ سے زیادہ قبائلی طلبہ کی موت کا دعویٰ کرتے ہوئے حکومتی پالیسی پر سوال اٹھائے۔ کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بانی ابھیجیت دِپکے نے ایک نئی مہم ''قبائلی اسکول ٹھیک کرو'' کا اعلان کیا ہے۔ اس مہم کا مقصد قبائلی آشرم اسکولوں میں طلبہ کی سہولیات اور تعلیم کے مسئلے کو اجاگر کرنا ہے۔ ناگپور میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے آشرم اسکولوں کی حالت زار پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ مہم جمعرات سے گڈچرولی ضلع سے شروع ہوگی۔'' انہوں نے واضح کیا کہ اس مہم کے تحت مہاراشٹر کے قبائلی علاقوں میں چل رہے اسکولوں کا معائنہ کیا جائے گا اور وہاں کی سہولیات کا جائزہ لیا جائے گا۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے دِپکے نے کہا کہ آزادی کے ۸۰ رسال بعد بھی قبائلی اسکولوں میں طلبہ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ہم ان اسکولوں کا دورہ کریں گے اور وہاں کی سہولیات دیکھیں گے۔'' انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت اسکولوں کی بہتری کے لئے کام کرے۔ ابھیجیت دِپکے نے دعویٰ کیا کہ مہاراشٹر کے آشرم اسکولوں میں پچھلے دو سال میں ۵۹۰ رسے زیادہ قبائلی طلبہ کی موت ہوئی ہے۔ کچھ جگہوں پر مرنے والے طلبہ کے لواحقین کو مدد کی شکل میں ایک بکرا دیا جاتا ہے اور کچھ جگہوں پر چار لاکھ روپے تک امداد کے طور پر۔ انہوں نے یہ امداد فراہم کرنے کی حکومت کی پالیسی پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے ایکلویہ اسکولوں پر بھی سوالات قائم کئے۔ کہا کہ ہماری معلومات کے مطابق ۷۰۰ رمیں سے ۳۰۰ رکے قریب اسکول مستقل ہیں جبکہ کچھ اسکول لیز پر چلائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ تقریباً ۲۸ رہزار اسامیوں کی کمی ہے۔ دِپکے نے کہا کہ قبائلی طلبہ میں صلاحیت ہے، انہیں صرف ایک موقع کی ضرورت ہے۔ قبائلی علاقوں سے نکسل واد کو ختم کرنے پر حکومت کو مبارکباد لیکن ان علاقوں میں اسکولوں کی حالت پر بھی غور کرنا چاہیے۔ ہم اپنی مہم سے کسی کو نشانہ نہیں بنانا چاہتے۔ اگر اسکولوں میں بہتری آتی ہے تو ہم حکومت کی تعریف بھی کریں گے۔ اس مہم کو مہاراشٹر کے بعد جھارکھنڈ میں بھی چلایا جائے گا۔ ہمارے احتجاج کے بعد کچھ آشرم اسکولوں میں سہولیات میں بہتری آنا شروع ہوگئی ہے۔ بہت سے قبائلی ریسڈنشیل اسکولوں میں کھانے کا نظم بھی خراب ہے۔ دِپکے سے آئندہ الیکشن لڑنے کے بارے میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مستقبل میں دیکھیں گے۔ ناگپور پریس کلب میں کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی اور سربراہ ابھیجیت دِپکے نے ایک پریس کانفرنس کی، جس میں انہوں نے قبائلی آشرم اسکولوں کی حالتِ زار کو اجاگر کرتے ہوئے 'قبائلی اسکول ٹھیک کرو مہم کا باقاعدہ اعلان کیا ہے۔

بیرسٹر اویسی کی قیادت میں ایم ایل اے مفتی اسماعیل کی مرکزی وزراء سے ملاقاتیں

مساجد کے تحفظ، مالیگاؤں بائی وے کے مسائل، فلائی اوور، اسپورٹس کمپلیکس پر نمائندگی

مالیگاؤں (نامہ نگار) مجلس اتحاد المسلمین کے مقامی رکن اسمبلی مفتی اسماعیل قاسمی نے پارٹی کے قومی صدر و رکن پارلیمان بیرسٹر اسدالدین اویسی کی قیادت میں نئی دہلی میں مرکزی وزراء سے اہم ملاقاتیں کیں۔ اس اعلیٰ سطحی وفد نے مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور و اوقاف کرن رجیجو اور مرکزی وزیر برائے روڈ ٹرانسپورٹ و شاہراہ نتن گڈکری سے الگ الگ ملاقات کر کے مالیگاؤں کے مقامی مسائل سمیت ملک بھر کے مسلم و اوقافی امور پر نمائندگی کی اور تفصیلی یادداشتیں پیش کیں۔ دہلی سے موصولہ تفصیلات کے مطابق وفد نے سب سے پہلے مرکزی وزیر اقلیتی امور کرن رجیجو سے ان کے دفتر میں ملاقات کی، جس کے دوران ملک کے مختلف حصوں بالخصوص راجستھان، اتر پردیش اور مہاراشٹر کے پونے جیسے علاقوں میں مساجد اور درگاہوں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں اور ان کی انہدام پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا گیا۔ وفد نے زور دیا کہ ملک میں قانون کی بالادستی ہر حال میں قائم رہنی چاہیے اور کسی بھی عبادت گاہ کو غیر قانونی طور پر نقصان نہیں پہنچایا جانا چاہیے۔ اس ملاقات میں وفد نے سینٹرل وقف کونسل کی میٹنگ فوری طلب کرنے، تمام ریاستی وقف بورڈز کے ذمہ داران کو اوقافی جائیدادوں کے تحفظ کے لیے سخت ہدایات جاری کرنے اور وقف وٹرسٹ کی جائیدادوں پر عائد ٹیکسوں کے تفاوت کو ختم کر کے ان میں یکسانیت لانے کی اپیل کی تاکہ عوام کو درپیش مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ مالیگاؤں اسپورٹس کمپلیکس کے لیے پی ایم جے وی کے اسکیم کے تحت کیے گئے وعدوں کو پورا کرنے کا مسئلہ بھی اٹھایا گیا، جس پر مرکزی وزیر کرن رجیجو نے یقین دہانی کرائی کہ مہاراشٹر حکومت کی جانب سے رپورٹ موصول ہوتے ہی اس پر فوری پیش رفت کی جائے گی۔ بعد ازاں وفد نے مرکزی وزیر برائے روڈ ٹرانسپورٹ و شاہراہ نتن گڈکری سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ وزیر موصوف نے وفد کے مطالبات کو انتہائی سنجیدگی سے سنتے ہوئے مالیگاؤں سے جڑے دیرینہ مسائل کے حل کے لیے موقع پر ہی متعلقہ حکام کو احکامات جاری کیے۔ نیشنل ہائی وے نمبر 3 پر واقع سوان گاؤں اور لبیک ہوٹل کے قریب انڈر پاس اور فلائی اوور کی تعمیر میں تاخیر اور اس سے ہونے والے مہلک حادثات کے پیش نظر نتن گڈکری نے کام میں تیزی لانے کی ہدایت دی، جس پر متعلقہ محکمہ کے اعلیٰ آفیسران نے دسمبر تک 16 انڈر پاس اور مارچ تک تمام فلائی اوور کی تعمیر مکمل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ اس کے ساتھ ہی ٹول ٹیکس سے بچنے کی غرض سے بھاری گاڑیوں کے شہر کے اندرونی راستوں سے گزرنے اور حادثات کا سبب بننے کا تدارک کرنے کے لیے پی ڈبلیو ڈی اور ٹریفک پولس کو گاڑیوں کا داخلہ روکنے کی ہدایات دی گئیں، نیز مالیگاؤں سے ممبئی کے راستے پر موجود غیر ضروری اسپیڈ بریکرز کو ہٹانے کے احکامات جاری کیے گئے۔

ممبئی بائیکلہ ویرماتا جیجابائی بھوسلے بوٹینیکل گارڈن اور چڑیا گھر میں جاری مختلف منصوبوں اور

اقدامات کا معائنہ کیلئے میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کا دورہ

ہسکس (گڑہل) کی نمائش کا مشاہدہ، جس میں رنگ برنگے پھولوں کی تقریباً 50 اقسام شامل ہیں ایک پیڑ شجر ماں کے نام' مہم کے تحت اور وزیر اعظم شری نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر 'سینچری پام' (Century Palm) کی شجر کاری کیمپئی؛ میونسپل کمشنر اشونی بھڈے نے آج (17 ستمبر 2026) بائیکلہ (مشرقی) میں واقع ویرماتا جیجابائی بھوسلے بوٹینیکل گارڈن اور چڑیا گھر کا دورہ کیا تا کہ وہاں جاری مختلف منصوبوں اور اقدامات کا جائزہ لے سکیں۔ دورے کے دوران، اشونی بھڈے نے باغ میں ہسکس (گڑہل) کی نمائش کا مشاہدہ کیا۔ انہوں نے مرکزی حکومت کی 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے حصے کے طور پر اور وزیر اعظم شری نریندر مودی کی سالگرہ کی یاد میں احاطے کے اندر 'سینچری پام' کا پودا بھی لگایا۔ مزید برآں، انہوں نے گارڈن اور چڑیا گھر کے احاطے میں تعمیر کیے جا رہے 'ٹنل ایکویریم' (سرنگ نما ایکویریم) کی تعمیراتی پیش رفت کا معائنہ کیا اور مارچ 2027 تک تعمیراتی کام مکمل کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ اس موقع پر ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھکنے، ڈپٹی کمشنر (باغات) اجیت کمار امبی، ڈائریکٹر (چڑیا گھر) ڈاکٹر سنجے ترپاٹھی، گارڈن سپرنٹنڈنٹ جتیندر پردیشی کے ساتھ دیگر متعلقہ عہدیداران اور عملہ موجود تھا۔ ویرماتا جیجابائی بھوسلے بوٹینیکل گارڈن اور چڑیا گھر میں ہسکس کی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس نمائش میں مختلف رنگوں کے ہسکس پھولوں کی تقریباً 50 اقسام پیش کی گئی ہیں۔ یہ نمائش عوام کے لیے کھلی ہے۔ اس موقع پر، محترمہ اشونی بھیڈے نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ نمائش کا دورہ کریں اور مختلف رنگوں میں ہسکس پھولوں کی اقسام کا مشاہدہ کریں۔

سنجے گاندھی نیشنل پارک میں شیرنی بجلی (T2) کی موت

ممبئی: ممبئی سنجے گاندھی نیشنل پارک انتظامیہ شیرنی بجلی (T2) کے اموت کا اعلان کرتی ہے، جس کی عمر تقریباً 18 سال 4 ماہ تھی اور جو 16 ستمبر 2026 کو رات 9:45 بجے بڑھاپے سے متعلق صحت کے مسائل کی وجہ سے انتقال کر گئی۔ وہ 2016 سے سنجے گاندھی کنبہ کی ایک محبوب رکن رہی ہے۔ ان سالوں میں، اس نے لاکھوں زائرین کے دلوں کو گرویدہ کیا۔ پچھلے مہینے سے، اس کی خوراک میں بتدریج کمی دیکھی گئی، جس کے بعد اس کی صحت کی قریب سے نگرانی کی جا رہی تھی۔ مغربی مہاراشٹر کی ٹیکنیکل ویٹرنری ایڈوائزری ٹیم کی رہنمائی اور تکنیکی مشورے کے تحت ویٹرنری آفیسر کے ذریعہ مناسب ویٹرنری اور معاون انتظام فراہم کیا جا رہا تھا۔ ان کی انتھک طبی کوششوں اور مسلسل نگرانی کے باوجود، بجلی نے 16 ستمبر 2026 کو رات 9:45 بجے پرامن طور پر آخری سانس لی۔ بجلی کو 11 جولائی 2016 کو پنچ ٹائیگر ریزرو سے سنجے گاندھی نیشنل پارک لایا گیا تھا اور وہ دس سال سے زیادہ عرصے تک SGNP کی دیکھ بھال اور حفاظت میں رہی۔ سنجے گاندھی نیشنل پارک کے ساتھ اس کا طویل تعلق پارک کے وائلڈ لائف مینجمنٹ، کنزرویشن ایجوکیشن اور قید جانوروں کی دیکھ بھال کی کوششوں کا ایک اہم حصہ تھا اگرچہ بجلی (T2) کا انتقال بڑھاپے کی وجہ سے ہوا، موت کی صحیح وجہ معلوم کرنے کے لیے معیاری پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔ SGNP انتظامیہ تمام وائلڈ لائف سے اور عشاق جانور سے اپیل کرتی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بجلی (T2) کی یادیں اور تصاویر شیئر کریں تا کہ ہم اس کی میراث اور وائلڈ لائف کنزرویشن میں اس کے تعاون کا احترام کر سکیں ایک بار پھر پارک انتظامیہ شیرنی بجلی (T2) کے نقصان پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ یہاں اطلاع سنجے گاندھی نیشنل پارک انتظامیہ، بوریولی، ممبئی نے دی ہے۔

موجودہ دور میں کامیابی کا واحد ذریعہ رسولِ اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ

اخلاق اور اعلیٰ انسانی اقدار کو اپنی عملی زندگی میں اپنانا ہے: شبنم فاروق

گوونڈی: عوامی گرلز ہائی اسکول میں جماعتِ اسلامی ہند کے زیر اہتمام طالبات کے لیے ''سیرتِ مصطفیٰ ﷺ'' کے عنوان سے ایک بااثر اور تربیتی خصوصی سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ اس تربیتی و اصلاحی پروگرام کا بنیادی مقصد طالبات میں نبی اکرم ﷺ کی مبارک زندگی، اخلاقِ حسنہ اور تعلیمات کی روشنی میں دینی و اخلاقی شعور بیدار کرنا تھا۔ پروگرام میں جماعتِ اسلامی ہند کی ناظمہ شہناز عبدالعظیم اور نازنین عتیق نے بالخصوص شرکت کی۔ سیشن کی مرکزی مقررہ خان شبنم فاروق نے طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے سیرتِ طیبہ کے مختلف روپ اور درخشندہ پہلوؤں کو نہایت موثر اور دلنشین انداز میں پیش کیا۔ انہوں نے زور دیا کہ موجودہ دور میں کامیابی کا واحد ذریعہ رسولِ اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ، اخلاق اور اعلیٰ انسانی اقدار کو اپنی عملی زندگی میں اپنانا ہے۔ نشست کو مزید دلچسپ اور فعال بنانے کے لیے دورانِ تقریر طالبات سے سیرتِ نبوی ﷺ پر مبنی آسان اور معلومات افزا سوالات بھی پوچھے گئے۔ طالبات نے نہ صرف پروگرام کو بے حد توجہ اور دلچسپی سے سنا بلکہ پوچھے گئے سوالات کے بروقت اور درست جوابات دے کر اپنی دینی معلومات اور لگن کا مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر یہ اہم اعلان بھی کیا گیا کہ طالبات میں مطالعۂ سیرت کے ذوق کو پروان چڑھانے کے لیے دفتر جماعتِ اسلامی ہند، گوونڈی میں جلد ہی ایک تحریری کوئز مقابلے کا انعقاد کیا جائے گا۔ اسکول انتظامیہ، اساتذہ اور محترمہ پرنسپل صاحبہ نے پروگرام کو سراہتے ہوئے اپنی اسکول کی طالبات کو اس تحریری مقابلے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی شدید ترغیب دی۔ نشست کے اختتام پر ناظمہ شہناز عبدالعظیم نے اسکول انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی کہ یہ بامقصد سیشن طالبات کے لیے اخلاقی و دینی رہنمائی کا بہترین ذریعہ ثابت ہو۔ انہوں نے اس موقع پر اسکول میں موجود اساتذہ سے ملاقات کی اور بچوں کی صحیح تربیت اور نسلوں کی دیکھ بھال کے سلسلے میں پرورش پروگرام کے تحت تفصیلی گفتگو کی اور مفید مشورے فراہم کیے۔

منوج جرنگے کی حالت دیکھ کر انکے والد رو پڑے

مراٹھا ریزرویشن کیلئے جاری جدوجہد کی قیادت کرنے والے منوج جرنگے پاٹل کا عزم اگرچہ برقرار ہے، تاہم ۱۹ ر روزہ طویل بھوک ہڑتال کے باعث ان کی جسمانی حالت مسلسل کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ مراٹھا ریزرویشن کیلئے جاری جدوجہد کی قیادت کرنے والے منوج جرنگے پاٹل کا عزم اگرچہ برقرار ہے، تاہم ۱۹ ر روزہ طویل بھوک ہڑتال کے باعث ان کی جسمانی حالت مسلسل کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ ممبئی کی جانب جاری مارچ کے دوران بیڑ ضلع کے پاٹودا میں قیام کے وقت منوج جرنگے سے ملاقات کیلئے پہنچنے والے ان کے والد راؤ صاحب جرنگے اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر جذباتی ہو گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ معلوم ہو کہ انتروالی سراٹی سے ہزاروں حامیوں کے ساتھ روانہ ہونے والے منوج جرنگے منگل کی نصف شب تقریباً ۲ ربجے پاٹودا پہنچے۔ رات کے اس پہر بھی ان کے استقبال اور انہیں دیکھنے کیلئے چوک میں لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہو گئی تھی۔ طبیعت تشویشناک ہونے کے باوجود جرنگے نے موجود لوگوں سے خطاب کیا اور یہ میٹنگ تقریباً ڈھائی بجے تک جاری رہی۔ بعد ازیں تھکن اور کمزوری کے باعث منوج جرنگے اسٹیج پر ہی سو گئے۔ اسی دوران ان سے ملاقات کیلئے ان کے والد راؤ صاحب جرنگے وہاں پہنچے۔ گزشتہ کئی دنوں سے مسلسل بھوک ہڑتال کے باعث بیٹے کی کمزور ہوتی حالت اور سلائن لگوانے سے انکار دیکھ کر راؤ صاحب انتہائی جذباتی ہو گئے۔ کافی دیر تک وہ خاموشی سے سوئے ہوئے بیٹے کو دیکھتے رہے، لیکن آخر کار اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے۔ انہوں نے جھک کر بیٹے کے کندھے پر سر رکھا اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ باپ کی آنکھوں میں یہ آنسو اور بے بسی دیکھ کر وہاں موجود کئی مراٹھا حامی بھی جذباتی ہو گئے۔ انتہائی مضطرب حالت میں راؤ صاحب جرنگے اسٹیج سے باہر نکل گئے۔ دریں اثنا منوج جرنگے پاٹل کی طبیعت تیزی سے بگڑنے کی اطلاع ہے۔

جمعیۃ علماء کے زیرِ اہتمام دیول گھاٹ ضلع

بلڈانہ میں ضلعی تربیتی ورکشاپ وسیرت النبیؐ کا عظیم الشان اجلاس

بلڈانہ: (پریس ریلیز) دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیر اہتمام جامعہ اسلامیہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، اجنٹا روڈ، دیول گھاٹ، ضلع بلڈانہ میں ضلعی تربیتی ورکشاپ وسیرت النبی کا ایک عظیم الشان اجلاس حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (سرپرست دینی تعلیمی بورڈ وصدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی صدارت اور مولانا مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، اجلاس میں ملک کی معروف علمی و دینی شخصیت، نواسۂ شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا مفتی سید محمد عفان منصور پوری، شیخ الحدیث وصدر المدرسین مدرسہ جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ، صدر جمعیۃ علماء وصدر دینی تعلیمی بورڈ اتر پردیش نے بطور مقرر خصوصی شرکت فرمائی اور سیرت طیبہ اور دینی تعلیم کے مختلف اہم پہلوؤں پر خصوصی خطاب کیا۔ صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اپنے خطاب میں مکاتب دینیہ کی اہمیت وضرورت، متعلمین کی ذمہ داریاں، بچوں کی دینی واخلاقی تربیت، قرآن کریم کی تعلیم، نماز اور بنیادی عقائد ومسائل سے واقفیت، نئی نسل کے ایمان وکردار کی حفاظت اور موجودہ دور کے فتنوں کے خطرناکی اور اس کے نقصان دہ اثرات پر روشنی ڈالی۔ مقرر خصوصی حضرت مولانا مفتی سید محمد عفان منصور پوری صاحب نے سیرت النبیؐ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی پوری انسانیت کے لیے کامل نمونہ ہے۔

بھکاری' بننے والے رکن اسمبلی نے سموسہ اور بریانی دینے والوں کی عزت افزائی کی

مورلینڈ روڈ کے رہنے والے عبدالصمد خان نے رکن اسمبلی پراگ شاہ کو گھاٹکو پر اسٹیشن کے باہر بھکاری سمجھ کر مفت میں سموسے دیئے تھے

مورلینڈ روڈ کے رہنے والے عبدالصمد خان نے رکن اسمبلی پراگ شاہ کو گھاٹکو پر اسٹیشن کے باہر بھکاری سمجھ کر مفت میں سموسے دیئے تھے۔ اس سے متاثر ہو کر انہوں نے اپنے گرو کے ہاتھوں انہیں ۲۲ رہزار روپے نقد بطور تحفہ پیش کیا۔ اپنے گرو کے کہنے پر بھکاری بن کر دن گزارنے والے رکن اسمبلی پراگ شاہ نے مدنپورہ کے مورلینڈ روڈ (نیا نگر) کے رہنے والے ۲۶ رسالہ عبدالصمد خان جنہوں نے اس روز گھاٹکو پر اسٹیشن (مشرق) کے باہر انہیں کھانے کیلئے مفت میں سموسے دیئے تھے، کو دفتر بلا کر اپنے گرو کے ہاتھوں اعزاز سے نوازا اور نقد ۲۲ رہزار روپے بطور تحفہ پیش کئے۔ عبدالصمد کے علاوہ ایک اسٹال والے نے انہیں بریانی دی تھی، اس کی بھی عزت افزائی کی گئی۔ بی جے پی رکن اسمبلی پراگ شاہ ریاست کے امیر ترین سیاستدانوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے گزشتہ روز بھکاری کا حلیہ اختیار کر کے گھاٹکو پر کی سڑکوں پر بھیک مانگی۔ ان کا یہ تجربہ زندگی کی سچائی بیان کرنے والا رہا۔ واضح رہے کہ پراگ شاہ نے اپنے چین روحانی گرو نرمونی کے مشورے پر بھکاری کا بھیس اپنایا تھا۔ پراگ شاہ نے اپنے تجربے سے متعلق بتایا کہ'' اس عمل سے ممبئیکرس میں پائے جانے والے مدد کے جذبے کا بھی اچھا تجربہ ہوا۔'' انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ''گھاٹ کوپر اسٹیشن کے باہر ایک خوانچے والے نے مجھے سموسے کھانے کیلئے دیئے۔ حالانکہ میں نے سموسے والے سے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں تب بھی اس نے مسکراتے ہوئے سموسے دیئے اور کہا آپ کھالیں۔ وہ نوجوان بہت چھوٹا تھا، ایک غریب پھیری والا تھا لیکن اس نے بغیر منہ بنائے مجھے سموسے دیئے۔'' پراگ شاہ میک اپ اُتارنے کے بعد کچھ جگہوں پر دوبارہ گئے جہاں وہ بھکاری کے بھیس میں گئے تھے اور انہی لوگوں سے بات چیت کی۔ انہیں بتایا کہ میں رکن اسمبلی پراگ شاہ ہوں جو بھکاری بن کر آپ لوگوں سے ملنے آیا تھا جس پر ان لوگوں کو بہت حیرت اور تعجب ہوا۔ اُتر پردیش کے ضلع گونڈہ سے تعلق رکھنے والے عبدالصمد کے مطابق ''۶ رستمبر کو گھاٹ کوپر اسٹیشن کے پاس میں نے قریب بیٹھے ایک بھکاری کو ۵ رسموسے دیئے تھے۔ اسی دن شام کو ایک بڑی کار میرے خوانچہ کے قریب آکر رکی جس میں مقامی رکن اسمبلی پراگ شاہ بھی موجود تھے۔ ان کے پی اے نے بتایا کہ یہ یہاں کے ایم ایل اے ہیں، اس کے باوجود میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا جس پر پراگ شاہ نے خود مجھ سے کہا کہ تم مفت میں سموسہ فروخت کرتے ہو، میں نے کہا نہیں پھر انہوں نے بتایا کہ صبح میں بھکاری بن کر آیا تھا، تم نے مجھے مفت میں سموسہ دیا تھا۔ یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی پھر انہوں نے میری ستائش کی اور مجھ سے کہا جب میں اپنے دفتر بلاؤں تو ضرور آنا۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ منگل ۱۶ رستمبر کو پراگ شاہ کے پی اے نے مجھے دفتر بلایا تھا۔ وہاں پہنچنے پر پراگ شاہ اور ان کے گرو نے میری ستائش کرتے ہوئے اعزاز سے نوازا اور ایک لفافہ میں ۲۲ رہزار روپے نقد بطور تحفہ پیش کیا۔ پراگ شاہ نے یہ بھی کہا کہ جب کبھی میری مدد کی ضرورت ہو، میرا دفتر تمہارے لئے کھلا ہے۔'' انہوں نے یہ بھی بتایا کہ میرے علاوہ ایک بریانی والے کو بھی انعام دیا گیا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟ ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع

روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار

تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم

آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

عالمی صنفی مساوات کی درجہ بندی میں بنگلہ دیش ۵۵ ؍درجے نیچے آ گیا

ورلڈ اکنامک فورم کے گلوبل جینڈر گیپ انڈیکس 2026 میں بنگلہ دیش 55 درجے تنزلی کے بعد 79 ویں نمبر پر آ گیا ہے

ڈھاکہ: ورلڈ اکنامک فورم کے گلوبل جینڈر گیپ انڈیکس 2026 میں بنگلہ دیش 55 درجے تنزلی کے بعد 79 ویں نمبر پر آ گیا ہے؛ یہ جائزہ لیے گئے 145 ممالک کی معیشتوں میں سب سے بڑی گراوٹ ہے۔ یہ تنزلی ایک ایسے سال کے بعد ہوئی ہے جب بنگلہ دیش نے اس انڈیکس میں ایک سال کے دوران سب سے بڑی چھلانگ لگائی تھی اور 2025 میں 99 ویں نمبر سے ترقی کر کے 24 ویں نمبر پر پہنچ گیا تھا۔کل جاری ہونے والے انڈیکس کے 20 ویں ایڈیشن کے مطابق، بنگلہ دیش نے اپنے صنفی فرق کا 2.71 فیصد حصہ ختم کر لیا ہے، جو گزشتہ سال کے 5.77 فیصد کے مقابلے میں 2 .6 فیصد پوائنٹس کم ہے۔ اس گراوٹ کی بنیادی وجہ سیاسی بااختیاری کے شعبے میں 2.21 فیصد پوائنٹس کی تنزلی ہے۔ انگریزی اخبار دی بزنس اسٹینڈرڈ سے گفتگو کرتے ہوئے، سینٹر فار پالیسی ڈائیلاگ کی ممتاز فیلو ڈاکٹر فہمیدہ خاتون نے کہا کہ بنگلہ دیش کے سیاسی میدان میں خواتین کی موجودگی برسوں سے مضبوط رہی ہے، جس میں وزیر اعظم، پارلیمنٹ کی اسپیکر اور براہ راست منتخب ہونے والے ارکانِ پارلیمنٹ کے عہدے شامل ہیں۔انہوں نے کہا، تاہم، 2026 کے انڈیکس میں استعمال ہونے والے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ خواتین کی سیاسی شرکت میں گزشتہ برسوں کے مقابلے میں کمی آئی ہے۔ براہ راست منتخب ہونے والے ارکان پارلیمنٹ میں خواتین کا تناسب کم ہوا ہے اور اسی طرح وزراء میں بھی ان کی نمائندگی میں کمی دیکھی گئی ہے۔ اس صورتحال نے سیاسی بااختیاری کے شعبے میں بنگلہ دیش کی کارکردگی کو کمزور کر دیا ہے۔"اس تنزلی کے باوجود، بنگلہ دیش جنوبی ایشیا میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والا ملک بنا ہوا ہے؛ یہ وہ مقام ہے جو اس نے 2014 میں سری لنکا کو پیچھے چھوڑنے کے بعد سے برقرار رکھا ہوا ہے۔ڈاکٹر فہمیدہ نے ملک کی مضبوط علاقائی کارکردگی کو کئی اشاریوں میں ہونے والی پیش رفت سے منسوب کیا، جن میں پرائمری اور سیکنڈری تعلیم میں صنفی مساوات کی نسبتاً بہتر صورتحال اور زچگی و بچوں کی شرح اموات میں کمی شامل ہیں۔ ڈبلیو ای ایف کا انڈیکس چار زمروں میں صنفی فرق کی پیمائش کرتا ہے معاشی شرکت اور مواقع، تعلیمی حصول، صحت اور بقا، اور سیاسی بااختیاری جن میں مجموعی طور پر 14 اشاریے شامل ہیں۔ معاشی شرکت اور مواقع کا شعبہ بنگلہ دیش کے لیے بدستور کمزور ترین پہلو ہے، جہاں 2026 میں صنفی فرق کا 9.41 فیصد حصہ ختم کیا گیا، جو گزشتہ سال کے 7.45 فیصد کے مقابلے میں کم ہے۔اس گراوٹ کی بنیادی وجہ تخمینہ شدہ آمدنی، افرادی قوت میں شرکت اور افرادی قوت میں اعلیٰ سطحی قیادت کے شعبوں میں مساوات کی سطح میں کمی تھی، جن میں بالترتیب 15، 7.5 اور 3.1 فیصد پوائنٹس کی کمی واقع ہوئی۔ سیاسی بااختیاری کے شعبے میں بنگلہ دیش 9.50 فیصد مساوات کے ساتھ عالمی سطح پر 12 ویں نمبر پر رہا، جبکہ گزشتہ برس وہ تیسرے نمبر پر تھا۔ اس جائزے کے دوران پارلیمانی سطح پر مساوات کی شرح کم ہو کر 4.2 فیصد کی نچلی ترین سطح پر آ گئی۔تاہم، بنگلہ دیش نے 2019 سے سربراہِ مملکت کے اشاریے میں مکمل مساوات برقرار رکھی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اس عرصے کے دوران 145 معیشتوں میں سے 64 میں کوئی خاتون سربراہِ مملکت نہیں تھیں، جبکہ بنگلہ دیش اور آئس لینڈ نے اس شعبے میں مساوات حاصل کی۔ عالمی اقتصادی فورم (WEF) کی جاری کردہ گلوبل جینڈر گیپ رپورٹ 2026 کے مطابق، بنگلہ دیش عالمی صنفی مساوات کی درجہ بندی میں 55 درجے نیچے گر کر 79 ویں مقام پر پہنچ گیا ہے۔تاریخی گراوٹ: 145 ممالک کی اس درجہ بندی میں یہ کسی بھی ملک کی سب سے بڑی گراوٹ ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس سے پچھلے سال (2025 میں) بنگلہ دیش نے 75 درجوں کی ریکارڈ چھلانگ لگائی تھی اور وہ 24 ویں نمبر پر پہنچ گیا تھا۔ بنگلہ دیش نے اپنے صنفی فرق کو 71.2% تک کم کیا ہے، جو کہ پچھلے سال کے 77.5% کے مقابلے میں 6.2 فیصد کم ہے۔اس تنزلی کی سب سے بڑی وجہ سیاسی بااختیاری کے شعبے میں آنے والی 2.21 فیصد کی بھاری کمی ہے۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ میں افغانستان کو درپیش اہم چیلنجز کی نشاندہی

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی تازہ ترین رپورٹ میں افغانستان کی سیکیورٹی، انسانی، معاشی اور انسانی حقوق کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا ہے افغانستان سے متعلق اپنی تازہ ترین رپورٹ میں، اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے سیکیورٹی، سیاست، انسانی حقوق، خواتین اور بچیوں کی صورتحال، انسانی اور معاشی حالات، مہاجرین کی واپسی، پاکستان اور علاقائی ممالک کے ساتھ افغانستان کے تعلقات، انسدادِ دہشت گردی اور انسدادِ منشیات کی کوششوں، اور عالمی برادری کے ساتھ افغانستان کے رابطوں جیسے امور کا احاطہ کیا ہے۔ رپورٹ کے سیکیورٹی سے متعلق حصے میں بتایا گیا ہے کہ یکم مئی سے جولائی کے آخر تک سیکیورٹی کے 2,947 واقعات ریکارڈ کیے گئے، جو گزشتہ سال اسی عرصے کے مقابلے میں 11 فیصد زیادہ ہیں۔ان میں سے 64 واقعات میں اقوام متحدہ کے مشن کے اہلکار متاثر ہوئے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یکم اپریل سے جون کے آخر تک افغانستان پر پاکستان کے حملوں کے نتیجے میں 399 شہری ہلاک یا زخمی ہوئے۔ عسکری امور کے تجزیہ کار صادق شنواری نے کہا کہ اقوام متحدہ کو افغانستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کم کرنے میں زیادہ فعال اور غیر جانبدارانہ کردار ادا کرنا چاہیے اور شہریوں کی جانوں کے تحفظ کی بھی حمایت کرنی چاہیے۔"رپورٹ میں، اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اسلامی امارت کے حکام پر زور دیا کہ وہ افغانستان کے بین الاقوامی وعدوں کی پاسداری اور انسانی حقوق و بنیادی آزادیوں کے تحفظ کے لیے ٹھوس اقدامات کریں۔انہوں نے رکن ممالک اور دوحہ عمل میں شامل فریقین سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنے اجتماعی عزم کو برقرار رکھیں اور افغان عوام کی حمایت اور ملک کی عالمی برادری میں دوبارہ شمولیت کو آسان بنانے کے لیے اصولی اور عملی رابطے جاری رکھیں۔ سیاسی امور کے تجزیہ کار عنایت اللہ ہمام نے کہا:"اسلامی امارت نے خطے اور دلچسپی رکھنے والے ممالک کے ساتھ متوازن تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی ہے، اور ہم دیکھتے ہیں کہ تقریباً 50 ممالک عملی طور پر اسلامی امارت کے ساتھ رابطے میں ہیں۔انسانی اور صحت کے شعبوں میں، 13.8 ملین افراد شدید غذائی عدم تحفظ کا شکار ہیں، جبکہ 7.3 ملین بچے اور 2.1 ملین حاملہ اور بچوں کو دودھ پلانے والی خواتین شدید غذائی قلت کا سامنا کر رہی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ، فنڈز کی کمی اور مہاجرین کی واپسی نے دباؤ میں اضافہ کیا ہے، جبکہ صحت کی تقریباً 150 سہولیات بند یا معطل ہو چکی ہیں۔اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی رپورٹ کے انسانی، معاشی اور صحت سے متعلق حصے میں کہا گیا ہے کہ 8.13 ملین افراد شدید غذائی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ 37 لاکھ بچے اور 12 لاکھ حاملہ و شیر خوار بچوں کو دودھ پلانے والی خواتین شدید غذائی قلت کا شکار ہیں؛ گزشتہ آٹھ ماہ کے دوران 11 لاکھ 50 ہزار افغان شہری پاکستان اور ایران سے واپس آئے ہیں؛ 2026 کے انسانی امدادی منصوبے کے لیے درکار فنڈز کا صرف 30 فیصد حصہ ہی موصول ہوا ہے؛ اور فنڈز کی کمی کے باعث سال کے پہلے چھ ماہ کے دوران تقریباً 150 طبی مراکز بند کر دیے گئے یا ان کی سرگرمیاں معطل کر دی گئیں۔معاشی امور کے تجزیہ کار قطب الدین یعقوبی نے کہا کہ اس شعبے میں کام کرنے والی غیر ملکی حکومتوں یا ممالک کو اپنی پالیسیوں کو افغان حکومت سے متعلق پالیسیوں سے الگ رکھنا چاہیے تاکہ وہ انسانی اصولوں کی بنیاد پر ضرورت مند افغانوں کی مدد کر سکیں۔

گلگت بلتستان کے قانون سازوں کا صحت اور تعلیم کے مسائل پر کارروائی کا مطالبہ

گلگت: پاکستان کے زیر انتظام گلگت بلتستان کے قانون سازوں نے صحت اور تعلیم کی سہولیات میں موجود خامیوں، خاص طور پر دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں، پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور ان مسائل کے حل کے لیے حکومتی مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔اسمبلی کی کارروائی کے دوران، ارکان نے سکردو کے علاقے میں صحت کے بنیادی ڈھانچے پر بڑھتے ہوئے دباؤ کی نشاندہی کی، جس کی وجہ بڑھتی ہوئی آبادی اور سیاحوں کی بڑی تعداد میں آمد ہے۔ اسمبلی رکن کاظم میثم نے کہا کہ سکردو میں واقع ریجنل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال پر پورے بلتستان خطے کے لوگوں کے ساتھ ساتھ سیاحوں کو طبی سہولیات فراہم کرنے کا بوجھ ہے۔ انہوں نے ہسپتال میں طبی سہولیات کی کمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ برن سینٹر کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، لیکن مناسب افرادی قوت اور دیگر ضروری سہولیات اب بھی دستیاب نہیں ہیں۔ میثم نے گمبا سکردو میں بے نظیر شہید میموریل ہسپتال کی اپ گریڈیشن پر بھی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کی گنجائش کو 10 بستروں سے بڑھا کر 30 بستر کرنے کا معاملہ محض ایک معاہدے تک ہی محدود رہا ہے۔صحت سے متعلق یہ خدشات ان وسیع تر الزامات کے تناظر میں سامنے آئے ہیں کہ یہ خطہ مسلسل نظر انداز کیے جانے، پسماندگی اور ناکافی نمائندگی کا شکار ہے، اور قانون ساز عوامی سطح پر بنیادی سہولیات میں بہتری کے خواہاں ہیں۔اسمبلی کی کارروائی کے دوران تعلیم ایک اور اہم مسئلہ تھا جس پر بحث کی گئی۔ قانون سازوں نے خطے کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں بہتر تعلیمی سہولیات کا مطالبہ کیا اور اعلیٰ سطحی کوریز سے متعلق زیر التوا تجاویز پر حکومتی پیش رفت کا مطالبہ کیا۔اسمبلی رکن سہیل عباس نے کہا کہ پسماندہ علاقوں کے طلبہ کو بیچلر آف سائنس اور ماسٹر آف سائنس دونوں سطحوں کی تعلیمی سہولیات تک رسائی حاصل ہونی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں صرف بی ایس کی سطح پر توجہ دی گئی تھی، اور متعلقہ وزیر پر زور دیا کہ وہ اس درخواست پر پیش رفت کریں جسے پہلے ہی منظور کیا جا چکا ہے۔

فن پاروں کی فروخت کے اسکینڈل میں چینی میوزیم کے سابق ڈائریکٹر کو 3 سال قید کی سزا

بیجنگ: چین کے سرکاری میڈیا نے بدھ کے روز بتایا کہ آرٹ (فن پارہ) سے متعلق ایک غیر معمولی اور ہائی پروفائل اسکینڈل کے مرکز میں رہنے والے ایک سرکاری میوزیم کے سابق ڈائریکٹر کو تین سال قید کی سزا سنائی گئی ہے۔تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ شو ہونگ نے مشرقی صوبے جیانگسو میں واقع نانجنگ میوزیم میں اپنے عہدے کا غلط استعمال کیا اور دوسروں کو پروجیکٹس اور کاروباری اشتراک کے حصول میں مدد کرنے کے عوض رشوت (بشمول نقد رقم اور جائیداد (وصول کی۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا کے مطابق، انہیں تین سال قید اور 2 لاکھ یوآن (29,800 امریکی ڈالر (جرمانے کی سزا سنائی گئی۔اس سے قبل، گزشتہ سال دسمبر میں سامنے آنے والے ان الزامات کی تحقیقات کے بعد انہیں کمیونسٹ پارٹی سے نکال دیا گیا تھا اور مراعات سے محروم کر دیا گیا تھا کہ میوزیم نے عطیہ کردہ پینٹنگز خفیہ طور پر فروخت کر دی تھیں۔شو، جن پر فن پاروں کے غلط انتظام کا الزام ثابت ہوا، اس تحقیقات کا مرکزی کردار تھے۔ یہ تنازعہ جمع کرنے والے (کلکٹر (پینگ لائچن کے خاندان کے عطیہ کردہ فن پاروں کے ایک بڑے مجموعے میں شامل پانچ پینٹنگز کے گرد گھومتا تھا۔ گزشتہ سال عدالت کے حکم پر کیے گئے انونیٹری کے جائزے (اسٹاک کی جانچ پڑتال) کے دوران یہ پینٹنگز غائب پائی گئی تھیں۔ یہ جائزہ اس وقت لیا گیا جب ان فن پاروں میں سے ایک منگ خاندان کے دور کے مصور کیو ینگ کی تخلیق کردہ اسپرنگ ان جیانگنان نامی پینٹنگ ایک نیلام گھر میں منظرِ عام پر آئی۔ جیانگسو کے صوبائی حکام اور نیشنل کلچرل ہیریٹیج ایڈمنسٹریشن کی جانب سے شروع کی گئی کئی ماہ طویل تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ ان پانچ فن پاروں میں سے کچھ کو غیر قانونی طور پر فروخت یا منتقل کر دیا گیا تھا یا وہ ضائع ہو گئے تھے۔تحقیقات میں پتا چلا کہ 1990 کی دہائی میں، اس وقت کے نائب ڈائریکٹر شو نے طریقہ کار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پینٹنگز کو نوادرات کے ایک سرکاری اسٹور میں منتقل کرنے کی منظوری دی تھی۔تحقیقات کے بعد، فروری میں شو کے خلاف باضابطہ تادیبی کارروائی کا عمل شروع کیا گیا تھا۔ شو نے 2001 سے 2005 تک میوزیم کے ڈائریکٹر کے طور پر خدمات انجام دیں اور 2008 میں ریٹائر ہوئے۔

پاکستان پیٹرولیم ڈیلرز کی جانب سے فیول ریلیف اسکیم پر کاروبار بند کرنے کی دھمکی

کراچی: پاکستان پیٹرولیم ڈیلرز ایسوسی ایشن نے وفاقی حکومت کی فیول ریلیف اسکیم میں اس وقت تک حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ ڈیلرز کے لیے سبسڈی کی ادائیگی کا طریقہ کار واضح نہیں کیا جاتا؛ ایسوسی ایشن نے خبردار کیا ہے کہ اگر یہ پروگرام ان پر مسلط کیا گیا تو پیٹرول اسٹیشن بند کیے جا سکتے ہیں۔ دوسری جانب، وزیر اعظم شہباز شریف نے بدھ کے روز اوزیر اعظم اسپیشل ریلیف اسکیم پر پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ایک اجلاس کی صدارت کی۔ اس اسکیم کا مقصد خلیجی خطے کی صورتحال کے باعث پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے تناظر میں کم آمدنی والے اور متوسط طبقے کے شہریوں کو ریلیف فراہم کرنا ہے۔ وزیر اعظم نے شہریوں کو سبسڈی کے حصول میں آسانی فراہم کرنے کے لیے انتظامیہ کے حکام، رضاکاروں اور پیٹرول پمپ کے عملے پر مشتمل سہولت ڈیسک قائم کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے ہدایت کی کہ سہولت ڈیسک پر تعینات عملہ اہل شہریوں کی رہنمائی کرے اور رجسٹریشن سمیت دیگر ضروری مراحل میں انہیں ہر ممکن مدد فراہم کرے۔

موسمیاتی تبدیلی نے نیپال میں گلیشیئر کے گرنے کے واقعے میں ممکنہ طور پر اہم کردار ادا کیا

لیکن بڑھتے ہوئے درجہ حرارت نے ایسے حالات پیدا کیے جن کی وجہ سے اس واقعے کا امکان بڑھ گیا۔

سنگاپور: سائنسدانوں نے جمعرات کو کہا کہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ موسمیاتی تبدیلی نے اگست کے اواخر میں نیپال اور تبت کے کچھ حصوں میں آنے والے تباہ کن سیلاب کا باعث بننے والے گلیشیئر کے گرنے کے واقعے میں کردار ادا کیا؛ اس واقعے میں ابھی تک تقریباً 1,400 افراد ہلاک ہو چکے اور ہزاروں اب بھی لاپتہ ہیں۔ محققین کے گروپ ورلڈ ویدر ایٹریبیوشن (WWA) کے مطابق، خطے میں تیزی سے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی وجہ سے گلیشیئر زپتلے ہو رہے ہیں اور ہمالیہ کی چٹانی بنیادوں میں گہرائی تک جمی ہوئی برف (پرما فرسٹ) پگھل رہی ہے۔اس تحقیق میں شامل محققین کا کہنا ہے کہ اگرچہ گزشتہ ماہ لانگٹانگ لیرونگ پہاڑ پر تقریباً 2 مربع کلومیٹر (0.8 مربع میل) رقبے پر پھیلی چٹانی دیوار اور گلیشیئر کی برف کے گرنے میں موسمیاتی تبدیلی کے درست کردار کا تعین کرنا مشکل ہے، لیکن بڑھتے ہوئے درجہ حرارت نے ایسے حالات پیدا کیے جن کی وجہ سے اس واقعے کا امکان بڑھ گیا۔امپیریل کالج لندن کی ماہرِ موسمیات فریڈرک اوٹو نے کہا، اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی سرگرمیوں کے باعث ہونے والی موسمیاتی تبدیلی نے پرما فرسٹ کے پگھلنے، گلیشیئرز کے پتلے ہونے اور برف کے بجائے زیادہ بارش ہونے جیسے عوامل کے ذریعے اس تباہی کے لیے سازگار حالات پیدا کرنے میں کردار ادا کیا۔ ویب سائٹ کے مطابق، ڈبلیو ڈبلیو اے شدید موسمی واقعات میں عالمی حدت (گلوبل وارمنگ) کے کردار کا جائزہ لینے کے لیے ماہرین کی جانب سے جانچے گئے (پیئر ریویوڈ) طریقوں کا استعمال کرتا ہے۔تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ اگست میں ہمالیائی خطے میں اوسط درجہ حرارت معمول سے تقریباً 5 ڈگری سینٹی گریڈ (9 ڈگری فارن ہائیٹ) زیادہ تھا، جس میں سے 1.5 ڈگری سینٹی گریڈ کا اضافہ موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے ہوا۔تحقیق کے مطابق، گزشتہ سال اکتوبر اور نومبر میں غیر معمولی حد تک زیادہ برف باری نے بھی درجہ حرارت بڑھنے پر پگھلنے والی برف کے پانی کی مقدار میں اضافہ کیا، جس سے گلیشیئر کے گرنے کے عمل میں مدد مل سکتی ہے۔ خطے میں گلیشیئر زمن 2000 سے ہر سال تقریباً نصف میٹر پتلے ہو رہے ہیں، جس سے چٹانوں پر پڑنے والے دباؤ میں تبدیلی آ رہی ہے۔ تحقیق میں کہا گیا ہے کہ پرما فرسٹ کے پگھلنے سے بھی چٹانی دیوار کمزور ہوئی ہوگی۔ سن 2015 میں اسی پہاڑ پر آنے والا 7.8 شدت کا زلزلہ بھی اس عمل میں کردار ادا کر سکتا ہے کیونکہ اس نے پہاڑ کی نچلی چٹانی بنیاد کو کمزور کر دیا تھا، تاہم اس کے درست اثرات کے بارے میں واضح معلومات موجود نہیں ہیں۔ یونیورسٹی کے مانٹین ہائیڈرولوجسٹ واللٹر امروزیل نے کہا، ہمارا نتیجہ یہ ہے کہ یہ اضافی اعتبار سے ایک کمزور ڈھلوان تھی جو ممکنہ طور پر 2015 کے زلزلے سے کمزور ہو چکی تھی، لیکن گلیشیئر اور مستقل منجمد مٹی کے سکڑنے، نیز تودہ گرنے سے قبل کے آخری عرصے میں برف پگھلنے سے پیدا ہونے والے اضافی پانی اور غیر معمولی گرمی نے اسے مزید غیر مستحکم کر دیا۔

ٹرمپ کے بیٹوں سے منسلک امریکی ڈرون فرم نے پاک فوج کے ساتھ ایم او یو پر دستخط کیے

واشنگٹن ڈی سی: امریکی ڈرون بنانے والی کمپنی پاورس نے پاکستانی فوج کے ساتھ مفاہمت کی ایک یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں جس میں ڈرونز کے لیے ابتدائی آرڈر شامل ہے، کمپنی کے شریک بانی بریٹ ویلیکو وچ نے بدھ کو خبر رساں ایجنسی رائٹرز کو یہ اطلاع دی۔ یہ معاہدہ، جس کی پہلے اطلاع نہیں دی گئی، اس وقت سامنے آئی ہے جب واشنگٹن اور اسلام آباد اپنے دفاعی اور اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ یہ ٹرمپ خاندان سے منسلک کاروبار کو بھی توجہ میں لاتا ہے، کیونکہ پاورس امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بیٹوں کی حمایت یافتہ عوامی طور پر تجارت کرنے والی کمپنی کے ساتھ ضم ہونے کی تیاری کر رہا ہے۔ ویلیکو وچ نے کہا کہ اس آرڈر میں بغیر پائلٹ کے فضائی نظام شامل تھے لیکن ڈرونز کی تعداد، ان کی قیمت یا دیگر تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا، سیکیورٹی کی حساسیت اور رازداری کا حوالہ دیتے ہوئے پاکستان کی فوج نے کہا کہ پاورس کے ایک وفد نے ویلکو وچ کی قیادت میں بدھ کو فیلڈ مارشل عاصم منیر سے ملاقات کی۔

پاکستان نے حوثیوں کے خلاف لڑائی میں سعودی عرب کو اکیلا چھوڑ دیا

ریاض اپنے حریف اسرائیل سے مدد کیلئے پہنچا

ریاض: یروشلم پوسٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق، ریاض کی جانب سے اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے یا اس کے ساتھ سفارتی تعلقات برقرار رکھنے کے باوجود سعودی عرب نے بالواسطہ طور پر امریکی سینٹرل کمانڈ کے ذریعے حوثیوں کے خلاف انٹیلی جنس مدد کے لیے اسرائیل سے رابطہ کیا ہے۔ یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب حوثی فورسز نے سعودی اہداف پر حملے تیز کر دیے ہیں اور سمندری پابندیاں عائد کر دی ہیں جس سے بحیرہ احمر اور باب المندب کے اردگرد اقتصادی خطرہ پیدا ہو گیا ہے، جب کہ پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے ساتھ مکہ کے نئے مشترکہ دفاعی معاہدے کا حصہ ہونے کے باوجود، حوثیوں کے خلاف فوری فوجی کارروائی کا عہد نہیں کر رہا ہے۔ سینٹکوم کی ثالثی میں ہونے والی اسرائیل-سعودی بات چیت مبینہ طور پر انٹیلی جنس پر مرکوز ہے جو ریاض کو حوثیوں کی تعیناتیوں کا پتہ لگانے اور ممکنہ کارروائیوں کا اندازہ لگانے میں مدد دے سکتی ہے۔ یہ رسائی خاص طور پر قابل ذکر ہے کیونکہ سعودی عرب اسرائیل کو تسلیم نہیں کرتا اور دونوں ممالک کے درمیان کوئی رسمی سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ یہ بات چیت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب حوثی باغیوں نے یمن کے بحیرہ احمر کے ساحل پر اپنا کنٹرول بڑھا لیا ہے اور آبنائے باب المندب کے ذریعے جہاز رانی کو دھمکی دی ہے۔ رپورٹس میں گروپ کی سمندری پابندیوں کو سعودی جہاز رانی پر اثر انداز ہونے اور مملکت کے توانائی اور تجارتی راستوں پر دباؤ میں اضافے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ پوسٹ کے حوالے سے سفارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ سینٹکوم کے ذریعے ہونے والی بات چیت کا مقصد سعودی عرب کو حوثیوں کے خلاف دفاع کی صلاحیت کو مضبوط بنانے میں مدد کرنا تھا۔ ذرائع کے مطابق، سعودی درخواست مبینہ طور پر انٹیلی جنس پر مرکوز تھی جو حوثی فوجیوں کی تعیناتی کی ایک وسیع تصویر فراہم کر سکتی ہے اور مستقبل کی کارروائیوں کے ممکنہ منصوبوں کی نشاندہی کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔ پاکستان نے حوثیوں کے خلاف لڑائی میں سعودی عرب کو اکیلا نہیں چھوڑا، بلکہ سفارتی اور دفاعی سطح پر سعودی عرب کی سلامتی اور خودمختاری کے لیے اپنی غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ البتہ، پاکستان نے اپنی افواج کو کسی دوسرے ملک کی سرزمین پر جنگی کارروائیوں کے لیے بھیجنے سے انکار کیا ہے، جس کی وجہ سے پاک-سعودی دفاعی معاہدے کی عملی حدود اور ممکنہ کمزوریوں پر بحث چھڑ گئی ہے۔

ڈونالڈ ٹرمپ چینی صدر کے ساتھ

ملاقات میں تبت اور ایغوروں کے حقوق کو بلند کریں

واشنگٹن ڈی سی: ڈیموکریٹک قانون سازوں نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر زور دیا ہے کہ وہ چینی صدر شی جن پنگ کے آنے والے وائٹ ہاؤس کے دورے کے دوران تبتیوں اور ایغوروں کے ساتھ چین کے سلوک سمیت انسانی حقوق کے خدشات کو اٹھائیں، اور ان کی انتظامیہ پر بیجنگ کے ساتھ تعلقات میں اس معاملے کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا۔ منگل کو ڈیموکریٹک زیر قیادت سماعت میں، قانون سازوں نے کہا کہ تجارتی مفادات کو چین میں جبر کے خدشات کو گرہن نہیں لگانا چاہیے۔انہوں نے انسانی حقوق کے گروپوں کی حمایت کرنے والے پروگراموں میں کٹوتیوں اور چینی سامعین کے لیے آزادانہ معلومات پر بھی تنقید کی۔ سماعت میں نمائندوں گریگ اسٹینٹن، جم میک گورن، روکھنہ، ینسی پیلوسی اور سیٹھ مولٹن کو اکٹھا کیا گیا۔ ان کے ابتدائی بیانات 16 ستمبر (مقامی وقت) کو جاری کیے گئے۔ اسٹینٹن نے کہا کہ ٹرمپ اگلے ہفتے شی کی سرکاری عشائیے کی میزبانی کریں گے۔ انہوں نے واشنگٹن پر زور دیا کہ وہ نسلی اور مذہبی اقلیتوں کے ساتھ سلوک پر بیجنگ کا مقابلہ کرے۔ پی آر سی میں مظلوموں کے لیے کھڑا ہونا، چاہے وہ ایغور، تبتی، ہانگ کانگر، منگولیا یا بان چینی ہوں، ہمیشہ سے دوطرفہ مسئلہ رہا ہے اور ہونا چاہیے۔ اسٹینٹن نے الزام لگایا کہ 2024 میں دیہی کارکنوں کی منتقلی کے پروگرام کے تحت 650,000 تبتیوں کو ان کے گھروں سے زبردستی نکالا گیا۔ انہوں نے ایک اندازے کا بھی حوالہ دیا کہ 2000 سے لے کر اب تک تقریباً 5.3 ملین تبتیوں کو اپنے گھروں سے بے دخل کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اویغوروں پر ظلم و ستم کا سلسلہ جاری ہے، چین کی ہاؤس سلیکٹ کمیٹی کی جانب سے ان کے علاج پر توجہ مرکوز کرنے کے تین سال بعد۔ فراہم کردہ ریلیز میں وائٹ ہاؤس یا چینی حکومت کی طرف سے قانون سازوں کے الزامات پر کوئی ردعمل نہیں تھا۔ چین پر کانگریس کے ایگزیکٹو کمیشن کے سب سے اوپر ڈیموکریٹ میک گورن نے ٹرمپ پر الزام لگایا کہ وہ ایک دیرینہ نقطہ نظر کو ترک کر رہے ہیں جس میں انسانی حقوق پر دباؤ کے ساتھ مشغولیت شامل ہے۔ صدر ٹرمپ نے لین دین کے نقطہ نظر کے حق میں امریکی خارجہ پالیسی سے انسانی حقوق کو ہٹا دیا ہے۔انہوں نے سیکرٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو پر محکمہ خارجہ کے انسانی حقوق کے کاموں میں کٹوتیوں اور چین پر توجہ مرکوز کرنے والی تنظیموں کو گرانٹس پر تنقید کی۔ انہوں نے ریڈیو فری ایشیا اور وائس آف امریکہ کو ختم کرنے کی انتظامیہ کی کوششوں پر بھی حملہ کیا۔

بنگلہ دیش میں خسرے کی وبا سے 1,000 سے زائد بچے ہلاک

بنگلہ دیش میں خسرے کی وبا سے 1,000 سے زائد بچے ہلاک ہو چکے ہیں، جہاں ہنگامی ویکسی نیشن مہم کے باوجود کیسز کی تعداد میں دوبارہ اضافہ ہو رہا ہے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں خسرے کی وبا سے 1,000 سے زائد بچے ہلاک ہو چکے ہیں، جہاں ہنگامی ویکسینیشن مہم کے باوجود کیسز کی تعداد میں دوبارہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ملک میں 1 کروڑ 98 لاکھ (8.19 ملین) سے زائد بچوں کو ویکسین لگائی جا چکی ہے، لیکن اس کے باوجود اب بھی روزانہ تقریباً 1,000 نئے مشتبہ کیسز رپورٹ ہو رہے ہیں۔ یونیسیف نے بی بی سی کو بتایا کہ 26 ستمبر کو حکومت اپنی مہم کے "تیز تر مرحلے" کا آغاز کرے گی تاکہ ان بچوں تک پہنچا جا سکے جنہیں ابھی تک ویکسین نہیں لگائی گئی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق، رواں سال مارچ تک بنگلہ دیش نے خسرے کے خاتمے کی جانب "نمایاں پیش رفت" کی تھی۔ لیکن ڈبلیو ایچ او کے اعداد و شمار اب ظاہر کرتے ہیں کہ اس سال اب تک کسی بھی دوسرے ملک کے مقابلے میں یہاں خسرے کے سب سے زیادہ کیسز سامنے آئے ہیں۔ حکومت کے تازہ ترین اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مارچ کے بعد سے اس انتہائی متعدی بیماری کے 1 لاکھ 94 ہزار سے زائد کیسز رپورٹ ہوئے ہیں؛ یہ بیماری سانس لینے، کھانسنے یا چھینکنے کے ذریعے آسانی سے پھیلتی ہے۔ صرف منگل کے روز، خسرے کے شبے میں مزید 8 افراد ہلاک ہوئے۔ 17 کروڑ 80 لاکھ کی آبادی والے اس جنوبی ایشیائی ملک میں رواں سال مارچ میں خسرے کے کیسز میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا۔ یونیسیف نے اس ابتدائی وبا کو کئی عوامل کا خطرناک مجموعہ قرار دیا تھا، جن میں گنجان آبادی اور کووڈ کی وبا کے باعث معمول کی حفاظتی ٹیکہ جات کی مہم میں تاخیر شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے اس ادارے نے اس سے قبل دعویٰ کیا تھا کہ بنگلہ دیش کے سابق عبوری سربراہ محمد یونس کی حکومت نے گزشتہ سال ویکسین کا آرڈر دینے میں تاخیر کی تھی، جس کے نتیجے میں ویکسین کی قلت پیدا ہوئی۔ بنگلہ دیش برسوں سے سیاسی ہنگامہ خیزی کا شکار رہا ہے، اور 2024 میں طلبہ کی قیادت میں ہونے والے مظاہروں نے ملک کی آمرانہ رہنما اور سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ یونیسیف کا دعویٰ ہے کہ شیخ حسینہ کے بعد آنے والی عبوری حکومت نے، ممکنہ خطرات سے خبردار کیے جانے کے باوجود، نئے وینڈرز (فراہم کنندگان (پر غور کرنے کی خاطر ویکسین کے آرڈرز میں تاخیر کی۔ یونیسیف کے ترجمان میگوئل مینڈیس مونوز نے جون میں بی بی سی کو بتایا تھا کہ "ہمیں ویکسین کی فراہمی میں ممکنہ تعطل یا کمی بڑھنے کے حوالے سے تشویش ت

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کا رمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۸ ستمبر۔ ۲۰۲۶

راجستھان بلدیاتی چناؤ، جیت کس کی؟

راجستھان میں شہری بلدیات کے انتخابات میں جو نتائج سامنے آئے ہیں وہ تمام سیاسی جماعتوں کیلئے امید کی کرن بنے ہوئے ہیں تو ساتھ ہی انہیں لمحہ فکریہ بھی فراہم کرتے ہیں۔ ریاست کے کئی کارپوریشنوں' بلدیات اور میونسپلٹیز میں جملہ 10 ہزار سے زائد وارڈز کیلئے رائے دہی ہوئی تھی جن میں برسر اقتدار بی جے پی نے 4100 سے زائد وارڈز پر جیت حاصل کرتے ہوئے سبقت ضرور بنائی ہے۔ تاہم کانگریس نے بھی سخت مقابلہ کیا ہے اور کئی اہم علاقوں میں بی جے پی کے بڑے قائدین کے اثر کو ختم کرتے ہوئے 3679 وارڈز پر قبضہ کیا ہے۔ حالانکہ بی جے پی کی جانب سے اپنی اس نامکمل جیت کو ایک بڑی کامیابی کے طور پر پیش کرتے ہوئے عوام کے ذہنوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن بحیثیت مجموعی نتائج بی جے پی کیلئے تشویش کا باعث کہے جاسکتے ہیں۔ بی جے پی کے ریاست اور مرکز میں برسر اقتدار رہنے کے باوجود کانگریس کی اتنی بھاری تعداد میں وارڈز پر کامیابی بی جے پی کیلئے ضرور مسائل پیدا کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔ خاص بات یہ کہ وارڈز کی تعداد میں چند سو کا فرق ضرور ہے لیکن بحیثیت مجموعی اگر ووٹوں کا تناسب دیکھا جائے تو بی جے پی کیلئے ضرور تشویش کی بات ہے کیونکہ دونوں پارٹیوں کے ووٹوں کے تناسب میں محض ایک فیصد کا فرق ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ مقامی سطح پر چند سو رائے دہندوں کے ساتھ ہونے والے وارڈز میں بھی بی جے پی اپنی بالادستی بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکی ہے لیکن وہ اس شکست کو عوام کے ذہنوں سے محو کرنے کیلئے اپنی جیت کا جشن منا رہی ہے اور اسے ایک بڑی کامیابی کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ ایسے کئی شہروں اور علاقوں میں بی جے پی کو ہار کا سامنا کرنا پڑا ہے جہاں بی جے پی کے بڑے قائدین کے اثر ہونے کا دعوی کیا جاتا تھا۔ جھلاور میں بی جے پی چیف منسٹر وسندھرا راجے کے حلقہ اثر میں کراری شکست ہوئی ہے جبکہ چیف منسٹر کے حلقہ کی صورتحال بھی مختلف نہیں رہی۔ چیف منسٹر کا گڑھ سمجھے جانے والے بھرت پور میں تو بی جے پی اور کانگریس دونوں کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا ہے کیونکہ یہاں دونوں جماعتوں سے زیادہ آزاد امیدواروں نے کامیابی درج کی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اگر تمام آزاد امیدوار یکجا ہوجائیں تو وہ اپنا غلبہ مزید مستحکم کرسکتے ہیں۔ اجمیر بلدیہ پر بی جے پی کے ساڑھے تین دہوں سے چلی رہے قبضہ کو کانگریس نے ختم کردیا ہے۔ اسی طرح دوسرے کچھ کارپوریشنوں پر بھی بی جے پی کو پیچھے چھوڑتے ہوئے کانگریس نے کامیابی درج کی ہے۔ حالانکہ کانگریس نے بی جے پی سے کم نشستیں حاصل کی ہیں لیکن ووٹوں کے فرق کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ محض ایک فیصد ووٹوں کا فرق ہے اور یہ فرق اسمبلی انتخابات میں مزید بڑھتے ہوئے بی جے پی کیلئے بڑا جھٹکا ثابت ہوسکتا ہے۔ ویسے بھی راجستھان کی روایت رہی ہے کہ وہاں ہر پانچ سال میں اقتدار بدلتا ہے۔ ایک مرتبہ کانگریس تو دوسری مرتبہ بی جے پی کا اقتدار راجستھان کی روایت ہے اور شہری مجالس مقامی انتخابات کے جو نتائج سامنے آئے ہیں وہ بھی اسی بات کا اشارہ دے رہے ہیں کہ راجستھان اسمبلی انتخابات میں یہ روایت برقرار رہے گی اور آئندہ اسمبلی انتخابات میں کانگریس کیلئے راہ ہموار ہوسکتی ہے۔ تاہم دونوں جماعتوں کیلئے تشویش کی بات یہ ضرور کہی جاسکتی ہے کہ مجالس مقامی انتخابات میں ہزاروں کی تعداد میں آزاد امیدواروں نے کامیابی حاصل کرتے ہوئے عوامی موڈ کو پیچیدہ بنادیا ہے۔ بی جے پی کی جانب سے بھلے ہی اپنی کامیابی کا جشن مناتے ہوئے پروپگنڈہ شروع کردیا گیا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ بی جے پی کو اس کی توقعات کے مطابق کامیابی حاصل نہیں ہوسکی ہے جبکہ کانگریس کیلئے بھی یہ کامیابی توقعات کے مطابق نہیں کہی جاسکتی تاہم یہ کانگریس کیلئے حوصلہ افزاء ضرور ہے۔ اب ریاست میں دونوں پارٹیاں جشن منا رہی ہیں اور کئی دعوے کئے جارہے ہیں لیکن دونوں کیلئے اپنی حکمت عملی اور عوام سے رابطوں کو مزید مستحکم کرنے اور تائید حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔

مکہ ڈرون تنازعہ: عسکری حقیقت یا تزویراتی بیانیہ؟

جدید عسکری ٹیکنالوجی کے فنی شواہد بھی اس معاملے میں کئی شکوک وشبہات کو جنم دیتے ہیں۔ دورِ حاضر میں ڈرونز کے طے شدہ راستوں اور ریڈار کے سگنلز میں خاموشی سے تحریف کرنا (الیکٹرانک مینیپولیشن) قطعی ناممکن نہیں رہا۔ مشرقِ وسطیٰ کی پرآشوب فضائی حدود میں ڈرون کے ٹرانسپونڈر ڈیٹا کو ہیک کرنا یا راڈار کی اسکرین پر اس کے مبینہ راستے کو اس رخ پر موڑ کر دکھانا جس سے یہ شبہ ہو کہ وہ کسی حساس مذہبی یا سویلین مرکز کی طرف بڑھ رہا ہے، ایک جانا پہچانا سائبر والیکٹرانک حربہ ہے۔ بین الاقوامی دفاعی جرائد نے بارہا انکشاف کیا ہے کہ مشرقی بحیرۂ روم میں وسیع پیمانے پر جی پی ایس اسپوفنگ کے حربے آزمائے گئے ہیں تاکہ حریفوں کے ڈرونز اور گائیڈڈ ہتھیاروں کو ان کے اصل راستوں سے بھٹکایا جاسکے۔ اگرچہ مکہ کے مبینہ واقعے میں فوری طور پر ایسے کسی تکنیکی عمل کا حتمی ثبوت سامنے نہیں آیا، تاہم جدید الیکٹرانک جنگ میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ کسی بھی فضائی پرواز کا رخ علامتی طور پر مکہ کی سمت دکھا کر تشہیری میدان مار لیا جائے۔ اس سارے بیانیے کے پسِ پردہ کارفرما مقاصد کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مکہ مکرمہ پر حملے کی سنسنی خیز اطلاعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے سے عالمی سطح پر ایک ایسی جذباتی فضا پیدا کی جاتی ہے جس سے مسجدِ اقصیٰ، یروشلم اور غزہ میں ڈھائے جانے والے مظالم ثانوی حیثیت اختیار کر جائیں۔ مغربی ذرائع ابلاغ اسی پروپیگنڈے کو بنیاد بنا کر یہ تاثر اجاگر کرتے ہیں کہ عالمِ اسلام کو درپیش اصل خطرہ صیہونی توسیع پسندی نہیں بلکہ خود مسلمانوں کے اندرونی اختلافات اور عسکریت پسندی ہیں۔ حالانکہ انصار اللہ کا اپنا فکری ونظریاتی ڈھانچہ اس مفروضے کی نفی کرتا ہے۔ انصار اللہ بنیادی طور پر ایک نظریاتی اسلامی تحریک ہے جس کا منشور قرآنی اصولوں اور شعائرِ اسلام کے تحفظ سے عبارت ہے۔ کعبۃ اللہ اور مکہ مکرمہ کی حرمت کسی بھی سچے صاحب ایمان کی طرح ان کے عقیدے کا اٹوٹ انگ ہے جس پر کوئی بھی سیاسی یا عسکری مصلحت غالب نہیں آسکتی۔ جس جماعت کی تمام تر جدوجہد کا محور ہی قبلۂ اول کی آزادی اور اسلامی مقدسات کا دفاع ہو، اس کے بارے میں یہ تصور کرنا بھی قرینِ قیاس نہیں کہ وہ خود اپنے مرکزِ توحید اور قبلۂ عالم کی سمت بارود بھیجنے کی جسارت کرے گی۔ یمنی عوام کے لیے حرمین شریفین کا تقدس جان و مال سے زیادہ محترم ہے؛ چنانچہ ان پر اس قسم کا الزام دھرنا محض مذہبی ہمدردیاں سمیٹنے اور زمینی حقائق سے توجہ ہٹانے کا ایک حربہ ہی دکھائی دیتا ہے۔ سعودی قیادت اس وقت تاریخ کے انتہائی نازک دوراہے پر کھڑی ہے جہاں کسی بھی جذباتی لغزش کا خمیازہ دہائیوں کے عدم استحکام کی صورت میں بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ ولی عہد محمد بن سلمان کا معاشی منصوبہ ویژن 2030 سراسر خطے کے امن، بحری راستوں کی سلامتی، سیاحت کے فروغ اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کے اعتماد سے مشروط ہے۔ جرمن جریدے 'فرینکفرٹر رنڈشاؤ' اور کینیڈین اخبار الپریس کے مطابق یمن کی جانب سے ممکنہ معاذ آرائی اس معاشی منصوبے کے لیے ایک سنگین دھچکا ثابت ہوسکتی ہے جس سے بیرونی سرمایہ کاری تیزی سے سمٹ سکتی ہے۔ اگر ریاض مغربی حلقوں یا اسرائیلی ترغیبات میں آکر دوبارہ یمن کے ساتھ جنگ چھیڑتا ہے تو نیوم سٹی، ریاض اور بحیرۂ احمر کے ساحلی ترقیاتی منصوبے براہِ راست خطرے کی زد میں آجائیں گے۔ طویل جنگ وجدل کے بعد یمن کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں بچا، جبکہ سعودی معیشت کے کھربوں ڈالرز کے خواب داؤ پر لگے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر محمد عظیم الدین

تاریخ شاہد ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کے ایوانِ اقتدار میں جب بھی داخلی سیاسی جواز لڑکھڑانے لگیں اور خارجی اتحاد بکھرنے کے دہانے پر پہنچ جائیں، تو مذہبی تقدس کی پناہ گاہ ہی سب سے کارگر سفارتی اور تزویراتی دفاعی حصار ثابت ہوتی ہے۔ حالیہ فضائی واقعے نے، جس میں ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے روحانی مرکز کو نشانہ بنانے کا دعویٰ سامنے لایا گیا، ریاض کے مقتدر ایوانوں سے لے کر واشنگٹن اور تل ابیب کے سیکیورٹی مراکز تک ایک نئی تزویراتی ہلچل برپا کر دی ہے۔ تاہم اس سنسنی خیز بیانیے کے پردے کے پیچھے جو پیچیدہ حقائق روپوش ہیں، وہ نہ تو محض حوثی قیادت کے اعلانیہ عسکری اہداف سے مطابقت رکھتے ہیں اور نہ ہی خطے میں ابھرتے ہوئے بیجنگ مصالحتی معاہدے کی سفارتی منطق سے ہم آہنگ دکھائی دیتے ہیں، بلکہ یہ ایک ایسے کثیر الجہتی بحران کی بازگشت معلوم ہوتے ہیں جس کے پس منظر کو جانے بغیر موجودہ جغرافیائی سیاست کی نبض پر ہاتھ رکھنا ناممکن ہے۔ اسی تناظر میں منگل کی شام مقامی وقت کے مطابق تقریباً 50:6 بجے مشرقِ وسطیٰ کے پہلے سے کشیدہ عسکری تھیٹر میں اس وقت اچانک شدید ارتعاش پیدا ہوا جب سعودی قیادت میں قائم عسکری اتحاد نے مکہ مکرمہ کی ممنوعہ فضائی حدود کے جنوبی دہانے پر ایک مسلح ڈرون کو اپنے فضائی دفاعی نظام کے ذریعے فضا ہی میں تباہ کرنے کا باضابطہ اعلان کیا۔ مشترکہ افواج کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے اپنے سرکاری بیان میں واضح کیا کہ نشانہ بنایا جانے والا یہ فضائی ہدف حوثی عسکری صلاحیتوں کے ذریعے داغا گیا تھا، جسے انہوں نے جولائی 2017 کے بیلسٹک میزائل واقعے کے بعد حرمین شریفین کی سلامتی پر براہِ راست ضرب لگانے کی دوسری مبینہ کوشش قرار دیا۔ ترجمان نے سخت سفارتی و عسکری لہجہ اختیار کرتے ہوئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے تحفظ کو ریاض کے تزویراتی دفاع کی ایک غیر متزلزل سرخ لکیر گردانا اور انصار اللہ کے خلاف ہر قسم کے تعزیری و تدارکی اقدامات اٹھانے کا کھلا عندیہ دیا۔ اس عسکری پیش رفت کے فوراً بعد سعودی شہری دفاع کے ادارے نے مکہ، جدہ اور طائف کے وسیع جغرافیائی دائرے میں پہلی مرتبہ ایک غیر معمولی ہنگامی انتباہ جاری کیا، جس نے خطے کے عسکری اور سیاسی حلقوں میں اس تشویش کو از سرِ نو گہرا کر دیا ہے کہ خلیج کی کشیدگی اب روایتی جنگی اڈوں اور تجارتی راہداریوں سے نکل کر عالمِ اسلام کے حساس ترین روحانی و علامتی مراکز کی فضاؤں تک سرایت کر چکی ہے۔

دوسری جانب صنعا کی عسکری و سیاسی قیادت نے کسی تاخیر کے بغیر اس الزام کو یکسر مسترد کر دیا۔ حوثی پولیٹ بیورو کے رکن محمد الفراح نے حوثیوں کے زیرِ انتظام خبر رساں ایجنسی "سبا" کے توسط سے اس الزام کو صریح جھوٹ قرار دیا، جبکہ حوثی رہنما حازم الاسد نے اسے پرانا اور گھسا پٹا جھوٹ کہا جسے ماضی میں بھی آزمایا جا چکا ہے۔ حوثی عسکری ذرائع نے صراحت کی کہ ان کی تمام عسکری کارروائیاں صرف سعودی عسکری اڈوں اور تیل کی تنصیبات تک محدود ہیں، مقدس مقامات ان کا ہدف ہرگز نہیں ہو سکتے۔ یمنی وزیر خارجہ نے بھی اس واقعے کی مذمت کرتے ہوئے اسے مقدس شہر کو بدنام کرنے اور نشانہ بنانے کی ایک دہشت گردانہ کوشش قرار دیا۔ اس متضاد صورتِ حال کا ایک اہم سفارتی پہلو اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کا ردِعمل رہا جس نے 57 مسلم ممالک کی نمائندگی کرتے ہوئے اس مبینہ حملے کی سخت مذمت کی۔ او آئی سی کے جنرل سیکریٹریٹ نے اپنے مراسلے میں واضح کیا کہ ایسے حملے پرامن شہریوں میں خوف و ہراس پھیلاتے ہیں، شعائرِ اسلام اور مساجد کی حرمت پامال کرتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرتے ہیں۔ تنظیم کے مطابق مقدس مقامات کا احترام ہر حال میں لازم ہے اور ان کی بے حرمتی ناقابلِ قبول اور ناقابلِ برداشت ہے۔ پاکستان نے بھی اس پر گہری تشویش کا اظہار کیا، جبکہ امریکی سفارت خانے نے سعودی عرب میں موجود اپنے شہریوں کے لیے سفری ہدایت نامہ جاری کرتے ہوئے "سطح تین کا الرٹ" دیا جس میں ایرانی ساختہ ڈرونز اور میزائل حملوں کے خطرات کا حوالہ دیا گیا۔ اس بین الاقوامی ردِعمل کے باوجود واقعے کو محض سرکاری بیانات کی بنیاد پر جانچنے کے بجائے زمینی شواہد، ڈرون و میزائل ٹیکنالوجی کے فنی پہلوؤں اور خطے کے تزویراتی مفادات کی روشنی میں دیکھنا ناگزیر ہے۔

اس تنازعے کی جڑیں ماضی کے تلخ واقعات سے جڑی ہیں۔ جولائی 2017 میں سعودی اتحادی افواج نے دعویٰ کیا تھا کہ حوثیوں نے مکہ مکرمہ کی سمت بیلسٹک میزائل داغا ہے، تاہم حوثیوں کی سرکاری خبر رساں ایجنسی سبا نے واضح کیا تھا کہ داغا گیا بركان میزائل دراصل طائف کے شاہ فہد ایئربیس کو ہدف بنا رہا تھا اور اس نے کامیابی سے اپنے عسکری ہدف کو نشانہ بنایا تھا۔ اس واقعے نے خطے میں یہ حقیقت آشکار کر دی تھی کہ میدانِ جنگ سے زیادہ بیانیے کی تشکیل سازی میں مقدس مقامات کو کس طرح بطور ڈھال استعمال کیا جاتا ہے۔ عصرِ حاضر میں یہ صورتِ حال مزید گھمبیر ہو چکی ہے، کیونکہ حوثیوں نے بحیرۂ احمر، آبنائے باب المندب اور خلیجِ عدن میں بحری نقل و حرکت کو نشانہ بنا کر اسرائیل کی معیشت کی رگِ جاں پر کاری ضرب لگائی ہے۔ ان کی علاقائی ساکھ کا دارومدار مظلوم فلسطینیوں کی غیر مشروط حمایت، اسرائیلی معیشت کی ناکابندی اور امریکی بحری تسلط کو چیلنج کرنے پر قائم ہے۔ اس تناظر میں انصار اللہ کے تزویراتی مقاصد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسرائیل کی جنوبی ترین بندرگاہ ایلات، حوثیوں کے مسلسل بحری حملوں کے نتیجے میں شدید معاشی بدحالی کی لپیٹ میں آچکی ہے۔ دسمبر 2023 سے قبل ایلات بندرگاہ کی سالانہ آمدنی قریباً 240 ملین شیکل (تقریباً 79 ملین ڈالر) تھی، مگر حملوں کے آغاز کے بعد درآمد میں 75 فیصد سے زائد کی نمایاں کمی دیکھی گئی۔ اب اس بندرگاہ پر ماہانہ بمشکل ایک مال بردار جہاز لنگر انداز ہوتا ہے جو اس کے روزمرہ کے انتظامی اخراجات پورے کرنے سے بھی قاصر ہے، جسے خود اسرائیلی معاشی ماہرین تاریخ کا بدترین تجارتی بحران قرار دے رہے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ حوثیوں نے یمن کے مغربی ساحل پر باب المندب کے دہانے پر واقع جزیرۂ پریم پر عسکری کنٹرول حاصل کر کے

عالمی بحری گزرگاہوں کی چابیاں اپنے ہاتھ میں لے لی ہیں، جس نے تل ابیب کو معاشی طور پر مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔

یہاں صیہونی ریاست کا روایتی دفاعی نظریہ بھی کھل کر سامنے آتا ہے۔ ڈیوڈ بن گوریان کے وضع کردہ پیریفرل ڈاکٹرین کا بنیادی مقصد ہی یہ رہا ہے کہ عالمِ اسلام کی بڑی ریاستوں کو باہمی تنازعات، فرقہ واریت اور داخلی انتشار میں الجھا کر اسرائیل کو ایک پرامن اور محفوظ خطہ ثابت کیا جائے۔ موجودہ عہد میں جب اسرائیل کو غزہ میں کھلی جارحیت کے باعث عالمی عدالتِ انصاف، سفارتی تنہائی اور بحیرۂ احمر میں معاشی محاصرے کا سامنا ہے، تل ابیب کی تمام تر کوشش یہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی صورت سعودی عرب کو دوبارہ یمن کی دلدل میں گھسیٹ لائے۔ اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق سعودی عرب نے حالیہ ڈرون حملوں کے بعد اسرائیل سے خفیہ انٹیلی جنس معلومات کے تبادلے پر بات چیت کی ہے۔ نیوز ویب سائٹ والا اور یروشلم پوسٹ کے مطابق امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) کی وساطت سے دونوں ممالک کے مابین یمنی فورسز کے ٹھکانوں کی نشان دہی کے لیے مشترکہ مشاورتی اجلاس ہوئے ہیں۔ درحقیقت اسرائیل چاہتا ہے کہ ابراہیمی معاہدات کی توسیع کر کے ایک نام نہاد مشترکہ فضائی دفاعی اتحاد تشکیل دیا جائے جس میں اس کے جدید راڈار، بارک میزائل اور آئرن ڈوم سسٹم خلیجی ریاستوں میں نصب کیے جائیں۔ جب تک ریاض کو یمن کی جانب سے کسی بڑے اور ناقابل تلافی خطرے کا خوف نہ دلایا جائے، تب تک سعودی قیادت کے لیے عوامی سطح پر تل ابیب سے عسکری دفاعی گٹھ جوڑ کرنا ممکن نہیں ہوسکتا۔

جدید عسکری ٹیکنالوجی کے فنی شواہد بھی اس معاملے میں کئی شکوک و شبہات کو جنم دیتے ہیں۔ دورِ حاضر میں ڈرونز کے طے شدہ راستوں اور ریڈار کے سگنلز میں خاموشی سے تحریف کرنا (الیکٹرانک مینیپولیشن) قطعی ناممکن نہیں رہا۔ مشرقِ وسطیٰ کی پرآشوب فضائی حدود میں ڈرون کے ٹرانسپونڈر ڈیٹا کو ہیک کرنا یا راڈار کی اسکرین پر اس کے مبینہ راستے کو اس رخ پر موڑ کر دکھانا جس سے یہ شبہ ہو کہ وہ کسی حساس مذہبی یا سویلین مرکز کی طرف بڑھ رہا ہے، ایک جانا پہچانا سائبر والیکٹرانک حربہ ہے۔ بین الاقوامی دفاعی جرائد نے بارہا انکشاف کیا ہے کہ مشرقی بحیرۂ روم میں وسیع پیمانے پر جی پی ایس اسپوفنگ کے حربے آزمائے گئے ہیں تاکہ حریفوں کے ڈرونز اور گائیڈڈ ہتھیاروں کو ان کے اصل راستوں سے بھٹکایا جاسکے۔ اگرچہ مکہ کے مبینہ واقعے میں فوری طور پر ایسے کسی تکنیکی عمل کا حتمی ثبوت سامنے نہیں آیا، تاہم جدید الیکٹرانک جنگ میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ کسی بھی فضائی پرواز کا رخ علامتی طور پر مکہ کی سمت دکھا کر تشہیری میدان مار لیا جائے۔ اس سارے بیانیے کے پسِ پردہ کارفرما مقاصد کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مکہ مکرمہ پر حملے کی سنسنی خیز اطلاعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے سے عالمی سطح پر ایک ایسی جذباتی فضا پیدا کی جاتی ہے جس سے مسجدِ اقصیٰ، یروشلم اور غزہ میں ڈھائے جانے والے مظالم ثانوی حیثیت اختیار کر جائیں۔ مغربی ذرائع ابلاغ اسی پروپیگنڈے کو بنیاد بنا کر یہ تاثر اجاگر کرتے ہیں کہ عالمِ اسلام کو درپیش اصل خطرہ صیہونی توسیع پسندی نہیں بلکہ خود مسلمانوں کے اندرونی اختلافات اور عسکریت پسندی ہیں۔ حالانکہ انصار اللہ کا اپنا فکری ونظریاتی ڈھانچہ اس مفروضے کی نفی کرتا ہے۔ انصار اللہ بنیادی طور پر ایک نظریاتی اسلامی تحریک ہے جس کا منشور قرآنی اصولوں اور شعائرِ اسلام کے تحفظ سے عبارت ہے۔ کعبۃ اللہ اور مکہ مکرمہ کی حرمت کسی بھی سچے صاحب ایمان کی طرح ان کے عقیدے کا اٹوٹ انگ ہے جس پر کوئی بھی سیاسی یا عسکری مصلحت غالب نہیں آسکتی۔ جس جماعت کی تمام تر جدوجہد کا محور ہی قبلۂ اول کی آزادی اور اسلامی مقدسات کا دفاع ہو، اس کے بارے میں یہ تصور کرنا بھی قرینِ قیاس نہیں کہ وہ خود اپنے مرکزِ توحید اور قبلۂ عالم کی سمت بارود بھیجنے کی جسارت کرے گی۔ یمنی عوام کے لیے حرمین شریفین کا تقدس جان و مال سے زیادہ محترم ہے؛ چنانچہ ان پر اس قسم کا الزام دھرنا محض مذہبی ہمدردیاں سمیٹنے اور زمینی حقائق سے توجہ ہٹانے کا ایک حربہ ہی دکھائی دیتا ہے۔ سعودی قیادت اس وقت تاریخ کے انتہائی نازک دوراہے پر کھڑی ہے جہاں کسی بھی جذباتی لغزش کا خمیازہ دہائیوں کے عدم استحکام کی صورت میں بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ ولی عہد محمد بن سلمان کا معاشی منصوبہ ویژن 2030 سراسر خطے کے امن، بحری راستوں کی سلامتی، سیاحت کے فروغ اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کے اعتماد سے مشروط ہے۔ جرمن جریدے 'فرینکفرٹر رنڈشاؤ' اور کینیڈین اخبار الپریس کے مطابق یمن کی جانب سے ممکنہ معاذ آرائی اس معاشی منصوبے کے لیے ایک سنگین دھچکا ثابت ہوسکتی ہے جس سے بیرونی سرمایہ کاری تیزی سے سمٹ سکتی ہے۔ اگر ریاض مغربی حلقوں یا اسرائیلی ترغیبات میں آکر دوبارہ یمن کے ساتھ جنگ چھیڑتا ہے تو نیوم سٹی، ریاض اور بحیرۂ احمر کے ساحلی ترقیاتی منصوبے براہِ راست خطرے کی زد میں آجائیں گے۔ طویل جنگ وجدل کے بعد یمن کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں بچا، جبکہ سعودی معیشت کے کھربوں ڈالرز کے خواب داؤ پر لگ

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظرِ عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

جب خواہش شریعت پر غالب آنے لگے!

افتخار احمد قادری

انسان کے باطن میں ایک ایسی دنیا آباد ہے جس کا شور بسا اوقات خارجی دنیا کے ہنگاموں سے کہیں زیادہ شدید ہوتا ہے۔ وہاں عقل اور خواہش، ضمیر اور نفس، حق اور پسند، آخرت اور دنیا کے درمیان ایک مسلسل کشمکش برپا رہتی ہے۔ بسا اوقات انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ کون سا راستہ درست ہے اور کون سا غلط، اسے حلال و حرام کا امتیاز بھی معلوم ہوتا ہے، نیکی اور بدی کے انجام سے بھی واقف ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ غلط راستے پر قدم رکھ دیتا ہے۔ یہاں مسئلہ علم کی کمی نہیں رہتا، بلکہ خواہش کی حکمرانی بن جاتا ہے۔ انسان جانتا کچھ ہے، مگر کرتا وہ ہے جو اس کا نفس چاہتا ہے۔ زبان پر حق ہوتا ہے مگر عمل پر خواہش غالب آجاتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں توحید محض ایک نظری عقیدہ نہیں رہتی بلکہ انسان کی عملی زندگی کا سب سے بڑا امتحان بن جاتی ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ گناہ کے بعد یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ”مجھ سے غلطی ہوگئی“ ”مجھے اندازہ نہیں تھا“ ”میں آئندہ احتیاط کروں گا“۔ یہ باتیں بعض مواقع پر حقیقت ہوسکتی ہیں لیکن ہر مرتبہ نہیں۔ کبھی انسان کو پہلے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام غلط ہے۔ اس کے دل میں اس کی قباحت کا احساس بھی موجود ہوتا ہے، ضمیر اسے روکتا بھی ہے، مگر نفس اسے دھکیلتا رہتا ہے۔ وہ اپنے اندر اٹھنے والی اس ممانعت کو خاموش کرنے کے لیے بہانے تراشتا ہے اور بالآخر خواہش کو دلیل کا لباس پہنا دیتا ہے۔ یہی وہ خطرناک مرحلہ ہے جہاں انسان گناہ سے پہلے اپنے ضمیر کے ساتھ جنگ کرتا ہے اور پھر گناہ کے بعد اپنی ہی عقل کو اس کا وکیل بنالیتا ہے۔ خواہش انسانی وجود کا لازمی حصہ ہے۔ بھوک، پیاس، محبت، انس، آرام، عزت، کامیابی، مال اور حسنِ زندگی کی طلب انسان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔ اسلام خواہش کے وجود کو جرم قرار نہیں دیتا، بلکہ اس کی تہذیب اور تنظیم کا حکم دیتا ہے۔ بھوک ہو تو حلال رزق کھایا جائے، محبت ہو تو نکاح کا پاکیزہ راستہ اختیار کیا جائے، مال کی خواہش ہو تو حلال تجارت اور جائز محنت کی جائے، عزت کی تمنا ہو تو کردار کو بلند کیا جائے۔ خرابی خواہش میں نہیں، خواہش کے حاکم بن جانے میں ہے۔ جب انسان یہ سوال کرنا چھوڑ دے کہ ”میرے رب کا حکم کیا ہے؟“ اور اس کے بجائے یہ پوچھنے لگے کہ ”میرے دل کی مرضی کیا ہے؟“ تو اس کے اندر غلامی کی ایک ایسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے جسے وہ آزادی سمجھنے لگتا ہے۔

قرآنِ مجید نے انسان کو خواہشات کی اندھی پیروی سے بار بار متنبہ کیا ہے۔ ارشادِ ربانی کا مفہوم ہے: ”اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔“ (الانعام: 150) اس ارشاد میں خواہش نفس کے خطرے کی طرف نہایت بلیغ انداز میں متوجہ کیا گیا ہے۔ خواہش جب وحی کے تابع ہو تو انسان کے لیے نعمت بن سکتی ہے، لیکن جب وحی کو خواہش کے تابع بنانے کی کوشش شروع ہوجائے تو یہی خواہش انسان کو حقیقت سے دور کردیتی ہے۔ پھر آدمی حق کو اس لیے قبول نہیں کرتا کہ وہ حق ہے، بلکہ اس لیے تلاش کرتا ہے کہ وہ اس کی خواہش کے موافق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان بعض اوقات فیصلہ پہلے کرلیتا ہے اور دلیل بعد میں تلاش کرتا ہے۔ دل کہتا ہے کہ یہ کام کرنا ہے، پھر عقل اس کے جواز کے لیے راستے تلاش کرنے لگتی ہے۔ ”سب لوگ تو کرتے ہیں“، ”اتنی سی بات سے کیا فرق پڑے گا“، ”اللہ تعالیٰ بہت غفور و رحیم ہیں“، ”میرا دل صاف ہے“، ”بعد میں توبہ کرلیں گے“، ”فلاں شخص بھی تو یہی کرتا ہے“۔ بظاہر یہ جملے دلیل معلوم ہوتے ہیں، لیکن حقیقت میں یہ اکثر نفس کی تسکین کے لیے تیار کیے گئے پردے ہوتے ہیں۔ انسان اپنے ضمیر کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اسے اپنے عمل کی قباحت محسوس نہ ہو۔ جب یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے تو گناہ کی ہیبت کم ہونے لگتی ہے اور نفس کو اس بات کی عادت پڑ جاتی ہے کہ ہر خواہش کے سامنے کوئی نہ کوئی جواز پیدا کرلیا جائے۔ سب سے خطرناک غلامی وہ ہے جس کا احساس غلام کو نہ ہو۔ ہاتھوں میں پڑی ہوئی زنجیر دکھائی دیتی ہے، مگر خواہشات کی زنجیر بسا اوقات نظر نہیں آتی۔ ایک شخص بظاہر آزاد ہے، اپنی مرضی سے اٹھتا بیٹھتا ہے، اپنی مرضی سے بولتا ہے، اپنی مرضی سے خرچ کرتا ہے، اپنی مرضی سے موبائل استعمال کرتا ہے، لیکن اگر وہ اپنی خواہش کو روکنے کی صلاحیت کھو بیٹھا ہے تو اس کی آزادی محض ظاہری ہے۔ جسے ہر چند منٹ بعد موبائل دیکھنے کی طلب بے چین کردے، جسے حرام منظر سے نگاہ ہٹانا دشوار معلوم ہو، جسے غصہ آئے تو زبان پر قابو نہ رہے، جسے تعریف نہ ملے تو نیکی میں لذت محسوس نہ ہو، جسے خریداری کی خواہش روک نہ سکے، جسے تنہائی میں اپنے آپ کو گناہ سے بچانا مشکل لگے، اسے اپنے باطن کی غلامی کا جائزہ لینا چاہیے۔ توحید اسی باطنی غلامی کے خلاف انسان کو سب سے بڑی آزادی عطا کرتی ہے۔ جب بندہ یقین کے ساتھ یہ سمجھتا ہے کہ حقیقی مالک، معبود، حاکم اور مقتدر صرف اللہ تعالیٰ ہے تو وہ اپنی خواہش کو آخری اتھارٹی تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اسے معلوم ہوجاتا ہے کہ خواہش کا ہر حکم قطعی نہیں اور اللہ کا ہر حکم قطعی ہے۔ نفس کہتا ہے: ”یہ کرلو“، شریعت کہتی ہے: ”اس سے بچو“، مومن کے لیے فیصلہ واضح ہوجاتا ہے۔ دنیا کہتی ہے: ”یہ راستہ زیادہ منفعت بخش ہے“، مگر اگر اس میں حرام شامل ہو تو بندہ اپنے رب کی رضا کو ترجیح دیتا ہے۔ تنہائی میں نفس کہتا ہے: ”کوئی دیکھ نہیں رہا“، مگر ایمان جواب دیتا ہے: ”میرا رب دیکھ رہا ہے۔“ یہی احساس تقویٰ کی بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کا اصل امتحان مجمع میں نہیں بلکہ خلوت میں ہوتا ہے۔ لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا آسان ہے، جب سب نیکی کی بات کررہے ہوں تو نیک بات کرنا بھی دشوار نہیں لیکن جب انسان ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں کوئی آنکھ اسے دیکھنے والی نہ ہو، وہاں اس کا ایمان کس قدر بیدار ہے، اصل حقیقت وہیں ظاہر ہوتی ہے۔ بند دروازے، تنہا کمرہ، ہاتھ میں موبائل، سامنے گناہ کا موقع اور دل میں یہ اطمینان کہ کوئی انسان خبر نہیں پائے گا، پھر اگر انسان رک جاتا ہے تو وہ محض لوگوں کے خوف سے نہیں رکا، بلکہ اپنے رب کی نگرانی کے یقین سے رکا ہے۔ یہی باطنی توحید ہے، یہی تقویٰ ہے اور یہی ایمان کی عملی حرارت ہے۔ نفس ہمیشہ انسان کے سامنے بڑے گناہ کو ہی پیش نہیں کرتا۔ اس کی حکمتِ عملی کبھی نہایت تدریجی ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے: ”بس پانچ منٹ اور“، پھر پانچ منٹ آدھے گھنٹے میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ ”آج نماز کچھ دیر سے پڑھ لیں گے“، پھر تاخیر معمول بن جاتی ہے۔ ”آج قرآن نہیں پڑھتے کل زیادہ پڑھ لیں گے“، پھر کل کبھی نہیں آتا۔ ”صرف ایک نظر“، ”صرف ایک ویڈیو“، ”صرف ایک مرتبہ“، ”صرف آج“؛ یہی چھوٹے چھوٹے جملے کبھی بڑی عادتوں کی بنیاد بن جاتے ہیں۔ گناہ ہمیشہ دروازہ توڑ کر داخل نہیں ہوتا، کبھی وہ انتہائی شائستگی سے دستک دیتا ہے اور کہتا ہے: ”صرف ایک بار اجازت دے دو۔“ اسی لیے نفس کی تربیت ایک دن کا کام نہیں۔ انسان کو اپنے اندر ضبط، احتیاط اور مراقبہ پیدا کرنا پڑتا ہے۔ اسلام خواہش کو کچلنے کا نہیں، اسے مہذب بنانے کا دین ہے۔ روزہ اسی تربیت کا ایک عظیم مدرسہ ہے۔ انسان بھوکا اور پیاسا ہوتا ہے، پانی سامنے ہوتا ہے، کھانا موجود ہوتا ہے، مگر وہ صرف اس لیے ہاتھ روک لیتا ہے کہ اس کا رب اسے روزے کی حالت میں اس سے منع فرماتا ہے۔ یہ تربیت انسان کو بتاتی ہے کہ ”میں چاہتا ہوں“ اور ”میں کرسکتا ہوں“ کے باوجود ”میں نہیں کروں گا“ کہنا بھی ایمان کی قوت ہے۔ طاقت کا مفہوم بھی ہمیں ازسرِ نو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ عام تصور یہ ہے کہ طاقتور وہ ہے جو اپنی ہر خواہش پوری کرسکے، جو غصے کا اظہار کرسکے، جو جسے چاہے جواب دے، جو دولت ملتے ہی خرچ کردے اور جس چیز کی طرف دل مائل ہو اسے حاصل کرلے۔ لیکن نبوی تعلیم انسان کو طاقت کا دوسرا مفہوم عطا کرتی ہے۔ حدیثِ مبارک کا مفہوم ہے کہ حقیقی طاقتور وہ نہیں جو کشتی میں دوسرے کو پچھاڑ دے، بلکہ حقیقی طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب؛ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب) اس تعلیم میں نفس پر غلبے کو جسمانی غلبے سے بلند قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ دوسرے کو زیر کرنا آسان ہوسکتا ہے، مگر اپنے اندر اٹھنے والے طوفان کو روک لینا بڑی مجاہدہ طلب کیفیت ہے۔

قرآنِ کریم انسان کو نفس کی بے لگام پیروی سے بچاتے ہوئے یہ حقیقت بھی سمجھاتا ہے کہ خواہش اگر حق کے تابع نہ رہے تو انسان اپنے لیے معیارِ حق قائم کرنے لگتا ہے۔ قرآن کا مفہوم ہے: ”کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا؟“ (الجاثیہ: 23) یہ آیت انسان کے سامنے ایک نہایت سنگین باطنی حقیقت رکھتی ہے۔ خواہش کو معبود بنانے کا مطلب یہ نہیں کہ انسان زبان سے اسے خدا کہتا ہے، بلکہ یہ کہ جب خواہش اور اللہ کے حکم میں ٹکراؤ پیدا ہو اور انسان مسلسل خواہش کو ترجیح دیتا رہے تو عملی زندگی میں خواہش اس کے فیصلوں کی حاکم بن جاتی ہے۔

یہاں توحید کی فکری معنویت مزید واضح ہوجاتی ہے۔ توحید صرف یہ ماننے کا نام نہیں کہ اللہ ایک ہے بلکہ اس یقین کا عملی تقاضا یہ بھی ہے کہ بندہ اپنی زندگی کے فیصلوں میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کرے۔ عبادت گاہ میں اللہ کو ماننا آسان ہے، لیکن بازار میں اللہ کے حکم کو ماننا، تجارت میں اللہ کے حکم کو ماننا، تنہائی میں اللہ کے حکم کو ماننا، غصے میں اللہ کے حکم کو ماننا، شہوت کے موقع پر اللہ کے حکم کو ماننا، مال کے معاملے میں اللہ کے حکم کو ماننا اور شہرت کے وقت اللہ کی رضا کو مقدم رکھنا توحید کے عملی ثمرات ہیں۔ آج کے عہد میں یہ امتحان مزید پیچیدہ ہوگیا ہے۔ اسمارٹ فون کی ایک چھوٹی سی اسکرین انسان کے سامنے خواہشات کی ایک وسیع دنیا کھول دیتی ہے۔ ایک تصویر، نگاہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے، ایک اشتہار خریداری کا شوق پیدا کرتا ہے، کسی دوسرے کی آسائش بھری زندگی دیکھ کر حسد جنم لیتا ہے، کسی کے ہزاروں پیروکار دیکھ کر شہرت کی پیاس بڑھتی ہے، کسی کی کامیابی دیکھ کر انسان اپنی نعمتوں کو بھولنے لگتا ہے۔ یوں انسان کی خواہشات کو بیدار رکھنے کے ذرائع اس کے ہاتھ میں ہر وقت موجود ہیں۔ اس صورتِ حال میں نفس کی تربیت محض درس گاہ یا مسجد کا موضوع نہیں رہی موبائل کی اسکرین بھی انسان کے باطن کی تربیت یا تخریب میں شریک ہوگئی ہے۔ انسان کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے، کس کو دیکھ رہا ہے، کس چیز کو بار بار دیکھ رہا ہے اور کون سی چیزیں اس کے دل میں بے جا خواہشات پیدا کررہی ہیں۔ نگاہ محض ایک حسی عمل نہیں، اس کے اثرات دل تک پہنچتے ہیں۔ اسی لیے قرآن نے اہلِ ایمان کو نگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ قرآنِ کریم کا مفہوم ہے: ”ایمان والے مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔“ (النور: 30) نگاہ کی حفاظت دراصل خواہش کی حفاظت بھی ہے، کیونکہ بہت سی خواہشات پہلے نگاہ میں داخل ہوتی ہیں، پھر خیال بنتی ہیں، پھر میلان پیدا کرتی ہیں اور آخرکار عمل کا تقاضا کرنے لگتی ہیں۔ اسی طرح غصہ بھی نفس کی ایک بڑی آزمائش ہے۔ آدمی کو کوئی بات ناگوار گزرتی ہے، نفس کہتا ہے کہ فوراً جواب دو، اپنی برتری ثابت کرو، سامنے والے کو خاموش کردو، سخت الفاظ استعمال کرو۔ مگر مومن رک جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر قدرت کے استعمال کا مطلب یہ نہیں کہ اسے استعمال کرنا ضروری بھی ہے۔ قرآنِ کریم اہلِ تقویٰ کی صفات بیان کرتے ہوئے غصہ پی جانے اور لوگوں سے درگزر کرنے کا ذکر کرتا ہے۔ (سورۂ آلِ عمران، آیت 134) اس میں انسان کے لیے یہ درس ہے کہ اصل کامیابی دوسروں پر اپنی قوت آزمانا نہیں بلکہ اپنی قوت کو اللہ کے حکم کے تابع رکھنا ہے۔ اسی طرح مال کی خواہش بھی انسان کو آزما سکتی ہے۔ ضرورت اور حرص کے درمیان ایک باریک مگر بنیادی فرق ہے۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد بھی اگر انسان کے اندر ”مزید“ کی ایسی پیاس پیدا ہوجائے جو اسے حلال و حرام کی تمیز بھلا دے تو مال نعمت کے بجائے آزمائش بن جاتا ہے۔ بعض لوگ حرام کمائی کے مواقع کو اس لیے قبول کرتے ہیں کہ انہیں لگتا ہے کہ ”موقع دوبارہ نہیں ملے گا“۔ یہاں بھی اصل مسئلہ علم کی کمی نہیں، ترجیح کا ہے۔ بندہ جانتا ہے کہ حرام حرام ہے، لیکن وقتی منفعت اس کے لیے آخرت کے نقصان سے زیادہ اہم ہوجاتی ہے۔ انسان کو اپنے نفس کے ساتھ ایک اور دھوکے سے بھی بچنا چاہیے: ”میرا دل صاف ہے۔“ دل کی صفائی ایک عظیم نعمت ہے، مگر صاف دل کا دعویٰ عمل کی اصلاح سے بے نیاز نہیں کرسکتا۔ اگر زبان دوسروں کو زخمی کررہی ہو، نگاہ حرام کی طرف جارہی ہو، معاملات میں خیانت ہورہی ہو، عبادت میں سستی ہو اور حقوق العباد پامال ہورہے ہوں تو محض دل کی صفائی کا دعویٰ کافی نہیں۔ ایمان انسان کے باطن کو سنوارتا ہے اور اس کے آثار کردار میں ظاہر ہوتے ہیں۔

انسان کو اپنے نفس سے نفرت کرنے کے بجائے اسے تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ مسلسل اپنے آپ کو برا کہتے رہنا اصلاح نہیں۔ ”میں بہت خراب ہوں“، ”میں کبھی نہیں بدل سکتا“، ”میرا نفس ناقابلِ اصلاح ہے“؛ یہ خیالات انسان کو مایوسی میں مبتلا کرسکتے ہیں۔ بندے کو اپنی کمزوری تسلیم کرنی چاہیے، مگر اسے اپنی شناخت اور تقدیر نہیں بنالینا چاہیے۔ قرآن کا مفہوم ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ (الزمر: 53) گناہ کے بعد واپسی کا دروازہ کھلا ہے، لیکن واپسی کے لیے انسان کو اپنے نفس کے بہانوں سے نکل کر سچی توبہ کی طرف آنا ہوگا۔ نفس کی تربیت بڑے بڑے دعووں سے نہیں، چھوٹے چھوٹے فیصلوں سے ہوتی ہے۔ غصہ آئے اور انسان چند لمحے خاموش ہوجائے، حرام منظر سامنے آئے اور نگاہ پھیر لے، فضول خریداری کا شوق پیدا ہو اور آدمی ایک دن انتظار کرلے، موبائل ہاتھ میں ہو اور انسان غیر ضروری اسکرولنگ روک دے، غیبت شروع ہو اور گفتگو کا رخ بدل دے، تعریف کی خواہش پیدا ہو اور انسان کوئی ایسی نیکی کرلے جس کا علم صرف اللہ کو ہو؛ یہ بظاہر معمولی فیصلے ہیں، مگر یہی فیصلے شخصیت کے اندر ضبط پیدا کرتے ہیں۔ ہر مرتبہ نفس کی بات مان لینے سے نفس مزید جری ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنے آپ کو مسلسل یہ سکھاتا رہے کہ ”دل نے چاہا تو میں نے کرلیا“ تو نفس کو یقین ہوجاتا ہے کہ وہ جب چاہے گا انسان کو اپنے پیچھے چلائے گا۔ اس کے برعکس جب انسان کبھی جائز خواہش کو بھی نظم و ضبط میں رکھتا ہے تو اس کے اندر ارادے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ وہ اپنے نفس کو بتاتا ہے کہ تم میری زندگی کے مالک نہیں، تمہیں اللہ کے حکم کے تابع رہنا ہوگا۔ یہاں ایک نہایت اہم سوال سامنے آتا ہے: ”اگر مجھے اپنی خواہش اور اللہ کی رضا میں سے ایک کو ترجیح دینی پڑے تو میں کس کو ترجیح دوں گا؟“ اس سوال کا جواب ہماری تقریروں سے نہیں، ہماری خلوتوں سے ملے گا۔ ہماری خریداری سے، ہماری نگاہ سے، ہماری زبان سے، ہمارے موبائل سے، ہمارے غصے سے، ہماری کمائی سے، ہماری پوشیدہ عادتوں سے اور ان فیصلوں سے جنہیں دنیا نہیں دیکھتی۔ انسان کا اصل تعارف اس وقت ہوتا ہے جب اسے اختیار حاصل ہو اور کوئی دوسرا انسان اس کے عمل کا نگران نہ ہو۔ اصلاح کا آغاز دوسروں کو بدلنے سے نہیں بلکہ اپنے نفس کو پہچاننے سے ہوتا ہے۔ ہم معاشرے کی خرابیوں کا ذکر کرسکتے ہیں، دوستوں کی کمزوریوں کی نشاندہی کرسکتے ہیں، سوشل میڈیا کو موردِ الزام ٹھہرا سکتے ہیں، زمانے کی خرابیوں پر گفتگو کرسکتے ہیں، لیکن اگر ہم نے اپنے نفس کی نگرانی نہیں کی تو یہ ساری گفتگو محض خارجی تنقید رہ جائے گی۔ انسان پورے معاشرے کو اپنے مطابق نہیں ڈھال سکتا، مگر اپنی نگاہ، اپنی زبان، اپنی صحبت، اپنے وقت، اپنی ترجیحات اور اپنے فیصلوں کو ضرور سنوار سکتا ہے۔ توحید کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر شعبے میں ایک ہی حاکم کو تسلیم کرے۔ مسجد میں اللہ، بازار میں نفس؛ یہ تقسیم مومن کی زندگی کے شایانِ شان نہیں۔ عبادت میں اللہ کی رضا اور معاملات میں خواہش کی حکمرانی ایک داخلی تضاد ہے۔ حقیقی توحید اس وقت نمایاں ہوتی ہے جب بندہ اپنی خواہش کے خلاف بھی اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کردے۔ اسے معلوم ہو کہ جو چیز اللہ نے منع کی ہے وہ خواہ اسے کتنی ہی پسند کیوں نہ ہو، اس کے لیے چھوڑنا ضروری ہے اور جو چیز اللہ نے پسند فرمائی ہے وہ خواہ نفس پر کتنی ہی گراں کیوں نہ ہو، اسے اختیار کرنا ہی بندگی ہے۔ انسان کو آج سے اپنے اندر ایک چھوٹی سی مشق شروع کرنی چاہیے۔ اپنی ہر خواہش کو فوراً پورا کرنے کے بجائے کبھی خود سے کہنا چاہیے: ”میں چاہتا ہوں، مگر ضروری نہیں کہ میں اسے کروں۔“ غصے کے وقت کہنا چاہیے: ”میں جواب دے سکتا ہوں، مگر ضروری نہیں کہ دوں۔“ موبائل اٹھاتے وقت پوچھنا چاہیے: ”کیا مجھے واقعی اس کی ضرورت ہے؟“ خریداری سے پہلے سوچنا چاہیے: ”یہ ضرورت ہے یا محض خواہش؟“ تنہائی میں اپنے آپ سے کہنا چاہیے: ”اگر کوئی انسان مجھے نہیں دیکھ رہا تو بھی اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔“ یہ جملے محض الفاظ نہیں، نفس کی تربیت کے ابتدائی مراحل ہیں۔

آخر کار انسان کو یہ حقیقت سمجھنی ہوگی کہ دنیا میں سب سے بڑی فتح دوسروں کو شکست دینا نہیں، اپنے نفس کو اللہ کی بندگی میں لے آنا ہے۔ جس شخص نے غصے کے باوجود اپنے ہاتھ روک لیے، حرام کے باوجود اپنی نگاہ جھکالی، مال کے باوجود حرام سے اجتناب کیا، بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود عفو و درگزر اختیار کیا، شہرت کے امکان کے باوجود اخلاص کو ترجیح دی اور تنہائی میں بھی اپنے رب کی نگرانی کو یاد رکھا، اس نے اپنے نفس پر ایک بڑی فتح حاصل کی۔ خواہش اگر حاکم بن جائے تو انسان کو وہاں لے جاتی ہے جہاں اس کا علم اسے جانے سے روکتا ہے؛ اور اگر خواہش اللہ کے حکم کی تابع بن جائے تو یہی انسانی قوت زندگی کو پاکیزہ، متوازن اور بامقصد بنادیتی ہے۔ اس لیے اصل سوال یہ نہیں کہ ہمارے اندر خواہشات کیوں ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہماری خواہشات کا حاکم کون ہے؟ کیا ہم اپنی خواہش کو چلا رہے ہیں یا خواہش ہمیں چلا رہی ہے؟ کیا ہم اپنے نفس کو حکم دے رہے ہیں یا ہمارا نفس ہمیں حکم دے رہا ہے؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جب اللہ کا حکم اور نفس کی خواہش آمنے سامنے آجائیں تو ہماری زندگی کس کے سامنے جھکتی ہے؟ کامیابی اس شخص کے لیے ہے جو اپنے نفس کو پاکیزہ بنائے اور ناکامی اس کے لیے ہے جو اسے آلودہ کردے۔ (الشمس: 9-10) پس نفس کی تربیت کوئی ثانوی موضوع نہیں، بلکہ انسان کی روحانی تعمیر کا بنیادی مسئلہ ہے۔ توحید اسی تعمیر کی بنیاد ہے، تقویٰ اس کی حفاظت ہے اور مجاہدہ نفس اس کا عملی راستہ۔ شاید ہمیں اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ یہ سوال پوری دیانت داری سے کرنا چاہیے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں یا اپنی خواہش کا؟ زبان شاید فوراً جواب دے دے لیکن زندگی کا ہر گوشہ اس جواب کی تصدیق کرتا ہے یا تردید۔ اگر ہم اس سوال کے سامنے چند لمحے خاموش کھڑے ہوجائیں تو ممکن ہے ہمیں اپنے اندر ایسی غلامیاں دکھائی دینے لگیں جنہیں ہم مدتوں سے آزادی کا نام دیتے آئے ہیں اور یہی وہ مقام ہے جہاں توحید محض عقیدہ نہیں رہتی بلکہ انسان کے باطن میں انقلاب کا آغاز کرتی ہے۔

غزلہ

جب پیار نہیں ہے تو بھلا کیوں نہیں دیتے
خط کس لئے رکھے ہیں جلا کیوں نہیں دیتے

کس واسطے لکھا ہے ہتھیلی پہ مرا نام
میں حرف غلط ہوں تو مٹا کیوں نہیں دیتے

للّٰلہ شب و روز کی الجھن سے نکالو
تم میرے نہیں ہو تو بتا کیوں نہیں دیتے

رہ رہ کے نہ تڑپاؤ اے بے درد مسیحا
ہاتھوں سے مجھے زہر پلا کیوں نہیں دیتے

جب اس کی وفاؤں پہ یقیں تم کو نہیں ہے
حسرتؔ کو نگاہوں سے گرا کیوں نہیں دیتے

حسرت جے پوری

شہید فکر و قلم مولوی محمد باقر دہلوی، یومِ وفات پر خاص پیشکش

سید قمر عباس قنبر نقوی

مولوی محمد باقر نہ صرف ایک استاد، عالمِ دین اور خطیب تھے بلکہ ایک نہایت جری، صاحبِ بصیرت اور زندہ ضمیر صحافی بھی تھے۔ اردو زبان کے اولین اخبارات میں نمایاں مقام رکھنے والے ’دہلی اردو اخبار‘ کے بانی اور مدیر مولوی محمد باقر دہلوی کو انگریزوں نے ظلم و بربریت کا نشانہ بناتے ہوئے بزدلانہ انداز میں 16 ستمبر 1857ء کو 77 سال کی عمر میں گولی مار کر شہید کردیا تھا۔ شہید مولوی باقر 1857ء کی تحریکِ آزادی کے ان جیالے سپاہیوں میں شامل تھے جنہوں نے تلوار کے بجائے قلم، فکر اور صحافت کو اپنا ہتھیار بنایا اور ہندوستانیوں میں غلامی کے خلاف آزادی کا شعور بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ برطانوی حکومت کے نزدیک مولوی محمد باقر کا یہی ’قصور‘ تھا کہ انہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے ہندوستان کی تحریکِ آزادی میں روح پھونکی، سپاہیوں اور عوام کے حوصلے بلند کیے اور انہیں برطانوی اقتدار کے خلاف متحد ہونے کا پیغام دیا۔ ان کا اخبار ’دہلی اردو اخبار‘ محض خبروں کا مجموعہ نہیں تھا بلکہ اس دور میں آزادیٔ فکر، حریتِ وطن اور مزاحمت کی ایک مضبوط آواز بن چکا تھا۔ مولوی محمد باقر نے ہندوستان پر انگریزوں کے غاصبانہ تسلط، ظلم و جبر، استحصال اور سامراجی عزائم کے خلاف اپنے قلم کو محاذِ جنگ کا دلیر سپاہی اور مضبوط ہتھیار بنایا۔ ان کی بے باک، بے خوف اور بے لاگ صحافت نے انہیں اردو صحافت کی تاریخ میں ایک منفرد اور بلند مقام عطا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں بجا طور پر تحریکِ آزادی میں اردو صحافت کا پہلا شہید قرار دیا جاتا ہے۔ مولوی سید محمد باقر دہلوی 1780ء میں دہلی میں درگاہ پنجہ شریف کے قریب سادات کے ایک معزز دینی، علمی و ادبی خانوادے میں مولوی سید اکبر علی کے گھر پیدا ہوئے۔ مولوی سید اکبر علی اپنے عہد کے معتبر عالمِ دین، خطیب اور استاد تھے۔ ان کا اپنا مدرسہ تھا جہاں بڑی تعداد میں طلبہ دینی و علمی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مولوی محمد باقر نے اردو، فارسی، عربی، فقہ، منطق اور تفسیر جیسے علوم اپنے والدِ بزرگوار سے حاصل کیے، اور اپنی غیر معمولی ذہانت اور علمی استعداد کے باعث ان علوم پر اچھی دسترس حاصل کی۔ بعد ازاں 1825ء میں تعلیم کے لیے دہلی کالج آئے اور تعلیم کی تکمیل کے بعد 1828ء میں دہلی کالج میں ہی استاد مقرر ہوگئے۔ وہاں سے کلکٹری میں آگئے، جہاں ترقی پاکر تحصیل دار دہلی کے عہدے پر فائز ہوئے۔ مولوی محمد باقر نہ صرف ایک استاد، عالمِ دین اور خطیب تھے بلکہ ایک نہایت جری، صاحبِ بصیرت اور زندہ ضمیر صحافی بھی تھے۔ وہ اردو کے معروف شاعر، صاحبِ طرز ادیب اور ’آبِ حیات‘ کے مصنف شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد کے والدِ معظم بھی تھے۔ اس علمی خانوادے کی خوش بختی تھی کہ اس کے افراد نے جس میدان میں بھی خلوص، محنت اور دیانت کے ساتھ قدم رکھا، اپنی صلاحیتوں کے باعث نمایاں مقام حاصل کیا۔ مولوی محمد باقر کی زندگی بھی اسی علمی اور فکری روایت کا روشن تسلسل ہے۔ 1836ء میں حکومت کی جانب سے اخبار کی اشاعت کی اجازت ملنے کے بعد مولوی محمد باقر نے سرکاری ملازمت سے سبکدوشی اختیار کی اور اردو زبان کا ہفت روزہ ’دہلی اخبار‘ جاری کیا، جو بعد میں ’دہلی اردو اخبار‘ کے نام سے معروف ہوا۔ آپ کا یہ فیصلہ محض ایک اخبار جاری کرنے کا فیصلہ نہیں تھا بلکہ ایک ایسے دور میں قلم کو عوامی بیداری کا وسیلہ بنانے کا فیصلہ تھا جب اظہارِ رائے کی آزادی محدود اور سامراجی اقتدار اپنی گرفت مضبوط کرنے میں مصروف تھا۔ چنانچہ 1857ء کی تحریکِ آزادی کے دوران مولوی محمد باقر نے اپنے اخبار کے صفحات کو آزادی کی جدوجہد کے لیے وقف کردیا۔ ان کی تحریروں نے مجاہدین کے حوصلے بلند کیے اور عوام میں آزادی کا جذبہ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس تاریک دور میں جب اردو کے بڑے بڑے قلم ظالم انگریزوں کی حمایت اور مجاہدینِ آزادی کی پاک تحریک کو ناجائز قرار دینے میں مصروف تھے، مولوی محمد باقر نے حق گوئی اور حریتِ فکر کا راستہ اختیار کیا۔ شہید باقر اپنے اخبار میں ایسے مضامین اور تحریریں شائع کرتے جو برطانوی اقتدار کے خلاف مجاہدینِ آزادی کے حوصلوں کو بلند رکھنے میں اہم رول ادا کرسکیں، وہیں دوسری جانب وہ اپنے قلم اور کردار سے یہ ثابت کررہے تھے کہ اُن کے یہاں حُبِ وطنی کو نصف ایمان کا درجہ حاصل ہے۔ مولوی محمد باقر کی صحافت کا ایک اہم پہلو یہ بھی تھا کہ انہوں نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں مختلف طبقات اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو متحد کرنے اور باہمی اختلافات کو کم کرنے کی کوشش کی۔ ان کے نزدیک وطن کی آزادی ایک مشترکہ مقصد تھا، جس کے لیے ہندوستان کے تمام شہریوں کو متحد ہونا چاہیے تھا۔ مولوی محمد باقر دہلوی کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے معروف صحافی اور مصنف معصوم مرادآبادی لکھتے ہیں کہ ”مئی 1857ء میں جب دہلی کے اندر مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی قیادت میں آزادی کا صور پھونکا گیا اور انگریز سامراج کی چولیں ہلنے لگیں تو جن لوگوں نے سپاہیوں کے حوصلوں اور امنگوں کو اپنی

بھارت نے سلامتی کونسل میں 11/9 کے

القاعدہ رہنماؤں کو مبینہ پناہ دینے پر پاکستان کو ہدف تنقید بنایا

اقوام متحدہ: بھارت نے پاکستان کی ان عناصر کے ساتھ روابط پر مذمت کی ہے جنہیں انسانیت کے بدترین افراد قرار دیا گیا یعنی وہ القاعدہ دہشت گرد جنہوں نے 25 سال قبل 11 ستمبر کے حملوں میں امریکہ میں ہزاروں افراد کو ہلاک کیا تھا۔گزشتہ ہفتے سلامتی کونسل کے وفد کی جانب سے 9/11 کی یادگار کے دورے کا حوالہ دیتے ہوئے، اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل مندوب پی ہریش نے بدھ (مقامی وقت) کو کہا، ان متاثرین کی یاد ہمیشہ اس عزم کے لیے تحریک کا باعث بنی رہے کہ نہ صرف ان تمام افراد کے خلاف لڑا جائے جو انسانیت کے لیے بدترین ہیں، بلکہ ان لوگوں کے خلاف بھی کارروائی کی جائے جو ان کے جرائم میں مدد، معاونت، مالی اعانت اور حمایت کرتے ہیں۔ سفارتی سطح پر، افغانستان کی صورتحال پر کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے پاکستان کا براہِ راست نام تو نہیں لیا، لیکن 9/11 حملے کے ذمہ دار القاعدہ کے ان دہشت گرد رہنماؤں کا ذکر کیا جنہیں اسلام آباد کی جانب سے مدد اور تحفظ حاصل تھا، تاکہ اس تعلق کو واضح کیا جا سکے۔ القاعدہ کے دہشت گردوں نے 11 ستمبر 2001 کو چار طیارے ہائی جیک کیے تھے اور ان میں سے دو کو نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور ایک کو واشنگٹن کے علاقے میں پینٹاگون سے ٹکرا دیا تھا۔ ایک اور طیارہ، جو غالباً واشنگٹن کی طرف جا رہا تھا، مسافروں کی جانب سے ہائی جیکرز پر قابو پانے کے بعد پنسلوانیا میں گر کر تباہ ہو گیا، جس سے منصوبہ بند حملہ ناکام ہو گیا۔ ہریش نے پاکستان، القاعدہ اور بھارت پر حملے کرنے والے دہشت گردوں کے درمیان قائم دہشت گردی کے گٹھ جوڑ کی جانب بھی توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا، وہی سازگار ماحول جس نے 9/11 کے منصوبہ سازوں کو پناہ دی تھی، اس کے بعد کے برسوں میں بھی القاعدہ کے ذیلی گروہوں جیسے کہ لشکرِ طیبہ اور جیشِ محمد اور ان جیسے دیگر گروہوں کو جگہ، حمایت اور بلا روک ٹوک سرگرمیوں کا موقع فراہم کرتا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ گروہ کونسل کی پابندیوں سے بچنے کے لیے مختلف شناختوں کا استعمال کرتے ہوئے اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں، اور ان کا دہشت گردی کی تربیت کا بنیادی ڈھانچہ بھی بغیر کسی روک ٹوک کے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی برادری کو ایسی پناہ گاہوں کے مسلسل وجود کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مزید ایسے افراد کسی ملک یا اس کے شہریوں پر مسلط نہ کیے جائیں اور کوئی بھی اپنے خاندان اور پیاروں سے محروم نہ ہو۔ لشکرِ طیبہ نے 2008 میں ممبئی میں قتلِ عام کیا، اور اس کے ذیلی گروہ دی ریزسٹنس فرنٹ نے 2025 میں پہلگام میں سیاحوں پر مذہبی بنیادوں پر کیے گئے حملے کی ذمہ داری قبول کی؛ جبکہ گزشتہ کئی دہائیوں کے دوران پاکستان میں موجود گروہوں کی جانب سے متعدد دیگر حملے بھی کیے گئے ہیں۔ ہریش نے کونسل کو یاد دلایا کہ 9/11 کے حملوں کو ممکن بنانے کے لیے القاعدہ کے دہشت گردی کے نیٹ ورک نے اپنے اتحادیوں کے ذریعے افغانستان سے باہر بھی اپنی تزویراتی گہرائی قائم کی تھی اور القاعدہ کے وہ رہنما جنہوں نے 9/11 کے ان حملوں کی منصوبہ بندی اور ہدایت کاری کی تھی، وہ کسی غیر حکومتی عملداری والے سرحدی علاقے کے ویرانوں میں چھپ کر انصاف کے کٹہرے سے بچ نہیں سکے۔

برکس نئی دہلی اعلامیہ کی متفقہ منظوری

بھارت پر دنیا کے اعتماد کی علامت ہے: وزیراعظم مودی

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے جمعرات کو کہا کہ برکس سربراہی اجلاس میں نئی دہلی اعلامیہ کی متفقہ منظوری بھارت پر دنیا کے بڑھتے ہوئے اعتماد کا ایک بڑا ثبوت ہے۔ وزیراعظم مودی نے یہ بات اپنی سالگرہ کے موقع پر نئی دہلی میں سیمی کون انڈیا کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ نئی دہلی میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس کے دوران، ایران اور متحدہ عرب امارات کے درمیان جغرافیائی سیاسی تعطل کو حل کرنے کے لیے رات بھر جاری رہنے والے مذاکرات کے بعد بھارت□ نئی دہلی اعلامیہ ※ کی متفقہ منظوری حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ بھارت کی اقتصادی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم مودی نے کہا کہ ملک کی سہ ماہی جی ڈی پی رپورٹ ستمبر میں جاری کی گئی تھی اور مشکل دور کے باوجود بھارت نے 8.7 فیصد کی شرح نمو ریکارڈ کی۔ وزیراعظم مودی نے کہا، "بھارت کی سہ ماہی جی ڈی پی رپورٹ ستمبر ہی میں جاری کی گئی تھی، اور اس مشکل دور میں بھی بھارت نے 8.7 فیصد کی شرح نمو حاصل کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسی عرصے کے دوران جاپان کی کریڈٹ رینگ ایجنسی نے بھارت کی خودمختار کریڈٹ ریٹنگ کو بہتر بنایا، جسے انہوں نے تقریباً تین دہائیوں یا تقریباً 35 سال بعد ہونے والی ایک اہم پیش رفت قرار دیا۔ وزیراعظم مودی نے کہا، "ایک طرف بھارت کی معیشت ترقی کر رہی ہے۔ دوسری طرف، بھارت پر دنیا کا اعتماد بھی بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے حال ہی میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے بھارت پر بڑھتے ہوئے بین الاقوامی اعتماد کی ایک اور مثال قرار دیا۔ یہ سربراہی اجلاس تین دن قبل نئی دہلی میں بھارت کی میزبانی میں اختتام پذیر ہوا تھا۔ وزیراعظم مودی نے ستمبر میں ہونے والی دیگر پیش رفتوں پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا، "اسی ماہ ستمبر میں، ٹھیک 10 دن قبل، ممبئی میں گلوبل فن ٹیک فیسٹ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں اسپیڈٹک اے آئی، ٹوکنائزیشن اور کوانٹم ٹیکنالوجی کے ذریعے سب کو شامل کرنے والے مالیاتی نظام پر بات چیت کی گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسی عرصے کے دوران بھارت میں ڈیڈ یکیٹڈ فریٹ کوریڈور کا تقریباً 3,000 کلومیٹر طویل حصہ مکمل طور پر فعال ہو گیا۔ بھارت کی اقتصادی ترقی کا اعادہ کرتے ہوئے وزیراعظم مودی نے کہا، اسی عرصے کے دوران بی یعنی ستمبر ہی میں بھارت کی سہ ماہی جی ڈی پی رپورٹ جاری کی گئی۔ اس مشکل دور میں بھی بھارت نے 8.7 فیصد کی شرح نمو حاصل کی اور اسے ثابت کر دکھایا۔

جمیکا اور بھارت شانہ بشانہ اور باہمی تعاون کے ساتھ کھڑے ہیں

دفاعی نظام آئرن ڈوم ناکام، اسرائیل کے اسٹریٹیجک شہروں دیمونا اور عراد پر ایران نے درجنوں بیلسٹک میزائل داغے، بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان

نئی دہلی: بھارت میں جمیکا کے ہائی کمشنر جیسن کیٹس میتھیو ہال نے جمیکا اور بھارت کے درمیان دیرینہ تعلقات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں ممالک کثیر الجہتی فورمز پر شانہ بشانہ اور باہمی تعاون کے ساتھ کھڑے ہیں اور بین الاقوامی تنظیموں کے اندر بامعنی تبدیلی لانے کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں۔ بدھ کے روز میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ہال نے کہا، یہ تعلقات 200 سال سے زائد عرصے پر محیط ہیں، اور حجم اور رقبے میں نمایاں فرق کے باوجود جمیکا اور بھارت کے درمیان بہت سی مشترکات پائی جاتی ہیں۔ کثیر الجہتی فورمز پر جمیکا اور بھارت شانہ بشانہ اور باہمی تعاون کے ساتھ کھڑے ہو کر ناانصافی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں اور کثیر الجہتی نظام اور بین الاقوامی تنظیموں کے اندر بامعنی تبدیلی لانے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ یہ ایک انتہائی مضبوط تعلق ہے۔" جمیکا کے ہائی کمشنر نے وزیراعظم نریندر مودی کو سالگرہ کی مبارکباد بھی پیش کی اور اس موقع پر جمیکا کا مخصوص جملہ "پی بلیسڈ ارتھ سٹرانگ" استعمال کیا۔ انہوں نے کہا، جمیکا میں ہم صرف پی برتھ ڈے نہیں کہتے؛ ہم پی بلیسڈ ارتھ سٹرانگ کہتے ہیں کیونکہ یہ اس دن کی نشاندہی کرتا ہے جب کوئی شخص اس دنیا میں آتا ہے۔ میں بھارت کے وزیر اعظم نریندر مودی کو محبت کے ساتھ سالگرہ کی پُرتپاک اور دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پورے جمیکا کی جانب سے پی بلیسڈ ارتھ سٹرانگ کہتا ہوں۔ اس سے قبل مئی میں، بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمیکا کا دورہ کیا تھا، جو کسی بھی بھارتی وزیر خارجہ کا اس کیریبین ملک کا پہلا دو طرفہ دورہ تھا۔ دورے کے دوران، جے شنکر نے جمیکا کے وزیر اعظم اینڈریو ہولنس اور وزیر خارجہ کامینا جانسن سمتھ کے ساتھ وسیع پیمانے پر بات چیت کی۔ ان مذاکرات میں دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا اور صحت، بنیادی ڈھانچے، ڈیجیٹلائزیشن، زراعت، تعلیم، سیاحت اور صلاحیت سازی کے شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ دورے کے دوران، دونوں فریقین نے صحت کے شعبے میں تعاون، ہیولاسن شیئرر بلڈنگ کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے اور نشریات (براڈ کاسٹنگ) کے شعبوں میں مفاہمت کی تین یادداشتوں پر دستخط کیے۔ دونوں فریقین نے ڈیجیٹل تبدیلی، ثقافت، کھیل اور ڈیجیٹل ادائیگیوں کے اقدامات میں ہونے والی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا، جو بھارت اور جمیکا کے درمیان تعاون کے بڑھتے ہوئے دائرہ کار کی عکاسی کرتا ہے۔

سیمیکون انڈیا 2.0 میں 200 چپ ڈیزائن کمپنیوں کو فروغ دینے کا ہدف: ویشنو

سیمیکون انڈیا 2.0 کے چھٹے شعبے کے بارے میں ویشنو نے کہا کہ اس کا مرکز ہنرمند افرادی قوت کی تیاری ہوگا۔

نئی دہلی: مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے جمعرات کے روز کہا کہ سیمیکون انڈیا 2.0 کے تحت ہندوستان میں سیمی کنڈکٹر سے متعلق مختلف ضروریات کے لیے چپس ڈیزائن کرنے والے کم از کم 200 اسٹارٹ اپس اور کمپنیوں کو فروغ دینے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ سیمیکون انڈیا 2026 کے دوران ویشنو نے کہا، سیمیکون 2.0 میں ہمارا ہدف کم از کم 200 اسٹارٹ اپس اور کمپنیوں کو شامل کرنا ہے، جو ہندوستان میں سیمی کنڈکٹر کی مختلف ضروریات کے لیے چپس ڈیزائن کریں گی۔ انہوں نے بتایا کہ سیمیکون انڈیا 1.0 میں 105 اسٹارٹ اپس نے حصہ لیا تھا، جن میں سے تقریباً 20 کو مجموعی طور پر 800 کروڑ روپے کی وینچر کیپیٹل سرمایہ کاری حاصل ہوئی۔ ویشنو نے کہا کہ سیمیکون انڈیا 2.0 کا دوسرا اہم شعبہ مشینوں اور خام مال پر توجہ مرکوز کرے گا۔ ان کے مطابق، تقریباً 5 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا گیا ہے، جس سے ملک میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ وزیر کے مطابق تیسرا شعبہ ڈسپلے، میموری، سیلیکان، کمپاؤنڈ اور لاجک ٹیکنالوجی پر توجہ دے گا، جبکہ چوتھا شعبہ جدید پیکیجنگ یونٹس کی تیاری سے متعلق ہوگا۔ انہوں نے کہا، اوڈیشہ میں تھری ڈی پیکیجنگ یونٹ پہلے ہی قائم کیا جا رہا ہے۔" ویشنو نے بتایا کہ پانچواں شعبہ تحقیق اور ترقی یعنی آر اینڈ ڈی پر توجہ مرکوز کرے گا۔ اس کے تحت صنعت کی جدید ضروریات سے متعلق منصوبے صنعت اور تعلیمی اداروں کے باہمی تعاون سے شروع کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا، یہ کام مکمل طور پر صنعت اور تعلیمی اداروں کی شراکت سے ہوگا۔ یہ کوئی الگ تھلگ تحقیق نہیں ہوگی بلکہ عملی ضرورتوں پر مبنی آر اینڈ ڈی ہوگی۔ سیمیکون انڈیا 2.0 کے چھٹے شعبے کے بارے میں ویشنو نے کہا کہ اس کا مرکز ہنرمند افرادی قوت کی تیاری ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ سیمیکون انڈیا 1.0 کے تحت 10 برسوں میں 85 ہزار ڈیزائن انجینئروں کو تربیت دینے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا، لیکن صرف چار برس میں 70 ہزار ڈیزائن انجینئروں کو تربیت دی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا، سیمیکون 2.0 میں ہمارا بڑا ہدف ٹیکنیشنز، کلین روم اور فیکٹری فلور کے لیے تربیت یافتہ افرادی قوت تیار کرنا ہوگا۔ ہمارا ہدف ایک لاکھ افراد کو تربیت دینا ہے۔ ویشنو کے مطابق، تربیت حاصل کرنے والے افراد کو ہندوستان میں قائم ہونے والی فیکٹریوں میں براہ راست روزگار ملے گا اور وہ عالمی سطح پر بھی ہنرمند افرادی قوت کا حصہ بن سکیں گے۔ سیمیکون انڈیا 172026 سے 19 ستمبر تک منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں صنعت سے رابطے، پالیسی سازی اور بین الاقوامی شراکت داری پر توجہ دی جا رہی ہے۔ وزارت الیکٹرانکس و انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مطابق اس کانفرنس کا انعقاد انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن، وزارت الیکٹرانکس و انفارمیشن ٹیکنالوجی اور عالمی صنعتی ادارے سیمی (SEMI) مشترکہ طور پر کر رہے ہیں۔ اس سال کانفرنس کا موضوع سلیکان سے سسٹم تک: ایک مکمل ایکوسسٹم کی تعمیر رکھا گیا ہے۔ وزارت کے مطابق تقریب میں 15 ہزار مربع میٹر کے رقبے میں 600 سے زیادہ نمائش کنندگان شامل ہیں، جن میں 300 بین الاقوامی کمپنیاں بھی شامل ہیں۔

بھارت نے اقوام متحدہ میں افغان شہریوں کی زبردستی واپسی پر تنقید کی

اقوام متحدہ: افغانستان کی صورتحال پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس کے دوران، بھارت نے لاکھوں افغان شہریوں کی زبردستی واپسی کی شدید مذمت کی اور عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ ایسے سازگار ماحول کا خاتمہ کرے جو بین الاقوامی دہشت گرد نیٹ ورکس کو پناہ فراہم کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل مندوب، سفیر پروتھانینی ہریش نے وطن واپس آنے والے افراد کی انسانی مشکلات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہم واپس آنے والے افغان شہریوں کی انسانی مشکلات پر اپنی گہری تشویش کا اعادہ کرتے ہیں۔ سیکرٹری جنرل کی رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ 2025 میں 29 لاکھ افغان شہری واپس بھیجے گئے، اور 22 اگست 2026 تک مزید 11 لاکھ 50 ہزار افغان شہریوں کی واپسی ہوئی، جن میں سے زیادہ تر کی واپسی زبردستی عمل میں لائی گئی۔" عالمی ردعمل میں پائے جانے والے تضاد کی نشاندہی کرتے ہوئے بھارتی مندوب نے مزید کہا اگر دنیا کے کسی اور خطے میں 30 لاکھ سے زائد افراد کی اس نوعیت کی زبردستی واپسی ہوتی تو جو نہ محفوظ ہوا اور نہ ہی باعزت بی تو اس کونسل میں سیاسی سطح پر شدید ردعمل سامنے آتا، بڑے پیمانے پر فوری انسانی امداد فراہم کی جاتی اور معاشرے میں ان کی بہتر بحالی اور انضمام کو یقینی بنانے کی کوششیں کی جاتیں۔ اس طرح کے ردعمل کا نہ ہونا موجودہ دور کی ایک افسوسناک عکاسی ہے۔ اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے کہ واپسی کا عمل رضاکارانہ، محفوظ اور باعزت ہونا چاہیے، بھارت نے رہائش، خوراک اور ضروری اشیاء کی فراہمی کے لیے اقوام متحدہ کے اداروں اور افغان حکام کے ساتھ اپنے فعال تعاون کا ذکر کیا، جس میں افغان وزارتِ مہاجرین و باز آبادکاری کو خاندانی خیموں کا حالیہ تحفہ بھی شامل ہے۔

30 ارب ڈالر کی چپ سازی مہم

بھارت کی عالمی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کی بڑی کوشش

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے بھارت کو عالمی سیمی کنڈکٹر صنعت کا اہم مرکز بنانے کے لیے سرمایہ کاروں اور دنیا کی بڑی چپ کمپنیوں کو ملک میں سرمایہ کاری اور شراکت داری کی دعوت دی ہے۔ نئی دہلی میں تین روزہ سیمی کون انڈیا 2026 اس وسیع حکمت عملی کو عالمی سطح پر پیش کرنے کا اہم پلیٹ فارم بن گیا ہے۔ بھارت سیمی کنڈکٹر اور الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کے لیے مجموعی طور پر تقریباً 30 ارب ڈالر کی سرکاری معاونت اور مراعات کے ذریعے اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ حال ہی میں مزید 9.1 ٹریلین روپے کی سہ ہدی کا اعلان کیا گیا، جبکہ ابتدائی سیمی کنڈکٹر پروگرام کے لیے تقریباً 10 ارب ڈالر مختص کیے گئے تھے۔ سیمی کون انڈیا میں 300 سے زیادہ عالمی کمپنیاں، 600 سے زائد نمائش کنندگان اور 150 سے زیادہ مقررین شرکت کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے مائیکرون، اے ایس ایم ایل، انفینیون، اپلائیڈ میٹریلز، ٹوکیو الیکٹرون، اے ایم ڈی، انٹیل اور ٹاٹا الیکٹرونکس سمیت بڑی کمپنیوں کے اعلیٰ عہدیداروں کے ساتھ بھی بات چیت کی ہے۔ بھارت کی سیمی کنڈکٹر مہم اب ابتدائی منصوبہ بندی سے نکل کر عملی پیداوار کی جانب بڑھ رہی ہے۔ ٹاٹا گروپ اور مروگپا گروپ نے چپس کی پیکیجنگ اور اسمبلی شروع کر دی ہے، جبکہ امریکی کمپنی مائیکرون نے بھی بھارت میں پیداوار شروع کر دی ہے۔ ٹاٹا گجرات میں ایک بڑی سیمی کنڈکٹر فیبریکیشن فیکٹری تعمیر کر رہا ہے، جس کے 2028 میں فعال ہونے کی توقع ہے۔ حکومت کی نئی سیمی کون 0.2 پالیسی کے لیے 275.1 ٹریلین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کے تحت چپ ڈیزائن، مشینری، خام مواد، تحقیق، نئی فیبریکیشن فیکٹریوں، جدید پیکیجنگ اور ہنرمند افرادی قوت کی تیاری پر توجہ دی جائے گی۔ بھارت کا اگلا بڑا چیلنج صرف چپس کی اسمبلی یا نسبتاً پرانی ٹیکنالوجی کے سیمی کنڈکٹر تک محدود رہنے کے بجائے جدید چپس اور ایڈوانسڈ پیکیجنگ میں اپنی صلاحیت بڑھانا ہے۔ عالمی سطح پر مصنوعی ذہانت، گاڑیوں، دفاع، ٹیلی کمیونیکیشن اور ڈیٹا سینٹرز میں چپس کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے باعث سیمی کنڈکٹر صنعت اب اقتصادی ترقی کے ساتھ اسٹریٹجک خود انحصاری کا بھی اہم میدان بن چکی ہے۔

مولانا بدرالدین اجمل نوگاؤں

لوک سبھا ضمنی انتخاب میں AIUDF کے امیدوار نامزد

گوہاٹی: آل انڈیا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (AIUDF) کی کور کمیٹی نے پارٹی کے صدر اور سابق رکن پارلیمان مولانا بدرالدین اجمل کو آسام کے 9-نوگاؤں پارلیمانی حلقے میں ہونے والے آئندہ لوک سبھا ضمنی انتخاب کے لیے پارٹی کا امیدوار نامزد کیا ہے۔ پارٹی کی جانب سے جاری کردہ باضابطہ پریس ریلیز کے مطابق AIUDF کی کور کمیٹی نے مولانا بدرالدین اجمل کی امیدواری کو منظوری دے دی ہے۔ یہ اعلامیہ پارٹی کے جنرل سکریٹری (انتظامیہ) اور سابق رکن اسمبلی حافظ بشیر احمد کے دستخط سے 15 ستمبر 2026 کو جاری کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ پارٹی کی جانب سے امیدواری کی نامزدگی کے بعد مولانا بدر الدین اجمل نے آج 16 ستمبر کو پرچۂ نامزدگی داخل کر دیا ہے۔ نوگاؤں لوک سبھا کی یہ نشست سابق کانگریسی رکن پارلیمان پردیوت بورڈولوئی کے استعفے کے بعد خالی ہوئی ہے۔ پردیوت بورڈولوئی نے کانگریس سے علیحدگی اختیار کر کے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شمولیت اختیار کی اور بعد ازاں آسام اسمبلی کے حلقۂ ڈسپور سے کامیابی حاصل کی، جس کے نتیجے میں نوگاؤں لوک سبھا نشست پر ضمنی انتخاب کی نوبت آئی ہے۔ مولانا بدرالدین اجمل آسام کی سیاست کی ایک معروف شخصیت، AIUDF کے صدر اور فی الحال بنا کانڈی حلقے سے رکن اسمبلی ہیں۔ وہ اس سے قبل دھوبڑی لوک سبھا حلقے کی مسلسل تین مرتبہ نمائندگی کر چکے ہیں۔ ان کی نامزدگی کے بعد نوگاؤں لوک سبھا ضمنی انتخاب میں مقابلہ مزید اہم اور دلچسپ ہو گیا ہے۔ نوگاؤں لوک سبھا حلقے کے لیے پولنگ 6 اکتوبر 2026 کو ہوگی، جب کہ ووٹوں کی گنتی 9 اکتوبر 2026 کو مقرر ہے۔ اس انتخاب میں بی جے پی، کانگریس، AIUDF اور دیگر جماعتوں کے امیدوار میدان میں ہیں، جس کے باعث حلقے میں سیاسی سرگرمیوں میں تیزی آنے کی توقع کی جا رہی ہے۔ AIUDF کی کور کمیٹی کے فیصلے کے بعد پارٹی نے نوگاؤں کے ضمنی انتخاب میں اپنے صدر کو براہِ راست میدان میں اتارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پارٹی نے عوام سے اپنے حق رائے دہی کے درست استعمال اور AIUDF کی کامیابی کے لیے دعا کی اپیل کی ہے۔

'اپینڈر رائے اردو کے سب سے بڑے دوست

بزمِ صحافت میں شاہنواز حسین نے کھل کر کی تعریف

شاہنواز حسین نے کہا، اردو کو بھلائے جانے کے دور میں اپینڈر رائے اسے آگے بڑھانے کے لیے کر رہے ہیں اہم کام، ان کی اردو سے محبت قابلِ تحسین ہے۔ نئی دہلی میں انڈیا انٹرنیشنل سینٹر میں منعقدہ 'بھارت ایکسپریس اردو' کے تیسرے نیشنل کانکلیو 'بزمِ صحافت' میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی ترجمان اور سابق مرکزی وزیر سید شاہنواز حسین نے اردو زبان اور 'بھارت ایکسپریس' کے سی ایم ڈی اپینڈر رائے کی بھرپور تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے وقت میں جب لوگ اردو کو بھولتے جا رہے ہیں، اپینڈر رائے نے اس زبان کو آگے بڑھانے کا بیڑا اٹھایا ہے، اسی لیے وہ ہندوستان میں اردو کے 'سب سے پہلے اور سچے دوست' ہیں۔ 'اپینڈر رائے کو جتنی مبارکباد دیں، کم ہے' کانکلیو میں شرکت کے بعد 'بھارت ایکسپریس' سے گفتگو کرتے ہوئے شاہنواز حسین نے کہا کہ اپینڈر رائے کو جتنی مبارکباد دی جائے، کم ہے۔ انہوں نے کہا، "بھائی اپینڈر رائے جی کو جتنی مبارکباد دیں، کم ہے۔ جتنے خوبصورت وہ انسان ہیں، اتنا ہی خوبصورت ان کا دل ہے۔ اردو سے ان کی بڑی محبت ہے۔ اسی لیے میں نے انہیں ہندوستان میں اردو کا سب سے پہلا دوست کہا ہے۔" شاہنواز حسین نے مزید کہا کہ آج اگر اردو کا کوئی سچا دوست ہے تو وہ اپینڈر رائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بدلتے دور میں جب لوگ اردو کو بھولتے جا رہے ہیں، ایسے وقت میں 'بھارت ایکسپریس' کے 'سچ، حوصلے اور عزم' کے اصول کے ساتھ اتنے بڑے قومی کانکلیو کا انعقاد اپنے آپ میں اہم ہے۔ اردو کو فروغ دینے اور معاشرے میں اس کی اہمیت سے متعلق سوال پر شاہنواز حسین نے اپنے مخصوص انداز میں کہا کہ اگر گفتگو کے دوران کوئی شخص اردو کے اچھے الفاظ استعمال کرے تو لوگ اسے فوراً پڑھا لکھا اور سنجیدہ سمجھنے لگتے ہیں۔ انہوں نے ماضی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پہلے کچھ لوگ گفتگو کے دوران ایک دو جملے انگریزی میں بول کر خود کو بہت بڑا عالم ظاہر کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ بچے تھے تو بعض لوگ ہاتھ میں انگریزی کا اخبار لے کر گھوما کرتے تھے تاکہ معاشرہ انہیں بہت پڑھا لکھا سمجھے۔ شاہنواز حسین کے مطابق وقت کے ساتھ یہ صورتحال بدل گئی ہے اور زبان کی خوبصورتی اور اظہار کی دلکشی میں اردو کے الفاظ کی اپنی ایک خاص اہمیت ہے۔ 17 ستمبر کو وزیراعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر جب شاہنواز حسین سے ان کے لیے پیغام دینے کو کہا گیا تو انہوں نے وزیراعظم کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ نریندر مودی نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کی حیثیت سے عوامی خدمت کے 25 سال مکمل کیے ہیں۔ شاہنواز حسین نے نریندر مودی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ وہ آئندہ بھی اسی طرح ملک کی قیادت کرتے رہیں۔

گزشتہ ۵ سالوں کے دوران برکس کے ساتھ بھارت کی تجارت میں ۱۰۰ فیصد سے زائد اضافہ ہوا

تجارتی حرکیات پر مختلف عوامل اثر انداز ہوتے ہیں، جن میں برکس پلس ممالک کی اقتصادی کارکردگی، ان کی تجارتی پالیسیاں اور عالمی اقتصادی منظرنامہ شامل ہیں

نئی دہلی: ایسوچیم گلوبل ریسرچ اینڈ اسٹریٹجی سینٹر کی ایک تحقیقی رپورٹ، جس کا عنوان برکس ممالک کا عروج 2030 تک برکس کو بھارتی برآمدات کو 200 ارب ڈالر تک بڑھانے کا موقع ہے، کے مطابق گزشتہ پانچ سالوں میں برکس کے ساتھ بھارت کی تجارت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے؛ یہ تجارت 2020-21 میں 203 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2025-26 میں 417 ارب ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ گزشتہ دہائی کے دوران برکس رکن ممالک کی تجارتی کارکردگی (سامان کی تجارت کے حوالے سے (انتہائی متحرک رہی ہے، جس سے عالمی منڈیوں میں ان کی بڑھتی ہوئی اہمیت کا اظہار ہوتا ہے۔ 2025-26 میں برکس کے شراکت دار ممالک کو بھارت کی برآمدات 96 ارب ڈالر رہیں۔ ایسوچیم کا ماننا ہے کہ ساؤتھ-ساؤتھ (جنوبی ممالک کے مابین) تعاون کو بڑھا کر 2030 تک بھارت کی برآمدات کو 200 ارب ڈالر تک پہنچایا جا سکتا ہے، کیونکہ اس سے بھارت کو روایتی منڈیوں سے ہٹ کر اپنی برآمدات کو متنوع بنانے کا موقع ملتا ہے۔ بھارتی کمپنیاں انجینئرنگ کے سامان، دواسازی، کیمیکلز، ٹیکسٹائل اور ملبوسات، آٹو موبائلز، الیکٹرانکس، معدنیات اور دھاتی مصنوعات، جواہرات اور زیورات، زرعی اور سمندری مصنوعات، قابلِ تجدید توانائی، صحت کی دیکھ بھال اور ڈیجیٹل خدمات سمیت مختلف شعبوں میں اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ تجارتی حرکیات پر مختلف عوامل اثر انداز ہوتے ہیں، جن میں برکس پلس ممالک کی اقتصادی کارکردگی، ان کی تجارتی پالیسیاں اور عالمی اقتصادی منظرنامہ شامل ہیں۔ بھارت کے لیے موقع صرف برکس پلس ممالک کو زیادہ برآمدات کرنے کا ہی نہیں ہے، بلکہ اپنی پیداوار، سورسنگ اور ویلیو چینز، ٹیکنالوجیز اور ادائیگیوں کے نظام وغیرہ کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ ان معیشتوں میں تیار کیے گئے بہترین طریقوں اور ایکوسسٹمز سے سیکھنے کا بھی ہے۔ ابھرتی ہوئی بڑی معیشتوں میں، بھارت نے گزشتہ پانچ مالی سالوں (2021-26) کے دوران 7 فیصد سے زیادہ کی اوسط جی ڈی پی نمو دیکھی ہے۔ یہاں تک کہ موجودہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں بھی بھارت کی معیشت نے 8.7 فیصد نمو ریکارڈ کی۔ تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت کے طور پر، بھارت اس بلاک کے دائرہ کار کو وسیع کرنے اور عالمی جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی پیش رفت سے پیدا ہونے والے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مربوط حکمت عملی کو آسان بنانے میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔ ایسوچیم کے صدر نزل کے منڈا نے کہا کہ اس بلاک کے ترقی پذیر اور ابھرتے ہوئے رکن ممالک کی بڑھتی ہوئی عالمی اہمیت، ترقی کے اس متحرک سفر کی عکاسی کرتی ہے جسے "لچک، جدت، تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر" کے حقیقی جذبے کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ منڈا نے کہا کہ برکس (BRICS) کے فریم ورک کے تحت تجارت اور سرحد پار سرمایہ کاری کو بڑھانے کے لیے حالیہ اقدامات کئی ایسے شعبوں میں اہم محرک ثابت ہوں گے جہاں ترقی کی رفتار تیز ہے۔ مالیاتی سال 2025-26 کے دوران بھارت نے برکس کے رکن ممالک کو 96 ارب امریکی ڈالر کی اشیاء برآمد کیں۔

آسٹریلیا میں حصولِ تعلیم کے خواہاں ہندوستانیوں کی مشکلات بڑھیں

آسٹریلیائی حکومت نئے قوانین کے تحت غیر ملکی طلبا کیلئے تعلیم کے دوران اپنے شوہر یا بیوی اور بچوں کو اپنے ساتھ آسٹریلیا لانے کا راستہ بند کرنے کا منصوبہ ہے۔

بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لیے جانا ہر کسی کا خواب ہوتا ہے اور بہت سے ہندوستانی طلبا مختلف ممالک میں تعلیم حاصل بھی کر رہے ہیں۔ ان ممالک میں آسٹریلیا کا نام بھی شامل ہے، جہاں ہندوستانی طلبا کی تعداد بہت زیادہ ہے۔لیکن اب آسٹریلیا میں تعلیم حاصل کر رہے یا تعلیم حاصل کرنے کا خواب دیکھ رہے طلبا کے لیے مشکلیں پیدا ہونے والی ہیں۔ آسٹریلیائی حکومت بین الاقوامی طلبا کے لیے ویزا قوانین کو مزید سخت کرنے جارہی ہے۔ نئے قوانین کے تحت غیر ملکی طلبا کے لیے تعلیم کے دوران اپنے شوہر یا بیوی اور بچوں کو اپنے ساتھ آسٹریلیا لانے کا راستہ بند کرنے کا منصوبہ ہے۔ آسٹریلیا میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کے لیے یہ تبدیلی ایسے وقت میں آئی ہے، جب آسٹریلیائی حکومت ملک میں بڑھتی ہوئی ہجرت کو کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایسا اس لیے ہوا ہے کیونکہ اب تک بہت سے بین الاقوامی طلبا تعلیم کے لیے آسٹریلیا جاتے وقت اپنے شریک حیات اور بچوں کو بھی ساتھ لے جانے کے لیے متعلقہ ویزا آپشنز کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اب جس تبدیلی کی بات ہو رہی ہے، اس کے بعد یہ راستہ بہت محدود ہو جائے گا۔ تاہم، آسٹریلیائی حکومت نے بتایا ہے کہ بحرالکاہل کے جزائر اور جنوب مشرقی ایشیا کے کچھ ممالک کے طلبا کو اس قانون سے کچھ رعایت مل سکتی ہے۔ آسٹریلیائی حکومت کا بنیادی مقصد ملک میں آنے والے لوگوں کی تعداد کو کم کرنا ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کے مطابق حکومت خالص ہجرت کو موجودہ تقریباً 3 لاکھ کی سطح سے کم کر کے 2028 تک تقریباً 2.5 لاکھ سالانہ کرنے کا ہدف رکھ رہی ہے۔ گزشتہ کچھ برسوں میں آسٹریلیا میں ہجرت تیزی سے بڑھی تھی۔ 2023 میں خالص ہجرت تقریباً 18.5 لاکھ تک پہنچ گئی تھی، جو جون 2025 تک گھٹ کر تقریباً 06.3 لاکھ رہ گئی۔ اس اعداد و شمار میں بین الاقوامی طلبا کا بھی بڑا کردار رہا ہے۔ آسٹریلیا میں بین الاقوامی طلبا کے معاملے میں سرفہرست 5 ممالک کو دیکھیں تو چین، ہندوستان، نیپال، ویتنام اور بنگلہ دیش سب سے آگے ہیں۔ آسٹریلیا میں بین الاقوامی طلبا پر مبنی رپورٹ کے مطابق ان 5 ممالک سے مجموعی بین الاقوامی طلبا کی نصف تعداد آتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مئی 2026 تک آسٹریلیا میں مجموعی طور پر 6,80,582 بین الاقوامی طلبا دیکھنے کو ملے۔ ان میں سب سے زیادہ چین کے طلبا تعلیم کے لیے جاتے ہیں، جن کا حصہ تقریباً 23 فیصد ہے۔ چین کے بعد ہندوستان 16 فیصد، نیپال 9 فیصد، ویتنام 5 فیصد اور بنگلہ دیش کا حصہ 4 فیصد ہے۔ آسٹریلیائی حکومت کی جانب سے یہ تبدیلیاں صرف طلبا تک محدود نہیں ہیں۔ حکومت نے 'ورکنگ ہالیڈے ویزا' کے لیے ہیلتھ سسٹم اور کچھ 'وزیٹر ویزا' رکھنے والوں کے ملک کے اندر رہتے ہوئے دوسرے ویزا میں تبدیل کرنے پر پابندی جیسے اقدامات کا بھی اعلان کیا ہے۔ خاندان کو ساتھ لانے پر پابندی کے علاوہ آسٹریلیا بین الاقوامی طلبا کے لیے کئی دیگر قوانین بھی سخت کر رہا ہے۔ ان میں انگریزی زبان اور مالی صلاحیت سے متعلق ضروریات میں اضافہ اور اسٹوڈنٹ ویزا فیس میں بڑا اضافہ شامل ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ 4 برسوں میں اسٹوڈنٹ ویزا فیس میں تقریباً 300 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ غیر ملکی طلبا آسٹریلیا کے لیے آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں، لیکن ان کی بڑھتی ہوئی تعداد کو حکومت ہجرت پر قابو پانے کے نقطۂ نظر سے بھی دیکھ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت اسٹوڈنٹ ویزا اور خاندان کو ساتھ لانے جیسے قوانین کو سخت کرنے پر زور دے رہی ہے۔ آسٹریلیا میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہندوستانی طلبہ کو اب سخت ویزا قوانین، بین الاقوامی طلبہ کی تعداد پر عائد کردہ نئی حد (Caps) اور فیملی ویزا میں تبدیلیوں کی وجہ سے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ آسٹریلوی حکومت نے تارکینِ وطن کی بڑھتی ہوئی تعداد اور رہائش کے بحران پر قابو پانے کے لیے یہ سخت اقدامات کیے ہیں۔ آسٹریلیا نے غیر ملکی طلبہ کے لیے سالانہ کوٹہ یا حد مقرر کر دی ہے، جس کی وجہ سے یونیورسٹیوں میں داخلہ حاصل کرنا اور ویزا ملنا پہلے سے کہیں زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔

جنتر منتر پر دھرنے کی اجازت سے انکار اظہارِ رائے کی آزادی پر قدغن

''دستور بچاؤ، ملک بچاؤ'' تحریک حسبِ معمول جاری رہے گی: مسلم پرسنل لا بورڈ

نئی دہلی: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے دہلی پولیس کی جانب سے بورڈ کے مجوزہ احتجاجی دھرنے کو آخری وقت میں اجازت دینے سے انکار پر شدید تشویش اور مذمت کا اظہار کیا ہے۔ بورڈ نے کہا ہے کہ پُرامن احتجاج اور اظہارِ رائے شہریوں کا بنیادی اور دستوری حق ہے، جسے انتظامی فیصلوں کے ذریعے سلب نہیں کیا جانا چاہئے۔ بورڈ کے ترجمان اور ''دستور بچاؤ، ملک بچاؤ تحریک کے کنوینر ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے گزشتہ دس دنوں کے دوران تین مرتبہ پارلیمنٹ اسٹریٹ تھانے کا دورہ کر کے ایس ایچ او اور ڈی سی پی کو یقین دہانی کرائی تھی کہ دھرنے میں مقررہ تعداد سے زیادہ افراد شریک نہیں ہوں گے۔ اس کے باوجود دھرنے سے صرف ایک روز قبل یہ کہتے ہوئے اجازت منسوخ کر دی گئی کہ پولیس کو بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت کا خدشہ ہے۔ بورڈ نے اس فیصلے کو یک طرفہ اور غیر مناسب قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے قبل بھی جنتر منتر پر بورڈ کی جانب سے متعدد پُرامن مظاہرے منعقد ہوئے ہیں اور تمام مقررہ ضوابط کی پابندی کی گئی ہے۔ بورڈ نے واضح کیا کہ یہ دھرنا ''دستور بچاؤ، ملک بچاؤ'' ملک گیر تحریک کا پہلا مرحلہ تھا۔ اس تحریک کے ذریعے ملک کے محروم و مظلوم طبقات، اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں کے بنیادی حقوق کی پامالی، ماب لنچنگ کے واقعات، جان و مال اور عزت و آبرو پر حملوں، مساجد، مدارس اور مسلم آبادیوں کے خلاف بلڈوزر کارروائیوں، مذہبی وثقافتی آزادی پر قدغن، مسلم پرسنل لا کے تحفظ اور یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ کی کوششوں، نیز وندے ماترم کو لازمی قرار دینے جیسے مسائل پر عوامی توجہ مبذول کرانا مقصود ہے۔ بورڈ نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ کی جانب سے 2029 تک بی جے پی زیرِ اقتدار تمام ریاستوں میں یونیفارم سول کوڈ نافذ کرنے کے بیان نے ملک میں مذہبی وثقافتی تنوع اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے حوالے سے نئی تشویش پیدا کر دی ہے۔ مسلمان اپنے پرسنل لا کے تحفظ کو اپنے مذہبی اور دستوری حقوق کا حصہ سمجھتے ہیں۔ ہندوستان مختلف مذاہب، تہذیبوں اور زبانوں کا ملک ہے اور آئین اس تنوع کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ بورڈ کے مطابق اس تنوع کو متاثر کرنے والی کوئی بھی پالیسی سنجیدہ دستوری سوالات پیدا کرتی ہے۔ بورڈ نے وندے ماترم کے تمام بندوں کو لازمی قرار دینے کی کوشش پر بھی اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ حب الوطنی کے اظہار کے لئے کسی مخصوص نغمے کی مکمل ادائیگی کو لازمی قرار دینا مذہبی آزادی اور شہری آزادیوں کے حوالے سے اہم سوالات پیدا کرتا ہے۔ بورڈ نے ملک کی موجودہ معاشی و سماجی صورتِ حال کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ غربت، مہنگائی، بے روزگاری، کسانوں کے مسائل اور خواتین کے خلاف جرائم جیسے بنیادی مسائل فوری توجہ کے متقاضی ہیں۔ ایسے حالات میں عوام کی توجہ بنیادی مسائل سے ہٹا کر مذہبی اور فرقہ وارانہ موضوعات کی طرف مبذول کرنا ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے کہا کہ ''دستور بچاؤ، ملک بچاؤ'' تحریک کا مقصد عوام کو ان کے دستوری حقوق کے بارے میں بیدار کرنا، جمہوری اور سیکولر اقدار کا تحفظ کرنا اور ملک میں انصاف، آزادی، مساوات، انسانی وقار اور بھائی چارے کے ماحول کو مضبوط بنانا ہے۔

برکس 2026۔ بھارت کیلئے محاذ نہیں بلکہ مکالمے اور کثیر الجہتی روابط کا فورم

چینی صدر شی جن پنگ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن کی نئی دہلی میں موجودگی نے عالمی توجہ حاصل کی

نئی دہلی: نئی دہلی میں ہونے والے برکس سربراہی اجلاس 2026 نے اس تصور کو تقویت دی ہے کہ بھارت اس گروپ کو مغرب مخالف سیاسی یا عسکری اتحاد کے بجائے ایک ایسے فورم کے طور پر دیکھتا ہے جہاں مختلف مفادات رکھنے والے ممالک مشترکہ معاملات پر اتفاقِ رائے پیدا کر سکتے ہیں۔ چینی صدر شی جن پنگ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن کی نئی دہلی میں موجودگی نے عالمی توجہ حاصل کی، لیکن اجلاس کے مشترکہ اعلامیے میں امریکہ، یوکرین اور امریکی ڈالر کا براہِ راست ذکر نہ ہونا اور مشرقِ وسطیٰ کے اختلافات پر محتاط زبان اختیار کرنا برکس کے اندر مختلف قومی ترجیحات کی عکاسی کرتا ہے۔ بھارت کی حکمتِ عملی کو کثیر الجہتی وابستگی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ نئی دہلی ایک طرف برکس میں روس اور چین کے ساتھ کام کر رہا ہے تو دوسری جانب امریکہ اور یورپ کے ساتھ اس کے اسٹریٹجک تعلقات برقرار ہیں۔ اسی دوران بھارت نے یورپی یونین کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے اور سکیورٹی و دفاعی شراکت داری کو آگے بڑھایا، برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے ساتھ جامع اقتصادی شراکت داری قائم کی۔ برکس کے دہلی اعلامیے میں کسی نئی مشترکہ کرنسی کی جانب نمایاں پیش رفت سامنے نہیں آئی اور گروپ کی مزید توسیع بھی مرکزی موضوع نہیں بنی۔ اس کے بجائے تجارت، سپلائی چین، توانائی اور عالمی اداروں میں ترقی پذیر ممالک کے کردار جیسے شعبوں پر اتفاقِ رائے برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی۔ بھارت اور چین کے درمیان رابطوں میں اضافہ بھی مکمل اسٹریٹجک قربت کی علامت نہیں سمجھا جا رہا۔ دونوں ممالک کے درمیان سرحدی اور سکیورٹی اختلافات برقرار ہیں اور لائن آف ایکچوئل کنٹرول کے دونوں جانب بڑی تعداد میں فوجی دستے موجود ہیں۔ اس تناظر میں نئی دہلی کی پالیسی مسابقت ختم کرنے کے بجائے اسے منظم کرتے ہوئے بات چیت جاری رکھنے کی ہے۔ یورپ کے لیے بھی بھارت کی یہی آزاد خارجہ پالیسی اہم قرار دی جا رہی ہے۔ بھارت بیک وقت واشنگٹن، ماسکو، بیجنگ، خلیجی ممالک اور گلوبل ساؤتھ کے ساتھ روابط برقرار رکھ کر مختلف عالمی طاقتوں کے درمیان رابطے کی گنجائش پیدا کرتا ہے۔ برکس 2026 کا بنیادی پیغام یہی سامنے آیا کہ بھارت اس پلیٹ فارم کو کسی ایک عالمی طاقت کے خلاف محاذ بنانے کے بجائے بدلتے ہوئے کثیر قطبی عالمی نظام میں اپنے اسٹریٹجک مفادات، گلوبل ساؤتھ کی آواز اور مختلف طاقتوں کے ساتھ تعلقات میں توازن قائم رکھنے کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ بھارت کی میزبانی میں نئی دہلی میں منعقد ہونے والی 18 ویں برکس سربراہی کانفرنس نے تنظیم کے اس بنیادی تصور کو مزید پختگی بخشی ہے کہ یہ فورم کسی ملک یا بلاک کے خلاف کوئی عسکری یا سیاسی محاذ نہیں ہے، بلکہ گلوبل ساؤتھ کی نمائندگی، کثیر الجہتی روابط اور تعمیری مکالمے کا ایک اہم عالمی پلیٹ فارم ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے بھوٹان کے ڈیری کے شعبے کو

فروغ دینے کیلئے جرسی نسل کی ۴۳ گائیں حوالے کیں

تھمپو: بھوٹان کے جاری دورے کے دوران، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بمتھانگ کا دورہ کیا اور وہاں بھارت اور بھوٹان کے تعلقات کی ثقافتی اور سماجی گہرائی کو اجاگر کرتے ہوئے ڈیری کے شعبے کو مضبوط بنانے کے لیے پیور لائن (خالص نسل) کی جرسی نسل کی 43 گائیں حکام کے حوالے کیں۔ اس کے علاوہ، انہوں نے تاریخی وانگ ڈو چولنگ محل کا دورہ کیا اور مقدس گرجے لہاکھنگ میں عبادت کی۔ مقامی زراعت پر اس اقدام کے عملی اثرات کا ذکر کرتے ہوئے، جے شنکر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ زیادہ پیداوار دینے والے یہ مویشی علاقائی ڈیری پیداوار میں نمایاں اضافہ کریں گے۔ وزیر خارجہ نے بتایا، بمتھانگ میں نیشنل کیٹل بریڈنگ سینٹر (مویشیوں کی افزائشِ نسل کے قومی مرکز) کا دورہ کیا۔ بھوٹان میں دودھ کی پیداوار بڑھانے اور مقامی کسانوں کی مدد کے لیے ڈیری مویشیوں کی افزائشِ نسل کے پروگرام کے تحت بھارت کی جانب سے جرسی نسل کی 43 خالص گائیں حوالے کیں۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ مرکز کا افزائشِ نسل کا پروگرام چالیس ہزار کسانوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ بمتھانگ میں اپنے دورے کے دوران، جے شنکر نے تاریخی وانگ ڈو چولنگ محل اور میوزیم کا بھی دورہ کیا اور بھوٹان کے ورثے اور تعمیرِ قوم میں اس کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ وزیر خارجہ نے ایکس پر لکھا، آج بمتھانگ میں تاریخی وانگ ڈو چولنگ محل اور میوزیم کا دورہ کر کے خوشی ہوئی۔ شاہی رہائش گاہ اور دربار کے طور پر استعمال ہونے والی یہ عمارت بھوٹان کی تاریخ، فن، دستکاری اور فنِ تعمیر کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ جدید بھوٹان کی تعمیر میں بھوٹانی بادشاہت کے کردار کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ''بمتھانگ میں زرعی امور سے متعلق سرگرمیوں کے بعد، جے شنکر نے بھوٹان کے انتہائی قابلِ احترام ثقافتی اور روحانی مقامات میں سے ایک، گرجے لہاکھنگ میں عبادت کی۔ جے شنکر نے ایک اور پوسٹ میں لکھا، مقدس گرجے لہاکھنگ میں حاضری دی۔ اپنے عوام اور بھارت-بھوٹان تعلقات کی بہتری اور خوشحالی کے لیے دعا کی۔

مشن موسم بھارت کی موسمیاتی تیاریوں کو تقویت دے رہا ہے

یہ افتتاح بھارت کے موسمیاتی مشاہداتی بنیادی ڈھانچے میں ایک اہم اضافہ ہے

نئی دہلی: وزارت ارضیاتی سائنس کے مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج اوڈیشہ کے وزیر اعلیٰ شری موہن چرن ماجھی کی موجودگی میں، اوڈیشہ کے شہر سمبل پور میں بھارت کے 51 ویں جدید ترین ڈوپلر ویدر ریڈار کا ورچوئل (آن لائن) افتتاح کیا۔ یہ افتتاح بھارت کے موسمیاتی مشاہداتی بنیادی ڈھانچے میں ایک اہم اضافہ ہے اور اس کا مقصد مغربی اوڈیشہ اور ملحقہ علاقوں میں موسم کی پیش گوئی اور قبل از وقت انتباہ کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانا ہے۔ سمبل پور ریڈار کے فعال ہونے کے ساتھ ہی، گوپال پور اور پارادیپ میں تنصیبات کے بعد اب اوڈیشہ میں تین ڈوپلر ویدر ریڈار موجود ہیں، جبکہ قومی نیٹ ورک میں ان ریڈارز کی کل تعداد 51 تک پہنچ گئی ہے۔ یہ نئی سہولت مغربی اوڈیشہ میں موسم کے مشاہدے کو مضبوط کرے گی اور جنوبی جھارکھنڈ، شمالی چھتیس گڑھ اور شمالی آندھرا پردیش و مغربی بنگال کے کچھ حصوں جیسے ملحقہ علاقوں کے لیے بہتر موسمیاتی معلومات فراہم کرے گی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے گزشتہ دہائی کے دوران بھارت کے موسمیاتی مشاہداتی بنیادی ڈھانچے میں ہونے والی تیز رفتار توسیع پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ 2014 میں ملک میں صرف 14 ڈوپلر ویدر ریڈار موجود تھے، جبکہ اب یہ نیٹ ورک بڑھ کر 51 تک پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مشن موسم کے تحت مزید تقریباً 40 ریڈار لگانے کا منصوبہ ہے، جس سے ملک میں ڈوپلر ویدر ریڈارز کی کل تعداد تقریباً 81 ہو جائے گی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ یہ توسیع حکومت کی اس وسیع تر کوشش کا حصہ ہے جس کا مقصد شدید موسمی واقعات کا مشاہدہ کرنے، انہیں سمجھنے اور ان سے نمٹنے کے لیے بھارت کی صلاحیت کو مضبوط بنانا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مشاہدے کی بہتر صلاحیتیں خاص طور پر ان علاقوں کے لیے اہم ہیں جو گرج چمک کے طوفانوں، آسمانی بجلی گرنے، شدید بارش اور موسم سے متعلق دیگر خطرات سے دوچار رہتے ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ سمبل پور ریڈار اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ یہ خطے میں مشاہدے کے ایک اہم خلا کو پُر کرنے میں مدد کرے گا۔ ریڈار کے ذریعے حاصل ہونے والے اضافی مشاہدات موسمیاتی ایجنسیوں کی اس صلاحیت کو مضبوط بنائیں گے کہ وہ موسمی نظاموں کی نگرانی کر سکیں اور انتظامیہ نیز عوام کو زیادہ بروقت اور درست معلومات فراہم کر سکیں۔

بھار حکومت کے پروگرام

'آشیرواد کا دیا' کو پپو یادو نے بے شرمی والا عمل قرار دیا

پپو یادو نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''ریاست کے 18 اضلاع سیلاب سے متاثر ہیں، ایسے وقت میں تمام اساتذہ کو مودی جی کی سالگرہ پر دیا جلانے کی مہم میں لگانا ان کی بے شرمی کے 'وشوگرو' ہونے کا واضح ثبوت ہے۔'' بہار کے پورنیہ سے آزاد رکن پارلیمنٹ راجیش رنجن عرف پپو یادو نے بہار میں محکمہ تعلیم کے ذریعہ آج وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر 'آشیرواد کا دیا' پروگرام منانے کے حکم کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سیلاب سے متاثرہ بہار میں اس طرح کے پروگرام کے انعقاد کو بے شرمی والا عمل قرار دیا۔ اس سلسلے میں پپو یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ بھی کی ہے۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ ''وزیر اعظم کی سالگرہ پر دیا جلانے کے لیے حکومت کتنی بے چین ہے؟ ساری شرم کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔'' پپو یادو نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''ریاست کے 18 اضلاع سیلاب سے متاثر ہیں، ایسے وقت میں تمام اساتذہ کو مودی جی کی سالگرہ پر دیا جلانے کی مہم میں لگانا ان کی بے شرمی کے 'وشوگرو' ہونے کا واضح ثبوت ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''احمقوں، اساتذہ کی توہین نہ کرو۔'' واضح رہے کہ پپو یادو نے پوسٹ کے ساتھ جو حکم نامہ شیئر کیا ہے، اس میں خصوصی سکریٹری دھریندر کمار نے تمام اضلاع کے محکمہ تعلیم کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ تمام اضلاع کے سرکاری اسکولوں میں آج (17 ستمبر) کی شام اسکول اور طلبہ ہاسٹل میں 'آشیرواد کا دیا' جلایا جائے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل بھی پیر (14 ستمبر) کو پپو یادو نے بہار میں سیلاب کی صورتحال کو لے کر مرکزی اور ریاست کی این ڈی اے حکومت پر جم کر حملہ بولا تھا۔ پٹنہ میں پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری سمیت حکمراں جماعت کے لیڈران پر سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو نظر انداز کرنے کا الزام عائد کیا تھا۔ ان کے مطابق بہار کے 19 سے 22 اضلاع سیلاب سے متاثر ہیں اور تقریباً 46.1 لاکھ ہیکٹر زمین زیر آب ہے۔ تقریباً 56 لاکھ افراد سیلاب سے متاثر ہیں اور کئی علاقوں میں لوگوں کو کھانے، پینے کے پانی، ادویات، پلاسٹک شیٹ اور مویشیوں کے چارے تک کی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کئی گاؤں میں لوگ گزشتہ کئی دنوں سے آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں اور سانپ کے کاٹنے اور کرنٹ لگنے سے بھی لوگوں کی موت ہو رہی ہے۔

بیت اللہ کی زیارت عظیم سعادت: مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی

پھلواری شریف: (پریس ریلیز) امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے معاون ناظم اور شعبۂ تعلیم کے نگراں مولانا محمد ابوالکلام شمسی صاحب 21/ستمبر کو عمرۂ مبارک کے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں، ان کے اعزاز میں ایک دعائیہ نشست ناظم امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں امارت شرعیہ کے ذمہ داران و کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی، اس موقع پر ناظم صاحب نے شرکائے مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے گھر کی زیارت اور دیدار سے قلب و جگر منور ہوتا ہے، عبودیت اور بندگی کے جذبے میں ایمانی حرارت کی لہر دوڑتی ہے، یہ سعادت خوش نصیب مومن بندوں کو ہی حاصل ہوتی ہے، میں مولانا ابوالکلام شمسی کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے گھر کی دوبارہ زیارت کی سعادت عطا کی، مولانا اس سے قبل حج و زیارت بیت اللہ سے شرف یاب ہو چکے ہیں اور اب یہ دوسرا موقع عمرہ کا ملا ہے اللہ ان کے اس مبارک سفر کو شرفِ قبولیت سے نوازے، ناظم صاحب نے مزید کہا کہ امارت شرعیہ کی نسبت اور اس کی خدمت بھی بڑی سعادت مندی کی علامت ہے اس وقت یہ ادارہ امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ، حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی کی فعال قیادت میں ترقی و استحکام کی راہ پر گامزن ہے، اس پر ہم سب لوگ اللہ کا شکر ادا کریں اور مولانا موصوف ادارے کے لیے مقدس مقامات پر دعاؤں کا اہتمام بھی فرمائیں، اور جن لوگوں نے اب تک حج یا عمرہ نہیں کیا ہے، ان کے لیے بھی مقاماتِ مقدسہ پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے گھر کی زیارت کی سعادت نصیب فرمائے، مولانا ابوالکلام شمسی صاحب، معاون ناظم امارتِ شرعیہ نے کہا کہ آپ حضرات نے جس حسنِ ظن کے ساتھ یہ مجلس منعقد کی ہے، اللہ سے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے کہ ہم آپ سب لوگوں کے لیے مقاماتِ قبولیت پر دعا کریں، مولانا موصوف نے آب دیدہ ہو کر مجلس سے اس مبارک سفر کو آسان کرنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ امارتِ شرعیہ کے نائب ناظم مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے اجتماعی طور پر دعا کرائی، مجلس کا آغاز مولانا راشد انور قاسمی کی تلاوت قرآن سے ہوا، مولانا مفتی محمد مجیب الرحمن قاسمی معاون قاضی شریعت نے آقائے دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا اور آخر میں یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

اسد اویسی کے بیان پر ایم ایل اے رامیشور کا شدید ردعمل

بھوپال: مدھیہ پردیش کے دارالحکومت بھوپال میں یکساں سیول کوڈ کے معاملے اور اپنے سابقہ میزائل سے متعلق بیان پر اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسد الدین اویسی کے ردعمل کے بعد بی جے پی ایم ایل اے رامیشور شرما نے جوابی حملہ کیا ہے۔ اویسی نے منگل کے روز بھوپال میں منعقدہ ایک جلسے میں شرما کے سابقہ بیان کا ذکر کرتے ہوئے انہیں چیلنج کیا تھا۔ شرما نے اویسی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے بیان پر قائم ہیں اور اویسی پوری تقریر سن کر چاہیں تو اسے عدالت میں لے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندستان کی فوج نے 'آپریشن سندور' کے دوران دہشت گردوں کے ٹھکانوں کے خلاف کارروائی کی اور جہاں جہاں دہشت گردی اور ہندستان مخالف سرگرمیوں کے ٹھکانے ہوں گے، وہاں ہندستان کا میزائل تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اویسی کو بدتمیزی کی زبان چھوڑنی چاہیے۔ مسٹر شرما نے اپنے بیان میں اویسی کیلئے قابل اعتراض اور ذاتی تبصرے بھی کیے۔ یکساں سول کوڈ کے حوالے سے شرما نے کہا کہ تمام جماعتیں ہندوؤں کے ووٹ چاہتی ہیں تو ہندو قانون پر اعتراض کیوں ہے؟ انہوں نے کہا کہ یکساں سول کوڈ نافذ ہوگا اور اسے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے جذبے کے مطابق نافذ کیا جائے گا۔ شرما نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے 2029 تک 21 ریاستوں میں یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کی بات کہی ہے اور مدھیہ پردیش میں یہ نافذ ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر چاہے کوئی بھی مخالفت کرے، یکساں سول کوڈ نافذ ہوگا۔

25 ہزار روپے تنخواہ پر ای پی ایف میں لازمی طور شمولیت

نئی دہلی: حکومت نے نجی شعبے میں کام کرنے والے ملازمین کے لیے ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ (ای پی ایف) کے لازمی دائرے کی خاطر تنخواہ کی حد 15 ہزار روپے سے بڑھا کر 25 ہزار روپے کر دی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں بدھ کے روز یہاں منعقدہ مرکزی کابینہ کے میٹنگ میں اس سے متعلق تجویز کو منظوری دی گئی۔ یہ نظام 17 ستمبر 2026ء کو وشوکرما جینتی کے دن سے نافذ العمل ہوگا۔ میٹنگ کے بعد اطلاعات و نشریات کے وزیر اشونی ویشنو نے صحافیوں کو بتایا کہ اس فیصلے سے 51 لاکھ سے زائد ایسے ملازمین ای پی ایف کے لازمی دائرے میں آجائیں گے جن کی تنخواہ 15 ہزار روپے سے 25 ہزار روپے کے درمیان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے صنعتی شعبوں میں کام کرنے والے ملازمین کی سماجی سلامتی کا دائرہ وسیع ہوگا۔ ای پی ایف کے لیے 15 ہزار روپے کی حد ستمبر 2014ء میں مقرر کی گئی تھی۔ اشونی ویشنو نے کہا کہ اس وقت سے اب تک اوسط تنخواہ تقریباً دھائی گنا بڑھ کر 23 ہزار روپے ماہانہ ہو گئی ہے۔

امریکہ میں جی-20 توانائی کی وافر دستیابی سے متعلق وزارتی اجلاس عام

ہندوستان نے محفوظ، سستی اور قابلِ اعتماد توانائی کی ضرورت پر زور دیا

ہیوسٹن: بجلی اور ہائیڈروسنگ و شہری امور کے مرکزی وزیر جناب منوہر لال نے امریکی جی-20 صدارت کے تحت 14 سے 16 ستمبر- 2026 تک امریکہ کے شہر ہیوسٹن میں منعقدہ جی-20 توانائی کی وافر دستیابی سے متعلق وزارتی اجلاس میں ہندوستانی وفد کی قیادت کی۔ انہوں نے تین موضوعاتی ستونوں کے تحت ہونے والی بات چیت میں شرکت کی: توانائی کا تحفظ اور سستی بنیادی توانائی، اجازت ناموں کا عمل اور ضابطہ کاری کی کارکردگی اور اہم معدنیات و مضبوط اور لچکدار سپلائی چینز۔ مرکزی وزیر نے اپنی گفتگو کے دوران اس بات پر زور دیا کہ محفوظ، سستی اور قابلِ اعتماد توانائی ترقی کے لیے ضروری ہے، خصوصاً ترقی پذیر معیشتوں کے لیے۔ انہوں نے مشترکہ بھلائی کو آگے بڑھانے کے لیے بین الاقوامی تعاون اور ممالک کے درمیان موجود باہمی تکمیلات سے فائدہ اٹھانے کی اہمیت پر زور دیا، جبکہ مختلف قومی حالات اور ترقیاتی ترجیحات کا احترام کرنے کی ضرورت بھی اجاگر کی۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان ایک مضبوط اور مستقبل کی ضروریات کے لیے تیار توانائی نظام تشکیل دے رہا ہے، جو بتدریج زیادہ ڈجیٹل، غیر مرکزی اور صارف پر مرکوز ہو رہا ہے۔ انہوں نے بجلی کے شعبے میں ہندوستان کی نمایاں پیش رفت کو بھی اجاگر کیا۔ ملک میں بجلی پیدا کرنے کی مجموعی نصب شدہ صلاحیت 552 گیگاواٹ تک پہنچ گئی ہے، جس میں نصف سے زیادہ صلاحیت غیر فوسل ایندھن کے ذرائع سے حاصل ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہندوستان نے اپنے قومی سطح پر مقرر کردہ تعاون (این ڈی سی) کے اہم اہداف مقررہ مدت سے پہلے حاصل کر لیے ہیں اور 2070 تک نیٹ زیرو حاصل کرنے کا طویل مدتی ہدف مقرر کیا ہے۔ مرکزی وزیر نے ضابطہ کاری کی کارکردگی مضبوط بنانے، مسابقت کو فروغ دینے اور توانائی کے شعبے میں وسیع تر شرکت اور سرمایہ کاری کو آسان بنانے کے لیے ہندوستان کی جانب سے کی گئی مختلف اصلاحات کو اجاگر کیا۔ انہوں نے نیشنل سنگل ونڈو سسٹم، پریویش اور پی ایم گتی شکتی جیسی پہلوں کا ذکر کیا، جن سے بنیادی

ایشین گیمز میں تمغہ جیتنے والے باکسرز
لاس اینجلس اولمپکس کیلئے راست کوالیفائی کرسکیں گے

ایسے باکسروں کو ۲۰۲۷ء میں قزاقستان میں ہونے والی ورلڈ باکسنگ چیمپئن شپ میں براہ راست داخلہ

براہ راست داخلہ دیا جائے گا جو اولمپکس کیلئے پہلا کوالیفائنگ ایونٹ ہوگا۔ باکسنگ فیڈریشن آف انڈیا (بی ایف آئی) نے لاس اینجلس اولمپکس کیلئے زیادہ سے زیادہ ہندوستانی باکسرز کو کوالیفائی کرانے کے مقصد سے تفصیلی سلیکشن پالیسی جاری کی ہے۔ اس میں ورلڈ باکسنگ کے تیار کردہ اور بین الاقوامی اولمپک کمیٹی (آئی او سی) سے منظور شدہ کوالیفکیشن نظام کی بنیاد پر چار مرحلوں پر مشتمل طریقہ کار طے کیا گیا ہے۔ ۲۰۲۷ء ورلڈ باکسنگ چیمپئن شپ کے بعد چین میں ایشیائی کوالیفائر اور ۲۰۲۸ء میں اٹلی اور ہنگری میں دو عالمی کوالیفائنگ ٹورنامنٹ ہوں گے۔ بی ایف آئی کے سرکیولر کے مطابق امسال کے ایشین گیمز کے تمغہ جیتنے والے باکسرز کو متعلقہ ویٹ کیٹیگری میں مرکزی امیدوار کے طور پر منتخب کیا جائے گا جبکہ ۱۰ رویں ایلیٹ نیشنل چیمپئن شپ کے طلائی تمغہ جیتنے والے کو ریزرو امیدوار رکھا جائے گا۔ جن ویٹ زمروں میں ہندوستان نے ایشین گیمز میں کوئی تمغہ نہیں جیتا اور جو کیٹیگریز ایشین گیمز میں شامل نہیں تھیں، ان میں ۱۰ رویں ایلیٹ نیشنل چیمپئن شپ کے طلائی تمغہ جیتنے والے کو مرکزی امیدوار منتخب کیا جائے گا۔ جو باکسر ورلڈ چیمپئن شپ میں کوٹا باؤٹ راؤنڈ تک پہنچیں گے لیکن کوٹہ حاصل نہیں کر پائیں گے، انہیں ایشیائی کوالیفائر میں راست داخلہ ملے گا۔ باقی مقامات نیشنل کوچنگ کیمپ میں شامل ایلیٹ باکسرز کے درمیان سلیکشن ٹرائلز کے ذریعے پُر کیے جائیں گے۔ بی ایف آئی کے صدر اجے سنگھ نے کہا کہ یہ پالیسی باکسرز کو لاس اینجلس اولمپکس تک پہنچنے کیلئے واضح اور منظم راستہ فراہم کرنے کے مقصد سے تیار کی گئی ہے۔

دوماہ کے وقفے سے گیند بازی کی رفتار میں نمایاں کمی آئی: محمد سراج

ہندوستانی تیز گیند باز محمد سراج نے کہا ہے کہ سری لنکا کے خلاف ٹیسٹ سیریز سے قبل تقریباً دوماہ کے غیر معمولی وقفے نے ان کے رن اپ کا تسلسل متاثر کر دیا تھا

ہندوستانی تیز گیند باز محمد سراج نے کہا ہے کہ سری لنکا کے خلاف ٹیسٹ سیریز سے قبل تقریباً دوماہ کے غیر معمولی وقفے نے ان کے رن اپ کا تسلسل متاثر کر دیا تھا، جس کے باعث گالے اور کولمبو میں ان کی گیند بازی کی رفتار میں نمایاں کمی آئی۔ دلیپ ٹرافی کے فائنل کی پہلی اننگز میں بھی سراج کی رفتار ۱۲۵ سے ۱۳۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کے درمیان رہی، تاہم دوسری اننگز میں انہوں نے اپنی گیند بازی کی روانی دوبارہ حاصل کی اور تقریباً ۱۳۵ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گیند بازی کرتے ہوئے چیوک کی نسبتاً بے جان پچ سے بھی گیند کو حرکت دلائی اور ہوا میں بھی سوئنگ حاصل کی۔ سراج نے جمعرات کو چیپاک میں دلیپ ٹرافی فائنل کے بعد کہا کہ میں بنیادی طور پر تسلسل کے ساتھ گیند بازی کرنے والا گیند باز ہوں۔ اگر میرا تسلسل درست نہ ہو تو میں کریز سے پوری طاقت کے ساتھ نہیں نکل سکتا۔ سری لنکا میں یہی مسئلہ تھا، میرا رن اپ مربوط محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ کچھ قدم بہت چھوٹے اور کچھ بہت لمبے ہو رہے تھے، جس سے میری روانی ٹوٹ گئی اور رفتار بھی متاثر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہر گیند باز کا جسم مختلف ہوتا ہے، لیکن میرا جسم طویل وقفے کو اچھی طرح قبول نہیں کرتا۔ مختصر وقفہ ٹھیک ہے، لیکن اپنے دس سالہ کریئر میں میں نے کبھی مسلسل دوماہ کا وقفہ نہیں لیا تھا۔ میں جم میں ورزش کر رہا تھا اور کبھی کبھار گیند بازی بھی کرتا تھا، لیکن کوئی بھی مشق میچ کی شدت کی جگہ نہیں لے سکتی۔ یہ میرے لیے ایک نیا تجربہ تھا، لیکن مستقبل کے لیے ایک اہم سیکھنے کا موقع بھی ہے۔ دلیپ ٹرافی فائنل میں ایسٹ زون کے پہلے بلے باز کا فیصلہ کرنے کے بعد سراج کی پہلی ہی گیند اَھیمنیو ایشورن کے بلے کے بیرونی کنارے کے قریب سے تیزی سے گزری، لیکن پچ کے ہموار ہونے کے بعد وہ مشکلات کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے ۲۵ اوور میں ۱۴۰ رن دیے اور ان کا اکنامی ریٹ ۵ء۵ سے زیادہ رہا۔ سراج نے کہا کہ سری لنکا اور چنئی کی شدید گرمی میں کھیلنے کا جسمانی دباؤ بھی ان کے لیے مشکل رہا۔ سراج نے کہا کہ ہم سری لنکا سے براہ راست آئے تھے، جہاں دوسرے ٹیسٹ میں ہم نے ساڑھے تین دن فیلڈنگ کی، اور ایک ہفتے کے اندر ہم چنئی کی شدید گرمی میں کھیل رہے تھے۔ لیکن میرے لیے معاملہ جذبے کا ہے۔ جب آپ ملک کی نمائندگی کر رہے ہوں تو بہانے نہیں بنا سکتے۔ آپ کو اپنی ٹیم اور ملک کے لیے اپنی پوری کوشش کرنی ہوتی ہے۔ آج اگر مجھے اس محنت کے بدلے وکٹیں نہیں ملیں تو بھی یہ محنت بین الاقوامی سطح پر ضرور رنگ لائے گی۔ دوسری اننگز میں سراج نے کہیں زیادہ بہتر کنٹرول اور رفتار کے ساتھ گیند بازی کی، حالانکہ چیپاک کی پچ پر کسی بھی طرح کی گیند بازی کے لیے زیادہ مدد موجود نہیں تھی۔ اَھیمنیو ایشورن کے بلے کے اندرونی کنارے کو نشانہ بنانے کے بعد سراج نے ایک بہترین لینتھ کی گیند کرائی، جو بنگال کے اوپنر کے بلے کے بیرونی کنارے کو چھوتی ہوئی وکٹ کیپر کے پاس گئی۔ سراج نے راؤنڈ دی وکٹ سے ایشان کشن کے بیرونی کنارے کو بھی مسلسل نشانہ بنایا اور اپنی ابتدائی اسپیل میں ۶ اوور، ۲ میڈن، ۹ رن اور ایک وکٹ حاصل کی۔ سراج نے کہا کہ پہلی اننگز میں پچ تازہ نظر آ رہی تھی، اس لیے میں نے بہت زیادہ رفتار سے گیند کرنے کی کوشش کی چونکہ میں زبردستی رفتار پیدا کر رہا تھا، اس لیے میرا تسلسل متاثر ہوا۔ دوسری اننگز میں میں نے خود سے کہا کہ نتیجے کو بھول جاؤ اور اچھے، قدرتی تسلسل کے ساتھ دوڑ کر آؤ۔ جیسے ہی میں نے ایسا کیا، پرانا سراج واپس آ گیا اور گیند خوبصورتی سے ہاتھ سے نکلنے لگی۔ دلیپ ٹرافی فائنل میں دونوں ٹیموں کے سب سے نمایاں گیند باز محمد سمیع بھی دوسری اننگز میں سراج کی نئی گیند سے کی جانے والی گیند بازی سے متاثر ہوئے۔ سمیع نے کہا کہ ”جب بھی میں ان کھلاڑیوں سے بات کرتا ہوں جن کے ساتھ میں کھیل چکا ہوں یا جن سے میرا اچھا تعلق ہے، تو میری توجہ ان کی مہارت پر ہوتی ہے۔ پہلی اننگز میں سراج اپنا قدرتی تسلسل حاصل نہیں کر پا رہے تھے جبکہ بعد میں انہوں نے بہت بہتر گیند بازی کی۔ میں نے انہیں صرف یاد دلایا کہ دوبارہ اپنی بہترین سطح پر پہنچنے کے لیے انہیں اپنی بنیادی طاقتوں کی طرف واپس آنا ہوگا۔ جب رن اپ اور گیند بازی میں تسلسل قائم ہو تو لائن اور لینتھ خود بخود درست ہو جاتی ہے۔ ہماری بات چیت کا موضوع صرف یہی تھا۔ سراج نے دوسری اننگز میں ۱۶ اوور میں ۷۴ رن دے کر ایک وکٹ حاصل کی۔

ریبا کینا نے سبالینکا کو شکست دے کر پہلی بار یو ایس اوپن کا تاج اپنے نام کیا

ایلینا ریبا کینا نے دوبار کی دفاعی چیمپئن آرینا سبالینکا کو ۴-۶، ۷-۶، ۵-۲، ۶-۲ سے شکست دے کر پہلی بار یو ایس اوپن کا خطاب جیت لیا۔

ایلینا ریبا کینا نے دوبار کی دفاعی چیمپئن آرینا سبالینکا کو ۴-۶، ۷-۶، ۵-۲، ۶-۲ سے شکست دے کر پہلی بار یو ایس اوپن کا خطاب جیت لیا۔ فیصلہ کن سیٹ میں ۵-۲ کی برتری کے دوران چیمپئن شپ پوائنٹ پر ڈبل فالٹ کے باوجود ریبا کینا نے اگلے ہی پوائنٹ پر ایس لگا کر میچ اپنے نام کر لیا۔ اس فتح کے ساتھ وہ پیر کو عالمی نمبر ایک بھی بن جائیں گی۔ ایک لمحے کے لیے ایسا لگا کہ سبالینکا کے لیے واپسی کا دروازہ کھل گیا ہے، لیکن ریبا کینا نے اس غلطی کو خود پر حاوی نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے خود کو سنبھالا، اپنی موثر سروس پر دوبارہ اعتماد کیا اور اگلے ہی پوائنٹ پر ایس لگاتے ہوئے ۴-۶، ۷-۵، ۲-۶ سے فتح حاصل کر کے پہلی بار یو ایس اوپن کا خطاب اپنے نام کر لیا۔ دوسری سیڈ ریبا کینا نے پورے مقابلے میں سبالینکا کے جارحانہ کھیل کا سامنا کیا، لیکن خود کو خطرناک اور غیر ضروری طور پر جارحانہ ریلیوں میں الجھنے سے بچائے رکھا۔ انہوں نے پہلے سیٹ میں ابتدائی بریک حاصل کر کے ۶-۴ سے سیٹ جیت لیا۔ دوسرے سیٹ میں سبالینکا نے ۵-۵ پر تین بریک پوائنٹس بچانے کے بعد اہم بریک حاصل کی اور ۷-۵ سے سیٹ جیت کر مقابلہ برابر کر دیا۔ فیصلہ کن سیٹ میں ریبا کینا نے ایک بار پھر بہترین کھیل پیش کیا۔ انہوں نے ۱-۲ کی برتری کے لیے ابتدائی بریک حاصل کی اور طویل بیس لائن ریلیوں میں صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے سبالینکا کی غلطیوں کا انتظار کیا۔ ایک اور بریک کے بعد ریبا کینا ۲-۵ سے آگے ہو گئیں اور خطاب سے محض ایک قدم دور رہ گئیں۔ اس کے بعد چیمپئن شپ پوائنٹ پر ڈبل فالٹ نے سبالینکا کو ۱۵-۴۰ پر امید دلائی، لیکن ریبا کینا نے فوراً جواب دیتے ہوئے اگلے پوائنٹ پر ایس لگایا اور مقابلہ ختم کر دیا۔ یہ ریبا کینا کا پہلا یو ایس اوپن خطاب ہے اور اس فتح کے ساتھ وہ پیر کو عالمی نمبر ایک بن جائیں گی۔ اس طرح سبالینکا کی ۹۹ ہفتوں سے جاری عالمی نمبر ایک کی حکمرانی بھی ختم ہو جائے گی۔ ریبا کینا کے لیے یہ کامیابی سبالینکا کے خلاف ایک اور اہم فتح بھی ہے۔ انہوں نے ۲۰۲۶ء آسٹریلین اوپن کے فائنل میں سبالینکا کو شکست دی تھی، جبکہ سبالینکا نے انڈین ویلز کے فائنل اور میامی کے سیمی فائنل میں ریبا کینا کو ہرایا تھا۔ ہفتہ کی شب یو ایس اوپن کے خطاب اور عالمی نمبر ایک کی پوزیشن داؤ پر لگی تھی اور اس بار فیصلہ ریبا کینا کے حق میں رہا۔ ڈبل فالٹ سے ایس تک کا یہ سفر ثابت کرتا ہے کہ چیمپئن شپ کے فیصلہ کن لمحے میں شکست اور فتح کے درمیان کبھی کبھی صرف اتنا فرق ہوتا ہے کہ کھلاڑی خود کو سنبھالے، اپنے اوپر اعتماد رکھے اور اگلے پوائنٹ پر توجہ مرکوز کرے۔

میسی اکتوبر میں ارجنٹائنا کیلئے آخری دوستانہ میچ کھیلیں گے

ارجنٹائن فٹ بال ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ لیونل میسی اگلے ماہ ارجنٹائنا کے لیے اپنے ملک میں ہونے والے دوستانہ میچ میں آخری بار کھیلیں گے۔

ارجنٹائن فٹ بال ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ لیونل میسی اگلے ماہ ارجنٹائنا کے لیے اپنے ملک میں ہونے والے دوستانہ میچ میں آخری بار کھیلیں گے۔ ارجنٹائن فٹ بال ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ لیونل میسی اگلے ماہ ارجنٹائنا کے لیے اپنے ملک میں ہونے والے دوستانہ میچ میں آخری بار کھیلیں گے۔ ۳۹ سالہ میسی ۶ اکتوبر کو بیونس آئرس کے مونومینٹل اسٹیڈیم میں بینن کے خلاف میدان میں اتریں گے۔ ارجنٹائن فٹ بال ایسوسی ایشن کے صدر کلاڈیو تاپیا نے سوشل میڈیا پر کہا کہ دنیا کے بہترین کھلاڑی، قومی ٹیم کے آئیکون اور کپتان لیونل آندرے میسی کو ارجنٹائنا میں شاندار الوداع دینے کیلئے کھیلنے کی دعوت دی گئی ہے۔ میسی نے گزشتہ ماہ بین الاقوامی فٹ بال سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا تھا۔ یہ اعلان ورلڈ کپ فائنل میں اسپین کے خلاف شکست کے ۶ ہفتے بعد کیا گیا تھا۔ ارجنٹائنا آئندہ فیفا انٹرنیشنل ونڈو کے دوران قرطبہ میں بولیویا اور بیونس آئرس میں برکینا فاسو کے خلاف بھی کھیلے گا۔ ٹیم میں گول کیپر ایمیلیانو مارٹینیز، کرسٹیان رومیو، اینزو فرنانڈیز، روڈریگو ڈی پال، جولین الواریز اور لاؤتارو مارٹینیز شامل ہیں۔ لیاندرو پریڈیس، ناہویل مولینا اور تھیاگو المادا ورلڈ کپ فائنل کے بعد ہونے والی ہاتھا پائی میں ملوث ہونے کے باعث معطلی کی وجہ سے ٹیم میں شامل نہیں ہیں۔ ارجنٹائن فٹ بال ایسوسی ایشن کے صدر کلاڈیو تاپیا نے تصدیق کی ہے کہ ہیڈ کوچ لیونل اسکالونی سے مشاورت کے بعد میسی کو اس ہوم گراؤنڈ پر الوداعی میچ کھیلنے کی دعوت دی گئی، جسے انہوں نے قبول کر لیا ہے۔ میسی نے حال ہی میں بین الاقوامی فٹبال سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا تھا، اسی لیے ارجنٹائن فٹبال ایسوسی ایشن نے اس دوستانہ میچ کو ان کے لیے ایک یادگار الوداعی تقریب میں تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اکشے کمار سے محبت برقرار، مداح نے فینڈم سے کنارہ کشی اختیار کر لی

مداح کا کہنا ہے کہ وہ اب اپنی زندگی، ترجیحات اور ذہنی سکون پر توجہ دینا چاہتا ہے

بالی ووڈ اداکار اکشے کمار کے ایک دیرینہ مداح نے فین کلب کی سرگرمیوں سے علاحدگی کا اعلان کرتے ہوئے اداکار کے لیے اپنی محبت اور حمایت برقرار رکھنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ مداح کا کہنا ہے کہ وہ اب اپنی زندگی، ترجیحات اور ذہنی سکون پر توجہ دینا چاہتا ہے اور اکشے کمار سے متعلق کسی تنازع یا منفی بحث کا حصہ نہیں بنے گا۔ کی کئی دہائیوں پر محیط فلمی زندگی میں اکشے کمار کے مداحوں کی بڑی اور وفادار تعداد رہی ہے، تاہم اب ان کے ایک مداح نے اداکار کی فین فالوئنگ سے دور ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اتوار کو کپل نامی ایک مداح نے اکشے کمار کے نام ایک کھلا خط شیئر کیا، جس میں انہوں نے فین سرگرمیوں سے خود کو الگ کرنے کے فیصلے کی وضاحت کی۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ اداکار کے لیے ان کی محبت اور عقیدت میں کوئی کمی نہیں آئی۔ کپل نے اپنے خط کو ’فینڈم چھوڑنے کی درخواست‘ قرار دیتے ہوئے لکھا، ”محترم اکشے کمار سر، بھاری دل لیکن واضح ذہن کے ساتھ میں آپ کو آگاہ کر رہا ہوں کہ میں فینڈم سے الگ ہو رہا ہوں۔“ کپل نے واضح کیا کہ یہ فیصلہ اکشے کمار کے لیے ان کی محبت، احترام یا عقیدت میں کسی تبدیلی کی وجہ سے نہیں کیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ اپنی زندگی، ترجیحات اور ذہنی سکون پر توجہ بہترین کام کرتے رہیں اور انہیں محبت، عزت اور خوشی ملتی رہے۔ خط کے اختتام پر کپل نے لکھا: ”اگرچہ میں فینڈم چھوڑ رہا ہوں، لیکن بطور مداح آپ کو نہیں چھوڑ رہا۔ میں آخری سانس تک آپ کی حمایت کرتا رہوں گا، آپ کے ساتھ کھڑا رہوں گا اور آپ کے سفر کے ہر قدم پر آپ کی حوصلہ افزائی کرتا رہوں گا۔ ہر چیز کے لیے شکریہ سر۔ ہمیشہ آپ کا خیر خواہ۔“ یہ کھلا خط ایسے وقت سامنے آیا ہے جب اکشے کمار کی حالیہ فلموں کی باکس آفس کارکردگی پر خاصی بحث ہو رہی ہے۔ اگرچہ وہ اب بھی بالی ووڈ کے معروف اور مقبول اداکاروں میں شمار ہوتے ہیں، تاہم وہ اے کے بعد ریلیز ہونے والی ان کی کئی فلمیں باکس آفس پر نمایاں کامیابی حاصل نہیں کر سکیں۔

لوگ ان پڑھ، گنوار کہتے تھے“، ٹرولنگ پر شہناز گل کا درد چھلک پڑا

اداکارہ و گلوکارہ شہناز گل نے ریئلیٹی شو بگ باس ۱۳ کے دوران پیش آنے والی ٹرولنگ اور تنقید کے بارے میں کھل کر بات کی ہے

اداکارہ اور گلوکارہ شہناز گل نے ریئلیٹی شو ”بگ باس ۱۳“ کے دوران پیش آنے والی ٹرولنگ اور تنقید کے بارے میں کھل کر بات کی ہے۔ شہناز نے بتایا کہ شو کے دوران انہیں نہ صرف ان کے جسم اور وزن بلکہ ان کے بولنے کے انداز اور پنجابی لہجے کی وجہ سے بھی شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض لوگوں نے انہیں ”ان پڑھ“ اور ”گنوار“ تک کہا، لیکن وقت کے ساتھ انہوں نے انہی چیزوں کو اپنی طاقت اور شناخت میں تبدیل کر دیا۔ شہناز گل نے حالیہ پوڈکاسٹ گفتگو میں ”بگ باس ۱۳“ کے اپنے تجربات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ انہیں شو کے دوران مسلسل ٹرول کیا جاتا تھا۔ ان کے مطابق ان کے جسم، وزن اور زبان کو نشانہ بنایا گیا اور پنجابی انداز میں بات کرنے کی وجہ سے انہیں ”ان پڑھ“ اور ”گنوار“ جیسے الفاظ بھی سننے پڑے۔ تاہم شہناز کا کہنا ہے کہ جو چیزیں کبھی لوگوں کی تنقید کا سبب بنتی تھیں، بعد میں وہی ان کی شخصیت کا اہم حصہ بن گئیں۔ شہناز ”بگ باس ۱۳“ میں اپنے بے باک، معصوم اور دیسی انداز کی وجہ سے تیزی سے مقبول ہوئی تھیں۔ اگرچہ وہ شو کی فاتح نہیں بن سکیں، لیکن وہ ٹاپ ۳ رمیں شامل رہیں اور بگ باس کے بعد ان کی مقبولیت میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ ان کے مخصوص پنجابی لہجے، برجستہ گفتگو اور منفرد شخصیت نے انہیں دیگر ریئلیٹی شو اسٹارز سے الگ شناخت دی۔ شہناز نے اپنے وزن اور جسم میں آنے والی تبدیلیوں کے بارے میں بھی تفصیل سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ بگ باس سے باہر آنے کے بعد انہوں نے وزن کم کیا اور لوگوں کو یہ دکھایا کہ وزن کم کرنا ان کے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ تاہم اب وہ اس بات کو لے کر پریشان نہیں ہوتیں کہ ان کا وزن کچھ کلو بڑھ گیا ہے۔ اداکارہ کے مطابق اگر کبھی ان کا وزن چار یا پانچ کلو بڑھ بھی جائے تو انہیں اس پر برا محسوس نہیں ہوتا۔ ان کا کہنا ہے کہ انسان کو اپنے جسم کے ساتھ مطمئن اور پُراعتماد رہنا چاہیے، خاص طور پر اس وقت جب صحت کے حوالے سے کوئی مسئلہ نہ ہو۔ ان کے مطابق اگر کوئی شخص وزن کم کرتا ہے تو لوگ پوچھتے ہیں کہ اس نے وزن کیوں کم کیا اور اگر وزن بڑھ جائے تو یہی لوگ کہتے ہیں کہ وہ موٹا ہو گیا ہے اور اسے خود پر کام کرنا چاہیے۔ شہناز نے اسی دُہرے معیار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ آخر دنیا چاہتی کیا ہے؟۔

پردیسی گرل کے والد چاہتے تھے بیٹی آئی اے ایس افسر بنے

پہلی ہی فلم سے بن گئیں سپر اسٹار، اس حادثے کے بعد گمنامی کے اندھیروں میں کھو گئیں

ان کی خوبصورتی پہلے ہی لوگوں کے درمیان گفتگو کا موضوع بنی ہوئی تھی، ایسے میں انہوں نے ماڈل اور اداکارہ بننے کا فیصلہ کر لیا۔ ابتدا میں وہ کچھ ٹیلی ویژن اشتہارات میں نظر آئیں۔ ریتو چودھری اس وقت ملک بھر میں مشہور ہوئیں جب وہ عامر خان اور ایشور یہ رائے کے ساتھ ایک کولڈ ڈرنک کمپنی کے اشتہار میں نظر آئیں۔ بعد میں وہ ایک میوزک چینل کے لیے وی جے بھی بنیں۔ انہیں ماڈلنگ کرتے ہوئے دیکھ کر لوگ انہیں سپر اسٹار ماننے لگے تھے، لیکن پھر وہ فلمی دنیا سے تقریباً غائب ہو گئیں۔ ہم بات کر رہے ہیں سبھاش گھئی کی فلم پردیس کی اداکارہ مہیما چودھری کی۔ 13 ستمبر 1973 کو مغربی بنگال کے دارجلنگ میں پیدا ہونے والی مہیما چودھری کا بچپن کا نام ریتو چودھری تھا۔ پڑھائی کے زمانے ہی سے وہ ماڈل بننے کا خواب دیکھنے لگی تھیں۔ تاہم ان کا خاندان نہیں چاہتا تھا کہ مہیما ممبئی کی چمک دمک بھری دنیا کا رخ کریں۔ ان کے والد چاہتے تھے کہ مہیما اچھی طرح پڑھائی کریں اور آئی اے ایس افسر بنیں۔ مہیما چودھری نے ایک انٹرویو میں اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ ان کی خوبصورتی پہلے ہی لوگوں کے درمیان گفتگو کا موضوع بنی ہوئی تھی، ایسے میں انہوں نے ماڈل اور اداکارہ بننے کا فیصلہ کر لیا۔ ابتدا میں وہ کچھ ٹیلی ویژن اشتہارات میں نظر آئیں۔ ریتو چودھری اس وقت ملک بھر میں مشہور ہوئیں جب وہ عامر خان اور ایشور یہ رائے کے ساتھ ایک کولڈ ڈرنک کمپنی کے اشتہار میں نظر آئیں۔ بعد میں وہ ایک میوزک چینل کے لیے وی جے بھی بنیں۔ انہیں ماڈلنگ کے بھی متعدد کام ملنے لگے تھے۔ اسی دور میں سبھاش گھئی کی نظر ان پر پڑی۔ ریتو چودھری کو مہیما چودھری‘ کا اسٹیج نام اس وقت ملا جب انہوں نے سبھاش گھئی کے کہنے پر بالی ووڈ میں قدم رکھا۔ یہی نام بعد میں ان کے فلمی کیریئر کی شناخت بھی بن گیا۔ مہیما نے شاہ رخ خان کے ساتھ فلم پردیس (1997) سے شاندار فلمی سفر کا آغاز کیا۔ یہ فلم زبردست کامیاب رہی اور مہیما راتوں رات اسٹار بن گئیں۔ انہیں ’بہترین نئی اداکارہ‘ کا فلم فیئر ایوارڈ بھی ملا، جس کے بعد بالی ووڈ میں ان کی شناخت ایک نئی اور انتہائی مقبول اسٹار کے طور پر بن گئی۔ اس کے بعد وہ بڑے بڑے اداکاروں کے ساتھ کام کرتی نظر آئیں۔ انہوں نے سنجے دت سے لے کر انیل کپور، اجے دیوگن اور شاہ رخ خان جیسے اداکاروں کے ساتھ فلمیں کیں۔ ابتدائی فلموں میں ان کی اداکاری کو خوب سراہا گیا۔ انہوں نے مختلف نوعیت کے کردار ادا کر کے اپنی صلاحیتوں کا ثبوت دیا اور مختلف فلمی صنعتوں کے ناظرین کے دل جیتے۔ سال 2000 کے آغاز میں مہیما چودھری ایک بڑی اسٹار کے طور پر ضرور ابھریں، لیکن اس کے بعد وہ آہستہ آہستہ فلموں سے دور ہوتی چلی گئیں۔ انہیں ایک خوفناک کار حادثے کا بھی سامنا کرنا پڑا تھا۔ مہیما کے لیے یہ ایک بہت بڑا صدمہ تھا اور انہیں صحت یاب ہونے کے لیے ایک طویل اور تکلیف دہ مرحلے سے گزرنا پڑا۔ اس واقعے کے بعد مہیما چودھری فلمی صنعت میں پہلے جیسی واپسی نہیں کر سکیں اور بدقسمتی سے آہستہ آہستہ گمنامی کی طرف چلی گئیں۔ اگرچہ انہوں نے کئی فلموں میں کام کیا، لیکن مہیما چودھری آج بھی پردیس گرل‘ کے نام سے یاد کی جاتی ہیں۔

میکلمور تنازع کے بعد ایڈ شیرن کے ۵ء۱ رلاکھ انسٹاگرام فالوورز کم

فلسطین سے متعلق تنازع کے بعد شیرن کے فالوورز ۲۴ رگھنٹوں میں ۶۳۶،۱۴۹ رکم ہوئے؛ میکلمور کے اکاؤنٹ سے ۰۹۸،۷۵۰ رنئے فالوورز جڑے، ٹور کے چاروں معاون فنکار بھی الگ ہو گئے۔ امریکی ریپر میکلمور کو فلسطین کے حق میں بیانات کے بعد ایڈ شیرن کے امریکی دورے سے ہٹائے جانے کا تنازع اب سوشل میڈیا تک پہنچ گیا ہے۔ دی انڈیپنڈنٹ کے مطابق سوشل بلیڈ کے اعداد و شمار میں دکھایا گیا ہے کہ میکلمور کو دورے سے ہٹائے جانے کی خبر کے بعد ۲۴ رگھنٹوں کے دوران ایڈ شیرن کے انسٹاگرام فالوورز میں ۶۳۶،۱۴۹ کی کمی ہوئی، جبکہ اسی عرصے میں میکلمور کے فالوورز میں ۰۹۸،۷۵۰ کا اضافہ ہوا۔ شیرن کے فالوورز کی تعداد تقریباً ۵ء۴ ۳ ملین رہ گئی۔ میکلمور کو ایڈ شیرن کے لُپ ٹور (Loop Tour) کی امریکی ٹانگ سے ہٹانے کا فیصلہ ۱۴ رستمبر کو سامنے آیا۔ اس سے قبل میکلمور نے ۴ راور ۵ رستمبر کو نیو جرسی کے میٹ لائف اسٹیڈیم میں اپنے پرفارمنس کے دوران فلسطین کے حق میں بات کی اور ”فری فلسطین“ کا نعرہ لگایا۔ انہوں نے اپنے گانے ہند ہال (Hind’s Hall) کے دوران بھی فلسطین سے اظہارِ یکجہتی کیا۔ ان بیانات کے بعد بعض حلقوں کی جانب سے ان پر اسرائیل مخالف اور یہود مخالف بیانیے کے الزامات بھی لگائے گئے، جنہیں میکلمور نے مسترد کیا۔ ٹور کے منتظم میسینا ٹرونگ گروپ نے کہا کہ آنے والے امریکی پروگراموں کے مقامات نے اطلاع دی تھی کہ اگر میکلمور لائن اَپ کا حصہ رہے تو وہ کنسرٹ کی میزبانی نہیں کریں گے، جس سے پورا دورہ منسوخ ہونے اور لاکھوں مداحوں کے متاثر ہونے کا خطرہ تھا۔ منتظم کے مطابق متعلقہ فریقوں سے بات چیت کے بعد میکلمور کو باقی معاون پروگراموں سے ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایڈ شیرن نے بعد میں واضح کیا کہ میکلمور کو ہٹانا ان کا فیصلہ نہیں تھا۔ انہوں نے انسٹاگرام پر کہا کہ ”میکلمور کو ٹور سے ہٹانے کا فیصلہ پروموٹرز کا ہے میرا نہیں۔“ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے مختلف فریقوں کے درمیان حل تلاش کرنے کی کوشش کی اور مقامات کے ساتھ کئی دن تک بات چیت کی، مگر آخر کار منتظم اور مقامات کا فیصلہ حتمی رہا۔ شیرن نے اسرائیل اور فلسطین کے تنازع پر اپنی ذاتی رائے ظاہر کرنے سے گریز کرنے کی وجہ بھی بیان کی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اپنے پیشہ ورانہ پلیٹ فارم کو سیاست کے لیے استعمال نہیں کرتے کیونکہ ان کے پروگراموں میں مختلف پس منظر رکھنے والے، بالخصوص کم عمر ناظرین بھی شامل ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے شوز کا مقصد اتحاد، خوشی، محبت اور سب کے لیے محفوظ ماحول فراہم کرنا ہے۔ میکلمور کے دورے سے الگ کیے جانے کے بعد ٹور کے باقی چار معاون فنکاروں نے بھی اپنا نام واپس لے لیا۔ فنیاس، لوکاس گراہم، آرون رواور بیوگانے بالترتیب اپنے فیصلوں کا اعلان کیا۔ ان فنکاروں میں سے بعض نے میکلمور کے ساتھ اظہارِ یکجہتی اور فنکاروں کے اظہارِ رائے کے حق کو اپنے فیصلے کی وجہ بتایا۔